# دیوانِ شوق افزا

عرف

# دیوانِ صابر

اردو کا ایک غیر مطبوعہ اور نایاب دیوان

تحقیق و مقدمہ

ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ

اردو سائنس بورڈ ○ لاہور

ذخیرۂ پروفیسر محمد اقبال مجددی

جو 2014ء میں پنجاب یونیورسٹی لائبریری کو

ہدیہ کیا گیا۔

# دیوانِ شوق افزا

عُرفْ

# دیوانِ صابر

اُردو کا ایک غیر مطبوعہ اور نایاب دیوان

تحقیق و مقدمہ

ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ

اُردو سائنس بورڈ

۲۹۹۔ اپر مال۔ لاہور

# پیش گفتار

**دیوان شوق افزا** ' اردو کا ایک غیر مطبوع اور نایاب دیوان ہے، جس کا دستیاب ہونا اردو شاعری بلکہ اردو زبان کے ارتقاء اور ترویج کی تاریخ کے سلسلہ میں ایک انکشاف سے کم نہیں۔

۱۹۵۸ - ۱۹۶۰ء کے دوران میں سندھ کے قدیم شہر نصرپور (ضلع حیدرآباد سندھ) کے تاریخی آثار کے مطالعے میں مشغول تھا کہ وہاں کے اُجڑے ہوئے کتب خانوں کی باقیات صالحات میں سے کچھ اوراقِ پارینہ ملے[1] جن کو میں نے محفوظ کر لیا، مگر سندھ یونیورسٹی میں اپنے فرائض منصبی اور دوسرے علمی مشاغل کی وجہ سے اس ذخیرے کو مطالعہ کرنے کا موقع نہ مل سکا۔ ۱۹۶۲ء میں جب اس ذخیرے کی چھان بین کی تو اس میں ' دیوان شوق افزا' جیسا نایاب تحفہ نظر آیا، مگر یہ عقدہ حل نہ ہوسکا کہ اس دیوان کے شاعر المتخلص 'صابر' کون ہیں۔ چنانچہ میں نے اپنے فاضل رفیق محقق ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صدر شعبہ اردو سندھ یونیورسٹی سے رجوع کیا، جنھوں نے اپنے وسیع مطالعے اور اس وقت حیدرآباد دکن سے شائع شدہ تازہ فہارس کی تفتیش کے بعد آخری طور پر اپنی رائے سے یوں مطلع فرمایا کہ

" صابر غیر معروف لیکن باکمال شاعر ہے۔ یہ دیوان نایاب ہے اور شائع کرنے

---

[1] مرحوم قادر شاہ نصرپوری کی وساطت سے یہ اوراق وہاں کے رضوی سادات کے ایک اجڑے ہوئے کتب خانہ سے ملے۔

کے لائق ہے۔"

اس "غیر معروف مگر باکمال شاعر" کا سراغ لگانے کے لیے متعدد ماخذوں، تذکروں، مخطوطات کی فہرستوں کی ورق گردانی کی لیکن 'دیوان شوق افزا' یا 'دیوان صابر' کا نام کہیں نہیں ملا۔ البتہ 'صابر' نام یا تخلص والے بعض شعراء کا سراغ لگایا گیا۔ حافظ محمود خاں شیرانی مرحوم نے پنجاب میں اردو میں ایک 'صابر' اور ان کی والدہ خفیہ بیگم کا ذکر کیا ہے اور ان کو اندازاً بارھویں صدی کے آخری دور کا بتایا ہے، لیکن ان کے صحیح دور یا مقام سکونت کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ البتہ ہمارے صاحبِ دیوان میر صابر یقینی طور پر میر صابر بن خفیہ بیگم نہیں ہیں، کیونکہ دونوں کے مقاصد، اسلوبِ بیان اور زبان میں فرق ہے۔ میر صابر بن خفیہ بیگم کی غزل جو حافظ محمود شیرانی نے نقل کی ہے وہ اس دیوان میں نہیں پائی جاتی۔ لفظ 'نکسی' بمعنی 'نکلی' جو میر صابر اور خفیہ بیگم دونوں کی غزلوں میں تخصیص سے موجود ہے وہ ہمارے صاحب دیوان شاعر صابر کے اشعار میں کہیں نہیں ملتا۔ میر صابر بن خفیہ بیگم کی غزل میں وہ رنگینی اور شاعرانہ تخیل ناپید ہیں جو کہ صاحب دیوان شاعر صابر کی شاعری کی خصوصیات میں سے ہیں۔

۱۹۶۵ء میں تاریخی آثار کی تلاش و تحقیق کے سلسلے میں سندھ کے کلہوڑہ عباسی خاندان کے حکمران میاں نور محمد خدایار خان عباسی (وفات ۱۷۵۴ء) کے مقبرہ[۱] پر جانے کا موقع ملا۔ جہاں پر اندرونی دروازے کے دائیں طرف اور متصل احاطہ کے بیرونی دروازے کے دائیں اور بائیں طرف فارسی میں تین کتبے نصب شدہ دیکھے۔ غور سے پڑھنے پر معلوم ہوا کہ ان میں سے دو تو ایک ہی کتبے کے دو ٹکڑے ہیں، اور مزید یہ کہ اس طویل قطعہ تاریخ کو نظم کرنے والا شاعر صابر ہے۔ اس وقت پہلی بار یہ خیال آیا کہ شاید 'دیوان شوق افزا' کا مصنف یہی صابر ہو۔ لہٰذا بیرونی تذکروں کے بجائے ان کو اندرونی سندھ کے ماخذوں میں

---

۱؎ مقبرہ شہر ... سے ... میل مشرق موضع رب شاہ میں واقع ہے۔

تلاش کیا جائے [۱]، کیونکہ 'دیوان شوق افزا' کا یہ قلمی نسخہ بھی سندھ کے شہر نصرپور ہی میں دستیاب ہوا تھا۔

یہ خیال آتے ہی مزید تحقیق کے لیے راہ روشن ہوگئی۔ چنانچہ میر علی شیر قانع کی تصنیف 'مقالات الشعراء' میں میر محمود صابر کا تذکرہ پایا [۲]، اور 'دیوان شوق افزا' کی داخلی شہادتوں اور خارجی مأخذوں کے تجزیے سے یہ متحقق ہوا کہ سید میر محمود ٹھٹوی المتخلص بہ 'صابر' ہی 'دیوان شوق افزا' کے مصنف ہیں۔

میر محمود صابر کے کلام سے متاثر ہو کر سندھ کے مقامی شعرا کے کلام کو جمع کرنے کا خیال آیا۔ چنانچہ ۱۹۶۶ء میں ایسے کلام کا کافی ذخیرہ جمع ہوگیا جس کو "سندھ میں اردو شاعری" کے عنوان سے کتابی صورت میں مرتب کیا گیا اور یہ کتاب ۱۹۶۷ء میں چھپی [۳]، میر محمود صابر کی مختصر سوانح اور 'دیوان شوق افزا' میں سے تقریباً بیس غزلوں کا انتخاب اس کتاب میں شامل ہے۔

---

[۱] اس جستجو کے دوران محترم نبی بخش قاضی، صدر شعبۂ فارسی سندھ یونیورسٹی نے ایک شاعر متخلص بہ صابر، کے 'فارسی دیوان' کا ایک ناقص نسخہ دکھایا، لیکن اس کے مطالعے اور اس 'دیوان صابر' سے اس کے تقابلے سے متعین ہوا کہ اس 'فارسی دیوان' کا شاعر 'دیوان شوق افزا' کا مصنف صابر نہیں مگر اور کوئی صابر ہے۔

[۲] 'مقالات الشعرا' میں ایک اور شاعر محمد رضا صابر کا بھی ذکر ہے جو کہ فارسی کے شاعر تھے۔ وہ ہمارے صاحب دیوان شاعر سید میر محمود صابر کی تشہیر سے پہلے مغلیہ دور میں ٹھٹھہ کے نواب صادق علی خاں کے مختصر عہد (۱۱۴۹ — ۱۱۵۰ھ) میں کچھ عرصے کے لیے ٹھٹھہ میں نوکری کے ارادے سے رہے، لیکن پھر واپس چلے گئے۔

('مقالات الشعراء' مطبوعہ سندھی ادبی بورڈ، باب الصاد، ص ۳۰۰)

[۳] کتاب 'سندھ میں اردو شاعری' تیسری بار مجلس ترقی ادب لاہور کی سعی و اہتمام سے ۱۹۷۸ء میں شائع ہوئی۔ اس اشاعت میں میر محمود صابر کا تذکرہ ۲۱ - ۳۸ صفحوں پر موجود ہے۔

## مخطوطے کی کیفیّت :

مخطوطے میں شروع کے چند اوراق ضائع ہو چکے ہیں مگر باقی نسخہ آخر تک مکمل ہے، اور ۱۹۳ ورقوں (تسوید ۲/۱ ۶ × ۴/۳ ۳ انچ) اور ۲۸۵ صفحوں پر مشتمل ہے۔ ہر ایک صفحے پر ۱۷ سطریں مکتوب ہیں۔ نسخہ صاف خط میں لکھا ہوا ہے، اور متن میں جا بجا علامات املاً لگا کر الفاظ کو صحیح طور پر ضبط کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ بعض جگہوں پر اصلی کتابت میں اگر کہیں ایک آدھ لفظ رہ گیا ہے تو نظر ثانی پر اس کو اصلی خط میں سُرخ روشنائی سے لکھ دیا گیا ہے۔ اس مخطوطے میں جملہ چھ سو سولہ (۶۱۶) غزلیں، ایک منقبت، چودہ رباعیاں، دو مستزاد، ایک غزل مستزاد، تین مخمس، ایک مسدّس بعنوان 'واسوخت'، ایک طویل ترجیع بند، ایک طویل نظم بعنوان 'ساقی نامہ'، ایک نظم 'صنف دوہرہ'، (مثنوی) بعنوان 'جوگنی اداسی بن باسی'، ایک 'سی حرفی دوہرہ'، پندرہ دوہرے، پانچ مختصر نظمیں (بعنوان برہنی بے چینی، ہوری، من بھوگی اور در خیال اہل خیال) اور آخر میں ایک خاتمہ بعنوان 'دیگر در اتمام شوق افزا، کتاب تاریخ انتخاب' شامل ہیں۔

شاعر کے لکھے ہوئے خاتمہ سے واضح ہوتا ہے کہ انھوں نے اس دیوان کا نام 'شوق افزا' رکھا۔

شکر للہ ہوئی کتاب تمام　　'شوق افزا' رکھا ہے جس کا نام

خاتمہ کے آخری اشعار سے ظاہر ہوتا ہے کہ دیوان کے انتخاب کی تکمیل ۱۱۸۱ھ میں ہوئی۔ یہ سال "زہے خجستہ کلام" کے اعداد سے برآمد ہوتا ہے جو گویا اس دیوان کا تاریخی نام ہے۔ بالکل آخر میں سُرخ روشنائی سے بھی لکھ دیا گیا ہے کہ :

دل نے کرشاہ کی مدسوں خیال　　مدعا پایا اپنا فی الحال

سال تاریخ صابر از الہام　　گفت ہاتف "زہے خجستہ کلام"

ظاہر ہے کہ اس نسخے کی کتابت سال ۱۱۸۱ھ میں ہوئی جو کہ اس کا سال تصنیف

ہے ۔ نسخہ جس خوبصورتی سے لکھا گیا ہے اس سے گمان ہوتا ہے کہ یا تو خود صابر کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے یا انھوں نے کسی کاتب سے لکھوایا ہے ۔ آج کل کی ناقدانہ نگاہ سے دیکھا جائے تو گویا کاتب کم سواد ہی معلوم ہوتا ہے ۔ اس نے 'زندگی' کو 'زندگی' اور 'زندگانی' کو 'زندکانی' لکھا ہے ۔ اس طرح بستہ کی (بستگی)، شکستہ کی (شکستگی)، مہک (مکھ)، دھکہ (دکھ)، کچھ (کچھ)، پوچھ (پوچھ) وغیرہ وغیرہ ۔ کہیں کہیں صورت خط کی اغلاط بھی نظر آتی ہیں (مثلاً 'عمر و عنتر' لکھنے کے بجائے 'امر و عنتر' اور 'تلاطم' کے بجائے 'طلاطم') ۔ لیکن ان شاذ و نادر اغلاط کے علاوہ باقی الفاظ کی غیر مانوس صورتیں حقیقت میں اس دور کی اردو املاء کی آئینہ دار ہیں جن پر مقدمے میں مزید بحث کی گئی ہے ۔ اس نسخے کا خط اور املاء اردو خط اور املاء کی تاریخ میں دستاویزی حیثیت رکھتے ہیں لہٰذا مرکزی اردو بورڈ کی طرف سے اصل نسخے کے عکس کی اشاعت کا اہتمام قابلِ تحسین ہے ۔

میں جناب ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحب کا ممنون ہوں کہ انھوں نے اصل نسخے کو بغور دیکھا، شاعر میر صابر کو باکمال قرار دیا اور دیوان کی اشاعت کے حق میں رائے دی۔ مکرمی جناب ڈاکٹر سید محمد عبداللہ صاحب نے میری استدعا پر مقدمے کو ناقدانہ نگاہ سے دیکھا اور اسی کو پسند فرما کر میری ہمت افزائی کی ۔ میں ـــــ بورڈ کے ڈائریکٹر جناب اشفاق احمد صاحب کا شکر گزار ہوں کہ انھوں نے اس دیوان کے نایاب نسخے کی اصلی صورت کو محفوظ کرنے کے لیے اس کے عکس کو احسن طریقے پر چھپوانے کا انتظام کیا ۔

اسلام آباد

۲۸ ربیع الثانی ۱۴۰۴ھ

۱ فروری ۱۹۸۴ء

نبی بخش بلوچ

باسمہٖ تعالیٰ
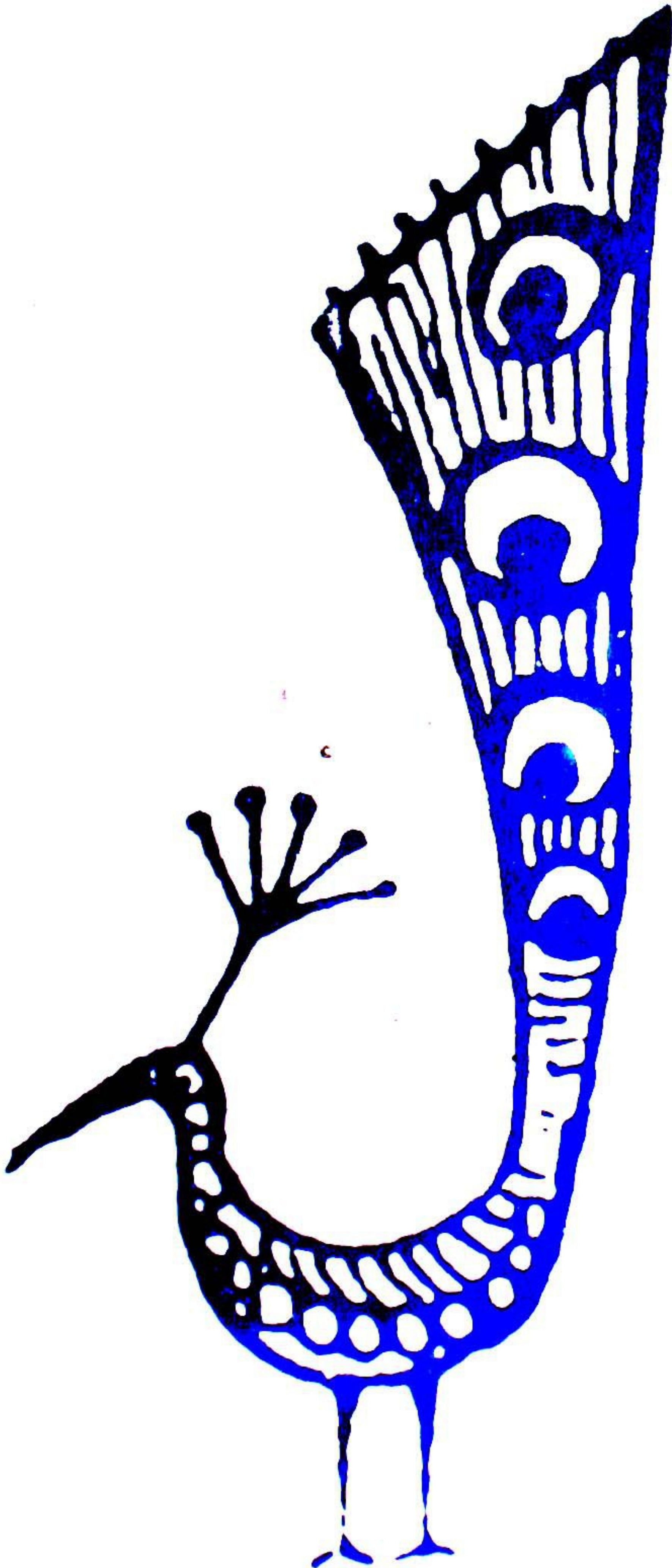
# مقدّمہ

اس دیوان "شوق افزا" کے باکمال شاعر سیّد میر محمود متخلص بہ صابرؔ ہیں جو دہلی میں تولد ہوئے اور غالباً نوجوانی تک وہیں رہے، مگران کی اسّی ـ نود سالہ زندگی کا باقی عرصہ ٹھٹھہ اور سندھ میں گزرا۔ ان کی سوانح کو مرتب کرنے کے لیے ہمارے یہاں تین مآخذ موجود ہیں ۔ میر علی شیر قانعؔ ٹھٹھوی کا تذکرہ "مقالات الشعراء" صابرؔ کا یہ دیوان "شوق افزا" اور صابرؔ کے منظوم کردہ فارسی کتبات جو سندھ کی دو اہم تاریخی عمارات پر نصب ہیں۔ ان ماخذوں میں کلی طور پر جو تطابق پایا جاتا ہے، اس سے صاحبِ دیوان کے تخلص اور ان کی سوانح کے ادوار کے تعین میں ہماری رہنمائی ہوتی ہے۔

## سوانحی ماخذوں میں تطابق

"مقالات الشعراء" میں میر علی شیر قانعؔ یوں رقمطراز ہیں :

" میر محمود نام، سید پاک عالی مرتبت۔ اصل میں استرآباد، ایران کے رضوی سادات کے معزز خاندان میں سے ہیں۔ ان کے والد ماجد جہاں آباد (دہلی) میں تشریف لائے اور صاحب موصوف (میر محمود) وہیں تولد ہوئے۔ ان کی قسمت اور دانے پانی کی کشش تھی کہ ائمہ پاک کی زیارت کی خاطر انھوں نے وطن کو چھوڑا،

زیارت سے مشرّف ہونے کے بعد شہر ٹھٹھہ میں سکونت اختیار کر لی اور وہیں صاحب اہل و اولاد ہوئے۔ اکثر حضرات شہدا کی مرثیہ خوانی میں مشغول ہیں۔ ہندی اور فارسی میں متعدد دیوان، مرثیہ، غزلیات اور مناقب لکھ چکے ہیں۔ روضۃ الشہدا کو بھی منظوم کیا ہے۔ سرعتِ فکر کی یہ حد ہے کہ اس وقت تک تقریباً ایک لاکھ اشعار ان کی زبان فصاحت بیان سے برآمد ہو چکے ہیں اور ان کا کلام کافی مقبول ہے۔ یہ تخلص (صابر) ان کو خواب کے ذریعے حاصل ہوا۔ بیشک ان کی ذات بابرکات برگزیدوں میں سے ہے"[1]

میر علی شیر قانع کی ان تصریحات اور سوانح، زمانہ اور زبان کے اعتبار سے "دیوان صابر" کی داخلی شہادتوں میں مکمل طور پر تطابق پایا جاتا ہے۔

(الف) میر محمود صابر ایران کے رضوی سادات میں سے تھے اور ائمہ کی زیارات کے لیے ہی انھوں نے وطن چھوڑا تھا۔ اس دیوان میں بھی صابر خود کو 'آل رسول' کہتے ہیں:

صابرِ مدح خواں نہ بھول اپنی میا مہر سوں
آلِ رسول گرچہ ہے لیک تیرا غلام ہے

ان کے اشعار میں ائمہ سے عقیدت نمایاں طور پر نظر آتی ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ حضرت امام رضا کے روضہ کی زیارت کے لیے جانے والے تھے۔

(ب) میر محمود صابر نے دہلی کو نوجوانی ہی میں چھوڑ کر ٹھٹھہ میں دائمی سکونت اختیار کر لی تھی، اور یہ ہی پس منظر اس دیوان کے بعض اشعار سے نمایاں ہے۔ چنانچہ صابر خود کو غریب الدیار کہتے ہیں اور وطن چھوڑنے کا ذکر کرتے ہیں۔ انھوں نے ٹھٹھہ میں ہی شادی کر لی تھی اور یہیں پر وہ صاحب اہل و اولاد ہو گئے تھے۔

---

[1] مقالات الشعرا، مطبوعہ سندھی ادبی بورڈ، حیدرآباد۔ سندھ، ۱۹۵۷ء، باب الصاد، تخلص صابر، شمارہ (۳۸۰)، ص ص ۵۶ - ۳۵۵

(ج) قانع نے میر محمود صابر کو ہندی (اردو) اور فارسی کا پُرگو شاعر بتایا ہے۔ اردو کا یہ دیوان ان کی باقیات صالحات میں سے ہے۔ ان کے فارسی اشعار میں سے میر علی شیر قانع نے ایک فی البدیہہ شعر اور ایک رباعی نقل کی ہے۔ صابر کا فارسی کلام یا دیوان دستیاب نہیں ہوسکا لیکن والیٔ سندھ خدایار خان نور محمد کلہوڑہ (عباسی) کے مقبرے اور مخدوم عثمان قلندر شہباز کی درگاہ کے بیرونی دروازے پر جو کتبے پائے جاتے ہیں، وہ صابر ہی کے منظوم کردہ ہیں جن سے مزید تصدیق ہوتی ہے کہ ان کو فارسی شاعری میں کلی طور پر دسترس حاصل تھی۔

(د) میر علی شیر قانع مزید لکھتے ہیں کہ صابر اکثر حضرات شہدار کی مرثیہ خوانی میں مشغول ہیں۔ اپنے اس دیوان میں بھی صابر اس کی تصدیق کرتے ہیں کہ:

شہاں کی مدح خوانی میں کہ ہوں مشہور عالم میں
کئی صابر، کئی شاعر، کئی مرثیہ خواں کہتے

(و) قانع نے میر محمود صابر کا ذکر معاصرانہ انداز میں کیا ہے، کہ وہ رضوی سادات کے خاندان میں سے ہیں، مرثیہ خوانی میں مشغول ہیں، متعدد دیوان، مناقب وغیرہ لکھ چکے ہیں، قریباً ایک لاکھ اشعار ان کی زبان سے برآمد ہوچکے ہیں، اور ان کا کلام کافی مقبول ہے۔ بیشک اس کی ذات بابرکات برگزیدوں میں سے ہے۔ میر علی شیر قانع کا یہ بیان ۱۱۶۹-۷۴ ۱۱ھ کا ہے جب کہ انھوں نے تذکرہ "مقالات الشعرار" کو تالیف کیا۔ میر محمود صابر کے تاریخی آثار بالکل اسی زمانے کے ہیں۔ خدایار خاں کے مقبرے پر ان کا کتبہ ۱۱۶۷ھ کا ہے، درگاہ قلندر شہباز کے دروازے کا کتبہ ۱۱۷۳ھ کا ہے، اور اس "دیوان شوق افزا" کی تکمیل انھوں نے ۱۱۸۱ھ میں کی۔

(ر) قانع کے بیان سے مترشح ہوتا ہے کہ میر محمود صابر نوجوانی تک دہلی میں رہے لیکن اس کے بعد ٹھٹھہ میں آکر بس گئے اور ان کی زندگی کا لگ بھگ ساٹھ سال کا بڑا عرصہ سندھ میں گزرا۔ اس دیوان سے ظاہر ہے کہ دہلی کے ہونے کی وجہ سے صابر کی "ریختہ" میں کھڑی

بولی اور برج کا انداز پایا جاتا ہے اور سندھ میں ساٹھ سالہ زندگی بسر کرنے کی وجہ سے ان کی زبان میں سندھی اور سرائیکی کے الفاظ اور محاوروں کی آمیزش پائی جاتی ہے۔

## حالاتِ زندگی :

اس تعین کے بعد کہ 'دیوان شوق افزا' کے مصنف سید میر محمود صابر ٹھٹھوی ہیں، ہم جملہ خارجی اور داخلی شہادتوں کی روشنی میں، ان کی سوانح کو قدرے تفصیل سے مرتب کر سکتے ہیں۔

## ولادت :

میر محمود کے والد ایران میں استرآباد کے رضوی سادات کے خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ وہ اندازاً اورنگ زیب عالمگیر کے عہد (۱۰۶۸ - ۱۱۱۸ھ) یعنی گیارھویں صدی کے آخر اور اپنی جوانی کے دور میں ہندوستان آئے، اور یہیں پر شادی کر کے دہلی میں دائمی سکونت اختیار کر لی۔ ان کے فرزند میر محمود دہلی میں تولد ہوئے۔ غالباً دہلی کی روزمرہ کی زبان ان کی مادری زبان بنی۔

میر محمود کی ولادت اندازاً ۱۱۱۰ھ کے لگ بھگ ہوئی کیونکہ ۱۱۸۱ھ میں وہ بوڑھے پیر مرد تھے۔ اس وقت ان کی عمر کم از کم ۷۰ سال تصور کی جا سکتی ہے۔ میر علی شیر قانع (ولادت ۱۱۴۰ھ) میر محمود کا نام ایک معمر بزرگ کے طور پر عزت و احترام سے لیتے ہیں۔ اس سے بھی ان کی تاریخ ولادت کے متعلق یہی گمان کیا جا سکتا ہے۔

## بچپن تا دورِ بلوغت :

میر محمود کا بچپن اور دورِ بلوغت دہلی میں گزرے۔ والد نے ان کو اچھی تعلیم دلوائی۔ اس

دیوان سے ان کی علمی لیاقت کا یہ اندازہ بخوبی ہوتا ہے کہ انھوں نے فارسی میں ایک منتہی سی تعلیم پائی تھی اور ویسے بھی فارسی ان کی آبائی زبان تھی۔ عربی سے بھی آشنا تھے اور اپنے ذاتی ذوق سے نجوم اور جفر کا بھی اچھا خاصا مطالعہ کیا تھا۔ چنانچہ ان علوم کی اصطلاحات کو انھوں نے اپنے اشعار میں خوبی سے نبھایا ہے ؎

علمِ جفر سُوں مشکل مخمّس کی طرح کر
دل پر لکھا ہوں نقش علیؑ العظیم کا

---

آئینہ میں مت دیکھ لٹاں چھوڑ کے مکھ پر
تا برج میں عقرب کے نہ دور آوے قمر کا

## دورِ جوانی اور شادی :

اپنے خاندان کے ایرانی پس منظر سے اثنا عشری عقائد اور ائمہ کی محبت ان کو ورثے میں ملی۔ تعلیم کی تکمیل کے بعد نوجوانی میں دینی جذبے کے ماتحت میر محمود نے جہان آباد کو خیرباد کہہ کر ائمہ کی زیارت کا قصد کیا۔ وہاں سے واپسی پر سندھ کے شہر ٹھٹھہ میں آکر زلفِ پیچاں کے دام میں گرفتار ہوئے، شادی کرلی اور پھر محبت کے اس بسیرے میں بس کر وطن (دہلی) کو بھول کر ہمیشہ کے لیے یہیں کے ہو رہے ؎

کب چین ہووے دل کوں پریشانی سوں صابر
اس زلف کے سودا میں بسارا ہے وطن کو

---

پھر زلف کی لٹ سوں دل ناشاد نہ آیا
کیا صید ہوا جا کے وطن یاد نہ آیا

---

دل نے تج زلف میں بسیرا کر
آج بھولا وطن خدا حافظ

یہ اندازاً ۱۱۳۰ھ ــ ۱۱۴۰ھ کا زمانہ تھا جب کہ ٹھٹھہ پر دہلی کے شاہان مغلیہ کی طرف سے بھیجے ہوئے صوبہ داروں کی حکمرانی ابھی باقی تھی۔ البتہ یہ مغلیہ سلطنت کے زوال کا دور تھا۔ سندھ میں کلہوڑہ (عباسی) خاندان کی قائم کردہ آزاد حکومت کی بنیادیں روز بروز مستحکم ہوتی جا رہی تھیں۔ شمالی سندھ پر ان کا تسلط ہو چکا تھا اور بالآخر ۱۱۵۱ھ (۱۷۴۱ء) میں دہلی کی طرف سے جنوبی سندھ یعنی 'سرکار ٹھٹھہ' اور متصل علاقے بھی اجارہ داری پر میاں نور محمد کلہوڑہ (عباسی) کی تحویل میں دے دیے گئے۔ نئی آزادی کی فضا میں ٹھٹھہ کا مردم خیز شہر اپنی علمی اور فنی روایات میں اور آگے بڑھا۔

جب قانع "مقالات الشعراء" تصنیف کر رہے تھے (۱۱۶۹ ــ ۱۱۷۴ھ)، میر محمود صابر صاحب اہل وعیال تھے اور ان کا شمار ٹھٹھہ کے معزز باشندوں میں تھا: "الحق ذات بابرکات ایشاں از متبرکات است"۔ کئی سال پیشتر ٹھٹھہ میں سکونت اختیار کر چکے تھے۔ ۱۱۶۷ھ میں صابر ٹھٹھہ کے ایک مانے ہوئے شاعر اور بااثر شخصیت کے مالک تھے۔ اسی سال (۱۴ صفر ۱۱۶۷ھ) سندھ کے حکمران میاں نور محمد کلہوڑہ الملقب بہ خدایار خان فوت ہوئے اور ان کے جانشین فرزند میاں غلام شاہ (بانی شہر حیدرآباد) نے ان کا مقبرہ تعمیر کروایا اور قطعہ تاریخ صابر سے منظوم کروایا گیا۔

بناز مصرع تاریخ تازہ شد صابر
ہوا ز خلد دزیدہ بطرف مرقد آں
ز سال فوت چو تاریخ خواستم دل گفت
حبیب و نور محمد ولیِ خلد مکاں

۱ ۱ ھ ۶ ۷

## معاصرانہ علمی و ادبی ماحول :

ٹھٹھہ کے علمی اور ادبی ماحول نے میر محمود صابر کے شاعرانہ ذوق کو اور اجاگر کر دیا۔ اس وقت شہر ٹھٹھہ میں شعر و ادب کا چرچا تھا۔ مخدوم محمد معین (متوفی ۱۱۶۱ھ) جیسے عالم و ادیب اور محسن (متوفی ۱۱۶۵ھ) جیسے کہنہ مشق شاعر موجود تھے۔ مخدوم محمد معین سلسلہ نقشبندیہ سے وابستہ تھے۔ صوفی مشرب رکھتے تھے اور ائمہ اطہار سے بھی ان کو عقیدت تھی۔ وہ فارسی کے علاوہ ہندی (اردو) کے بھی ممتاز شاعر تھے اور 'بیراگی' تخلص کیا کرتے تھے[1]۔ اپنے ان معاصر بزرگوں سے صابر کی صحبتیں ہوئیں۔

مغلیہ دور میں ٹھٹھہ کو مرکزی حیثیت حاصل رہی اور مغل صوبہ داروں کے یہاں فارسی کے علاوہ ہندی۔ اردو شاعری کی روایت ٹھٹھہ میں جنم لے چکی تھی۔ صابر پر اپنے پیشروؤں کی اسی ڈیڑھ سو سالہ مقامی روایت کا جو اثر پڑا اس کا تجزیہ مزید تحقیق کا محتاج ہے۔ فارسی کے باکمال شاعر عبدالحکیم عطا ٹھٹھوی (وفات ۱۱۴۰ھ) نے غالباً سب سے پہلے ہندی۔ اردو اسلوب میں اشعار کہے[2] جو تخلیقی انداز اور نکات آفرینی کی وجہ سے ٹھٹھہ میں زبان زد عام ہو چکے تھے۔ مثلاً

عطا اس بھوک سوں ہم لوک رہتا
بخوردن ساگ روٹی سوک رہتا

صابر کا یہ شعر عطا کے اسی شعر کی ہی صدائے بازگشت ہے ۔

---

[1] ملاحظہ ہو مقالات الشعراء، باب الفاء، زیر تخلص (تسلیم) نمبر ۱۱۶ ص ۱۲۱ - ۱۲۷

[2] عبدالحکیم عطا کی شاعری کی نشو و نما ۱۰۶۳ھ سے ہوئی جب کہ نواب مظفر خان ٹھٹھہ کے صوبہ دار مقرر ہوئے۔ عطا کی چند اردو نظمیں جو باقی بچ گئی ہیں ان کے فارسی دیوان (مطبوعہ سندھی ادبی بورڈ، ضمیمہ ص ۴۰۹ - ۴۶۱) میں چھپ چکی ہیں۔

صابر مجھے قبول ہے کچکول فقر کا
الوان مزہ ہے جو کی چپاتی و ساگ میں

محسن ٹھٹھوی جو امامیہ مذہب رکھتے تھے، ان سے صابر کے قریبی تعلقات کا ہونا لازمی تھا چنانچہ وہ محسن کے اشعار سے متاثر ہوئے۔ محسن کا شعر ہے ؎

ای شوخ چشم و زلفت در ملک دلستانی
شاہ جہان اوّل صاحب قران ثانی

صابر کہتے ہیں ؎

ز فوجِ خط کہ شاہِ حسن نے ملک دلاں گھیرے
کئی ثانی جہانگیر و کئی صاحب قراں کہتے

## موسیقی سے شغف :

میر محمود دس پندرہ برس سے ٹھٹھہ کے باشندے بن چکے تھے۔ وہاں پر زندگی کے اس ابتدائی دور میں وہ ٹھٹھہ کے علمی، ادبی، ثقافتی ماحول اور معاشرے سے متاثر ہوئے اور وہاں کی زندگی سے انھوں نے پورا لطف اٹھایا۔ ٹھٹھہ، ترخانی عہد سے موسیقی کی محفلوں کا مرکز بن چکا تھا۔ آخری ترخان حکمران میرزا جانی بیگ اور ان کے فرزند میرزا غازی بیگ کو موسیقی میں مہارت حاصل تھی اور راگنی ٹوڑی سے خاص شغف تھا، جس کو انھوں نے فنی طور پر کمال کی حد تک پہنچایا تھا[1]۔ راگوں کی پہچان اور طنبورہ نوازی میں میرزا غازی بیگ وحید عصر تھے اس فن میں ان کا کوئی ہمسر نہ تھا[2]۔ موسیقی کی یہ روایات ٹھٹھہ میں ایک بڑی مدت تک باقی رہیں۔ چنانچہ بارہویں صدی کے نصف آخر میں مخدوم محمد معین ٹھٹھوی

---

۱؎ میر علی شیر قانع: تحفۃ الکرام (فارسی) جلد سوم، حیدرآباد، ص ۱۰

۲؎ میر علی شیر قانع: مقالات الشعراء ... ۱۹۵۷، کراچی، ص ۱۲۹

عالم کو بھی موسیقی کی محفلوں سے شغف رہا[۱]۔ صابر جو ایک رنگین مزاج اور حساس شاعر تھا، موسیقی کے اس ماحول سے بہت کچھ متاثر ہوا۔ یہ دیوان حالانکہ انھوں نے بڑھاپے میں تصنیف کیا، تاہم صابر کو جو موسیقی اور رقص سے شغف تھا، اس پر اس دیوان کے اشعار شاہد ہیں۔ مثلاً ؎

دل ہے اداس بزمِ تماشا کی آس میں
مطرب کہاں کہ راگ سناوے بھباس میں

اوپر بیان ہو چکا ہے کہ عہد ترخانی سے راگنی ٹوڑی کی مقبولیت ٹھٹھہ میں عام ہو چکی تھی۔ بعد میں غالباً 'حسینی ٹوڑی' کو ٹھٹھہ کی محفلوں میں خاص مقبولیت حاصل ہوئی۔ چونکہ 'حسینی' کے نام میں از روئے تلمیح امام حسینؓ کے نام کی طرف بھی اشارہ ہوتا ہے، اس لیے صابرؔ نے اپنے اشعار میں 'حسینی نوا' کو خاص طور پر سراہا ؎

اے مغنّی دلم رہے ہے اداس
در حسینی نوا سناؤ بھباس

---

مغنّی شعر میرے گر حسینی ساز میں بولے
کہ وہ مہ رقص میں آوے کہ میری شعر حالی ہے

اس دیوان میں انھوں نے قافیہ (الف) کی پانچ غزلوں کے اوپر راگوں کے نام لکھے ہیں تاکہ گانے والوں کے لیے دُھن انتخاب کرنے میں آسانی ہو۔ جیسا کہ 'ملاری، سورت، ردپ بھیرو، بھیرو کلیان اور کلیان راگنی' (دو غزلوں کا عنوان)۔ ان میں سے 'سورت' اصل میں 'سورٹھ' ہے جو خاص سندھ کے خطّے کی راگنی ہے۔ ہندوستانی موسیقی میں وہ 'دیس کار' سے ملتی ہے۔

---

[۱] میر علی شیر قانع: تحفۃ الکرام، فارسی متن، ۳/ : ۲۲۹ اور 'دراسات اللبیب' مطبوعہ سندھی ادبی بورڈ، ۱۹۵۷ء، آخر میں مقدمہ ص ۲۰، ۳۵، ۴۳، ۴۴

رقص کی تعریف میں ایک خاص مخمس لکھا ہے جو اس دیوان میں موجود ہے۔ کہتے ہیں:

باجے ہے ڈھول یارو ہیں عشق کے جھکورے
ہوتے ہیں نقش دل پر مردنگ کے ٹکورے
بجتی ہے خوش پکھاوج غم کیوں نہ سرکوں توڑے
مہ طلعتاں کھڑی ہیں سب پہن سرخ جوڑے
ناچے ہے آج موہن لگتا ہے تال خوش ہے

ٹھٹھہ کے ماحول میں صابر نہ صرف مستند موسیقی سے بلکہ مقامی لوک گیتوں کی لَے اور نغموں سے بھی آشنا ہو گئے۔ راقم نے ٹھٹھہ میں 'شیدی' (حبشی النسل) برادری کے رقص آمیز نغمے اور ساحل کراچی پر کشتی بانوں کے گیت اور نغمے سُنے ہیں۔ ان نغموں میں سے بعض میں ردیفانہ فقرے کچھ ایسے ہی تھے جیسے کہ صابر نے اپنی ایک غزل میں بطور ردیف استعمال کیے ہیں۔ مطلع ہے:

آج دل شاد ہے یلہ لے یلہ لا
درس کی یاد ہے یلہ لے یلہ لا

اصل میں یہ الفاظ صدائے 'یا اللہ ہے اللہ' کی مسخ شدہ شکل ہیں۔ یہ نغمہ کشتی بان اپنی کشتیوں کو بندر سے سمندر کی طرف لے جانے کے وقت بطور دُعا گاتے ہیں۔ اس طرح شہر ٹھٹھہ میں راقم نے جو نغمہ سنا تھا وہ وہاں پر ولی بزرگ جمال شاہ کے عرس کے موقع پر گایا گیا تھا۔

## زندگی کا آخری دور

۱۱۶۹ – ۱۱۷۰ھ کے دوران میر محمود صابر کی عمر ساٹھ برس کے لگ بھگ تھی۔ مزاج میں رنگینی باقی تھی، مگر اب زندگی کے اس آخری دور میں وہ سعادت اخروی کی طرف زیادہ مائل تھے۔ ایک بزرگ شاہ قطب الدین کے دست بیعت ہوئے جو غالباً حج بیت اللہ اور زیارتوں کے سلسلے میں صابر کی طرح ٹھٹھہ میں وارد ہوئے تھے۔ اس دیوان کے اشعار سے اس حقیقت

کی تصدیق ہوتی ہے۔

رکھے جو عشق کے دریا میں بے مرشد قدم صابرؔ
بہت مشکل ہے گر پہنچے سلامت اس کنارے کوں

---

بینوا دل سوں ہوا جو شاہ قطب الدّین کا
فقر کی دولت میں ہے فغفور ملک چین کا

---

جب سوں مُرشد نے دکھائی راہ باقی صابرا
در نظر ویراں لگی ہے منزل فانی مجھے

ان کی مرشد سے ارادتمندی کی وجہ سے، اس دیوان میں جابجا صوفیانہ رنگ کے اشعار پائے جاتے ہیں۔ صابر خود کہتے ہیں کہ انھوں نے مجاز کو ترک کر کے مسلک حقیقی اختیار کر لیا ہے، اور اب ان کا شعر "قال" کے بدلے "حال" کا آئینہ ہے۔

سبق پڑھ پڑھ حقیقت کے درس سوں صدق بازی کا
دھولایا ہوں ز لوح چشم و دل دفتر مجازی کا

---

صابرؔا ترے شعر حالی ہیں!
مست ہے جس کوں شوق جامی ہے

اسی زمانہ میں وہ پھر ایک مرتبہ حضرت امام رضا کی زیارت کے لیے مشہد کو گئے۔

عزم ہے مشہد کی رہ کا صابرا
رہنما شوقِ رضا درکار ہے

---

چلا ہوں شاہِ خراساں کی طرف کوں صابر
رضا کے شوق سوں بے توشۂ توکل فرض

اس کے بعد اس دیوان کی تالیف (۱۱۸۱ھ) تک، صابر نے اکثر گوشہ نشین ہو کر زندگی بسر کی اور فقر و قناعت کو اپنا شعار بنایا ہے

پیا کے عشق میں بے گوشہ ہوں بیگانہ عالم سوں
مزہ پایا ہے تنہائی میں صابر آشنائی کا

---

خبر لینا ہی صابر کی کہ تیرا،
گدا ہے، بندہ ہے، گوشہ نشیں ہے

---

شہاں کا مدح خواں ہوں، گوشۂ عزلت میں صابر ہوں
کروں گر فخر بر جا ہے کہ فقرا کی حمایت ہے

---

صابرا شکر خدا کا کہ میسر ہے مجھے
دولت فقر و خوشی گوشۂ ویرانی میں

---

ہوا مشہور جب سوں فقر کی دولت سوں میں صابر
دیا حق نے مجھے عزت و وقار آہستہ آہستہ

---

گوشہ فقر میں جس دن سوں کیا گھر صابر
پرورش کی تشنہ زمین نے یہ آب مجھے

اب میر محمود صابر کی عمر ستر سال کے لگ بھگ تھی کہ ۱۱۸۱ھ میں یہ "دیوان شوق افزا" مرتب کیا جو غالباً ان کی زندگی کا آخری کارنامہ ہے۔ غالباً ۱۱۸۱ھ ۔ ۱۱۹۰ھ کے دہانے میں فوت ہوئے۔

## صابر کا اردو شاعری میں مقام:

سید میر محمود اردو اور فارسی کے پُرگو شاعر تھے۔ ان کے اس "دیوان شوق افزا"، کا دستیاب ہونا ایک اتفاقی امر ہے۔ ممکن ہے کہ سندھ کے باقی ماندہ ذاتی ذخائر کتب میں سے ان کا مزید کلام مل جائے [۱]۔ بقول قانع، ہندی (اردو) اور فارسی میں وہ متعدد دواوین کے مصنف تھے، یعنی کہ ۱۱۶۹ ۔ ۱۱۷۴ھ کے دوران صابر کے دوسرے دواوین بھی موجود تھے جو ہم تک نہیں پہنچے۔ یہ "دیوان شوق افزا" ان پہلے دواوین کے علاوہ ایک 'نیا دیوان' (نودیوان) تھا جو انھوں نے بڑھاپے میں مرتب کیا۔ خاتمہ میں کہتے ہیں ؎

وقت پیری ہے دست گیری کر
راہ باقی دکھا کے پیری کر

---

[۱] راقم کو موضع سن۔ سادڑی (تعلقہ مورو، ضلع نواب شاہ) کے قاضیوں کے کتب خانے میں سے چند اوراقِ پارینہ ملے جن میں سے دو پر مندرجہ ذیل اشعار اور دلی کی ایک غزل اندازاً دو سو برس پہلے کی لکھی ہوئی ملی۔ ان کے اُسلوب اور معانی سے کچھ ایسا گمان ہوتا ہے کہ شاید یہ اشعار میر محمود صابر کے ہوں۔ گل جعفری (مذہب جعفری) کی تلمیح سے اس گمان کی تائید ہوتی ہے۔ اشعار یہ ہیں ؎

در گلستان مذاہب بلبلِ طبع مرا
خوش نمی آید گلِ دیگر بغیر از جعفری

کیا ہے یار نے آکر مقام آنکھوں میں — خدا کرے جو رہیں تو مدام آنکھوں میں
تیری نگاہ میں بسمل ہُوا ہوں اے ظالم — میرا تو کام کیا سبھ تمام آنکھوں میں

شوق تاریخ ھت ز نو دیواں
کہ رہے دوستاں کے پاس نشاں

لہٰذا اس دیوان کو ہم صابر کے آخری دورِ زندگی ۱۱۴۷ھ سے ۱۱۸۱ھ تک، کی تصنیف شمار کر سکتے ہیں۔ اس طرح بارہویں صدی ہجری کے نصف آخر میں سید میر محمود صابر بحیثیت اردو شاعر کے شہر ٹھٹھہ میں ایک استاد کی حیثیت رکھتے تھے۔ میر علی شیر قانع نے لکھا ہے کہ پرسرام بھاٹیہ جو کہ فارسی میں "مشتری" تخلص کیا کرتے تھے، ہندی (اردو) میں میر محمود کے شاگرد تھے اور اس زبان میں "بیربل" تخلص کیا کرتے تھے [۱]۔

## ولی اور صابر:

میاں نور محمد خدا یار خاں کلہوڑہ کے دورِ حکمرانی (۱۱۵۱ - ۱۱۶۷ھ) میں میر محمود صابر ٹھٹھہ کے زمرۂ شعرا میں ایک اعلیٰ مقام حاصل کر چکے تھے۔ یہ دور ولی کی وفات (۱۱۱۹ھ) کے تقریباً تیس برس بعد شروع ہوتا ہے۔ چنانچہ ولی کی شاعری کے اختتام اور صابر کی شاعری کے عروج میں یہی تیس سال کا فرق ہے۔

بارہویں صدی کا ربع اوّل خاص طور پر ولی کا دور تھا اور اس دور میں ولی کی شاعری سے کم و بیش ہر خطہ متاثر ہوا۔ ولی سندھ کے ہمسایہ خطہ گجرات میں نغمہ زن رہے، لہٰذا ان کی نغموں کی گونج کا سندھ تک پہنچنا آسان تھا اور یہ ٹھٹھہ میں صابر تک بھی پہنچا۔

سن ریختہ ولی کا دل خوش ہوا ہے صابر
حقا کہ فکر روشن ہے انوری کے مانند

صابر نے نہ صرف ولی کو کما حقہٗ داد دی بلکہ ولی کی زمین میں دل کھول کر طبع آزمائی کی جس کی تصدیق اس دیوان کی کئی غزلوں سے ہوتی ہے۔ لیکن ولی کی سبقت اور

---

[۱] مقالات الشعرا (۱۲۲۹ ...) ص ۶۰

شاعرانہ کمال کو مانتے ہوئے بھی صابر کو خود اپنے فن پر بجا طور پر ناز تھا۔ ان کی بعض غزلوں سے مترشح ہوتا ہے کہ انھوں نے ولی کا معارضہ کیا ہے اور خوب کیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ سوائے ولی کے صابر کی نظروں میں ریختہ کا اور کوئی معاصر شاعر جچتا ہی نہیں تھا۔ اگر کوئی تھا تو ولی تھا اور پھر صابر ہی تھے اور ولی سے کچھ کم نہ تھے ؎

گر ریختہ ولیؔ کا لبریز ہے شکر سوں
مضمون شعر صابرؔ قند و شکر تری ہے

صابر کو اپنے شاعرانہ فن کے کمال کا احساس برابر رہا اور آخر تک رہا، چنانچہ اسس 'دیوان شوق افزا' کے خاتمہ میں کہتے ہیں

گرچہ مشہور ہے دلی کا سخن　　طبع انور سوں روشن واحسن
شعر اس کے سوں شرمگیں ہے شکر　　دل کوں بخشے ہے شیرنی کا اثر
'شوق افزا' کا ہے سخن لبریز　　نشۂ عشق سوں خوشی آمیز
جس کوں ہے عشق ساقیِ کوثر　　مست ہوتا ہے ریختہ پڑھ پڑھ

معلوم ہوتا ہے کہ صابر کے ریختوں کی شہرت سندھ سے ہند اور دکن جا پہنچی تھی۔ دہلی آگرہ (ہند) کی طرف سے بعضے کوئی شاعر سندھ اور ٹھٹھہ کو بھی آجاتا تھا جیسا کہ کبھی خود میر محمود صابر آئے تھے۔ چنانچہ ۱۱۵۰ھ میں شاعر محمد رضا صابر کچھ دنوں کے لیے ٹھٹھہ کو آئے تھے۔[1] اس کے بعد بھی غالباً کوئی نہ کوئی ہند سے آتا رہا۔ میر محمود صابر کو ان سے معلوم ہوا کہ ان (صابر) کی غزلیں دکن تک پہنچ گئی ہیں اور وہاں پر ذوق شوق سے پڑھی جاتی ہیں ؎

صابر سنا ہوں قافیہ سنجانِ ہند سوں
تج ریختہ کی دھوم پری ہے دکن میں جا

توجہ طلب نکتہ یہ ہے کہ ہند کے شعرا کو صابر محض 'قافیہ سنجاں' تسلیم کرتے ہیں۔ البتہ ان

---

[1] ملاحظہ ہو 'پیش گفتار'، حاشیہ ص ۳

کی یہ رائے ان شعراء کے متعلق تھی جن سے ان کی ملاقاتیں اور صحبتیں ہوئیں، ورنہ ہند میں سوداؔ (وفات ۷۰ ۱۱ھ) جیسے قادر الکلام شاعر صابر کے معاصر تھے، مگر غالباً ان کا کلام صابر تک نہیں پہنچا تھا۔ بہرحال صابر کے اس دیوان سے ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ ان کی نظروں میں اس وقت ہند یا دکن میں ریختہ گوئی میں کوئی استاد شاعر تھا تو ولی ہی تھا۔

صابر نے اپنے فن کے متعلق بعض اشعار میں جو رائے قائم کی ہے اس کو محض تعلی قرار دینا مناسب نہ ہوگا۔ اپنی رنگین بیانی اور مضمون آفرینی پر ان کو بجا طور پر ناز ہے۔ شعر کی صحیح پرکھ کے لیے وہ شاعرانہ شعور اور سخن شناسی کو لازمی سمجھتے ہیں ؎

مضمون میری غزل کا اگر سمجھیں صابرا
خوش ہو کہیں عجم عجب و ہم عرب عجب!

---

اہل عراق مست اگر ہوویں کیا عجب
گر یو غزل سنا دے مغنی عراق میں

---

اگر پسند پڑے تجہ کوں شعر صابر کا
ہزار فخر کرے بر کلیم و خاقانی

---

فخر کرتا ہوں ز مضمون و سخن در شاعری
شہ یار دیں نے دی ہے منقبت خوانی مجھے

صابر کے کلام میں اصلاح کی جرأت اگر ہوسکتی ہے تو اس شوخ و شنگ محبوب کو ہی ہوسکتی ہے جو عاشق کی نظروں میں بہرحال صاحب سخن ہے اور ساتھ ہی اپنے عاشق کی طبع رسا کو جلا دینے والا:

البتہ کہ اصلاح دیوے میری غزل کوں
چرچا ہووے گر شعر کا صاحب سخن آگے

---

غزل سن، ریختہ سن، شعر سن، ہنس ہنس کے صابر کا
کہ تیرے شوق سوں مشہور ہے رنگیں خیالی میں

صابر کو اپنے غزل کی رنگین بیانی اور مضمون آفرینی پر ناز ہے ؎

ریختہ نو بنو سُنا صابر
کہ پسند اہلِ راز کرتے ہیں

---

جسے مضمون رنگیں کا ہے دل میں شوق اے صابر
وہ آبِ زر سوں لکھتا ہے میرا اشعار ہر جانب

---

تازگی خاطر کوں بخشے ہے غزل وہ صابرا
جس میں گلرویاں کے ناز و عشق کی تقریر ہے

---

غزل میری ہے راحت بخش صابر
کہ خاطر خوش ز مضمون سخن ہے

شعر کے صحیح شعور، طبعی ذوق اور سخن دانی کی صلاحیت کو صابر شعر و سخن کی داد دینے کے لیے ضروری سمجھتے ہیں ؎

نہ بوجھے شاعری و شعر کا مضموں نہیں پایا
اس آگے دفتر و دیوان و خیر و شر برابر ہے

---

میرے مضمون رنگین سوں ہووے ہے خوش وہی صابر
سمجھ کے شاد ہوتا ہے جو شعرِ مختصر سُن کر

---

سمجھ کے عشق کے مضموں کو نو بنو صابر
میری غزل کا طلب گار ہے صغیر وکبیر

---

دل میں بسے، من میں رسے، سن سن ہنسے میری غزل
اہل سخن کے بزم میں جو از سخندانی بسے

---

سنأوں نو بنو مضمون رنگیں اہل معنی کوں
اگر مجلس میں دیکھوں شوق ہے شعر آزمائی کا

## فارسی کے قادرالکلام شاعر:

میر محمود صابر فارسی کے بھی قادرالکلام شاعر تھے اور اس لیے میر علی شیر قانع اپنے فارسی شعراء کے تذکرہ "مقالات الشعراء" میں ان کا ذکر لائے ہیں۔ قانع نے لکھا ہے کہ صابر ہندی اور فارسی میں متعدد دواوین کے مصنف ہیں۔ باوجود اس کے، ان کا کوئی فارسی دیوان اب تک دستیاب نہیں ہوا۔ وہی منتخب اشعار جو قانع نے "مقالات الشعراء" میں دیے ہیں، دائرہ تحریر میں باقی رہ گئے ہیں۔

قانع کا بیان ہے کہ "ٹھٹھہ کے لالہ آسا رام کا بیان ہے کہ ایک دن میں راستہ سے گزر رہا تھا۔ گرمی کا موسم تھا اور میر محمود اپنے گھر کی دیوار پر بیٹھے ہوئے تھے۔ انھوں نے فی البدیہہ یہ شعر پڑھا ؎

شد ہوا گرم بیا بر سرِ چشم بنشیں،
جانِ من موسم خس خانہ مبارک باشد

یہ اشعار بھی میر محمود صابرؔ کے ہیں

دُرّی کہ از صدفِ چشمِ من بلب افتد
ز جوششِ آتشِ دل لعل بی بہا گردد
شود رمیدہ ز بختِ سیاہِ من صابرؔ
اگر بہ بکیسیم سایہ آشنا گردد

ظاہر ہے کہ صابر کو فارسی شعر پر کافی دسترس تھی۔ ان اشعار کے علاوہ صابر کے دو منظوم قطعہ تاریخ موجود ہیں، جن میں سے ایک حکمران سندھ میاں نور محمد خدایار خان کلہوڑد کے مقبرہ پر اور دوسرا حضرت قلندر شہباز کی درگاہ کے بیرونی دروازے پر بطور کتبہ کے لکھا ہوا ہے۔ یہ دونوں کتبے اسی دیوان کے متن کے آخر میں بطور ضمیمہ شامل کر دیے گئے ہیں۔

## دیوان شوق افزا کی املاء:

"دیوان شوق افزا" کا تاریخی نام "زہے خجستہ کلام" (۱۱۸۱ھ) ہے اور غالباً یہ نسخہ بھی ۱۱۸۱ھ کا ہی لکھا ہوا ہے۔ لہٰذا قدامت کے اعتبار سے اس کی املاء ایک خاص اہمیت رکھتی ہے۔ ساتھ ہی میر محمود نے جو زبان اس دیوان میں استعمال کی ہے وہ اردو کے تاریخی ارتقاء کی ایک اہم کڑی ہے۔ املا کی بعض خصوصیات یہ ہیں:

بعض حروف کو مقامی سندھی خط کی طرح لکھا ہے، جیسے کہ

| | |
|---|---|
| ٻ (= بھ) | ڏ (= ڈھ) |
| ٽ (= ٹ) | ڪ (= کھ، گھ) |
| ٺ (= ٹھ) | ی (= ی، ے) |

- "ڑ" کی بجائے ہر جگہ "ر" لکھا ہے (مگر یہ محض املا کی خصوصیت نہیں۔ جیسا کہ آگے بیان ہوگا)
- مخلوط "ھ" کو ہر جگہ "ہ" لکھا ہے۔ اور پہلے لکھا ہے۔ جیسا کہ

پہر (پڑھ = پڑھ) بوہجہ (بوجھ) بہجرا (بچھڑا)

دیکہ (دکھ) پوہچہ (پوچھ) مہکری (مکھی)

سہکہ (سکھ) چہرا (چڑھا = چڑھا) مہکہ (مکھ)

- "ؤ" یا "ؤں" کو ہمزہ کی بجائے الف سے "او" یا "اوں" لکھا ہے۔

لااوں (= لاؤں) بتا اوگے (= بتاؤگے)

پااوں (= پاؤں) بسا اوگے (= بساؤگے)

جلااوں (= جلاؤں)

- لفظ کے شروع میں "آ" کو ہر جگہ "اآ" لکھا ہے۔
- بعض الفاظ کے تلفظ کو دو حصوں میں الگ کر کے لکھا ہے:

زندہ گی (زندگی) بستہ گی (بستگی) زندہ گانی (زندگانی)

شکستہ گی (شکستگی) پہ پیہا (پپیہا)

- بعض الفاظ صحیح طور پر نہیں لکھے گئے:

طلاطم (تلاطم) امرو انتر (عمرو عنتر)

## "ڑ" کی بجائے "ر" کا استعمال:

جو الفاظ آج کل "ڑ" کے تلفظ سے بولے جاتے ہیں، وہ دیوان کے اس نسخہ میں جگہ جگہ "ر" سے لکھے گئے ہیں مثلاً جر (جڑ)، کری (کڑی)، گھری (گھڑی)، پر (پڑ)، جکر (جکڑ)، لر (لڑ)، کرک (کڑک)، دھرک (دھڑک)، بھرک (بھڑک)،

وغیرہم ۔ یہ گمان ہو سکتا ہے کہ یہ بھی املاء کی ایک خصوصیت ہے کہ 'ڑ' کو 'ر' کی صورت میں لکھا گیا ہے ۔ مگر کئی ایسے الفاظ قافیہ کے طور پر استعمال ہوئے ہیں کہ جن میں 'ڑ' کا تلفظ مسلم ہے ۔ یہ بھی بعید از قیاس ہے کہ صابر کے زمانے میں ایسے سب الفاظ 'ر' کے تلفظ سے ہی بولے جاتے تھے، حالانکہ بعض الفاظ برج کے رنگ میں 'ر' سے مستعمل تھے ۔ لہٰذا 'ڑ' کے بجائے 'ر' کا تلفظ غالباً صابر کی اپنی زبان کی خصوصیت ہے ۔
ان کے والد ایران سے نووارد تھے اور ہندوستان میں 'ڑ' کے تلفظ کو اپنا نہ سکے اور یہ اثر صابر کی زبان پر بھی باقی رہا ۔

نہ مل ہر یک سوں اے گلرو سے خوبی
کہ خس میں خار میں فتنہ کی جر ہے

---

عاشق اگر نہیں ہے شمشاد تیرے قد پر
کیوں ایک کے اوپر تج راہ میں کھری ہے

---

تا عمر ہے تج در کے بھکاری ہو رہیں گے
اغیار سوں ہر بات میں لر کو نہ سکے گا

---

بجلی کی تیری تیغہ ابرو میں کرک ہے
جس ڈر سوں رقیباں کے دلاں بیچ دھرک ہے

---

جس کوں ہے عشق ساقیِ کوثر
مست ہوتا ہے ریختہ پھر پھر

## دیوان میں مستعمل صابر کی زبان :

اصطلاحوں اور محاوروں کی عبقریت کے علاوہ، دیوان شوق افزا میں شامل کلام میں صوتی خواہ لغوی اعتبار سے الفاظ کے تنوع کی کئی مثالیں پائی جاتی ہیں۔ میر محمود صابر نے جو زبان استعمال کی ہے اس کی لسانی خصوصیات میں برج، پنجابی، سرائیکی، دکھنی، سندھی اور فارسی کے الفاظ اور محاوروں کی آمیزش پائی جاتی ہے۔

میر محمود اورنگ زیب عالمگیر کے عہد میں بارھویں صدی ہجری کے شروع میں پیدا ہوئے۔ غالباً ان کی والدہ دہلی کی تھیں۔ لہٰذا ان کی مادری زبان اس وقت کی دہلی کی عام مروج زبان تھی [illegible] میں برج کے اثرات موجود تھے۔ برج اور پنجابی میں باہمی لسانی رشتہ تھا لہٰذا بعض الفاظ دہلی اور پنجابی کی زبان میں یکساں طور پر بولے جاتے تھے۔ میر محمود نوجوانی میں ہی ہجرت کر کے سندھ میں آئے اور پھر عمر بھر کے لیے ٹھٹھہ کے ہی ہو کر رہ گئے۔ یہیں پر شادی کی اور صاحب اولاد ہوئے۔ لہٰذا ان کی مادری زبان پر سندھی کا عکس پڑنا لازمی تھا۔

سرائیکی زبان دوسرے خطوں کے علاوہ سندھ میں سندھی کے ساتھ ساتھ مقامی سندھی سرائیکی لہجہ میں بولی جاتی تھی جیسا کہ اب تک ہے۔ سرائیکی زبان کا اپنا دائرہ عمل بہت وسیع تھا اور شمالی سندھ سے لے کر ملتان تک یہی زبان بولی جاتی تھی بلکہ وہ اس وقت [illegible] موجودہ پاکستانی خطوں کی بول چال کی مشترکہ زبان [illegible] سے بارھویں صدی ہجری تک، شمالی پنجاب سے جنوبی ساحل سندھ تک ملتان [illegible] اور ثقافتی اعتبار سے بھی مرکزی حیثیت [illegible] ملتان [illegible] سے [illegible] جنوبی [illegible] تک پہنچے جہاں پر سرائیکی [illegible] نے جنم لیا اور [illegible] دکھن تک پہنچی خصوصاً [illegible] نے گجرات کو اپنا وطن بنایا [illegible] پر شاہجہانی سلسلے کے

کی خانقاہ کی بنیاد ڈالی جہاں سے ان کے معتقدوں، مریدوں کا دائرہ وسیع ہوا۔ چنانچہ گجرات اور دکھن کی مروجہ زبانوں میں ان بزرگوں کی سرائیکی زبان کے بعض الفاظ اور محاورے پیوند ہوئے۔ کوں، توں، انکھیاں، زلفاں، دلیاں (آخری "آں" والی جمع کی صورتیں) جیسے الفاظ گجرات اور دکھن کے مقامی مسلمانوں کی زبانوں میں داخل ہوئے۔ سندھی۔ سرائیکی میں ایسے الفاظ پہلے ہی رائج ہو چکے تھے۔

میر محمود صابر نے اپنی عمر کے پچاس ساٹھ سال ٹھٹھہ میں گزارے۔ لہٰذا سندھی کے ساتھ ساتھ ہمسایہ سرائیکی کے الفاظ اور محاورے ان کی زبانوں کا جزوِ لاینفک بن گئے۔ فارسی تو میر محمود صابر کی آبائی زبان تھی اور وہ خود بھی فارسی کے قادر الکلام شاعر تھے۔ چنانچہ دیوان شوق افزا میں جو زبان انھوں نے استعمال کی ہے اس میں ان کی اپنی طبع رسا کی رنگینی کے ساتھ ساتھ گلستان لسانی میں سے مختلف رنگوں کے پھول کھلے ہوئے نظر آتے ہیں۔

(الف) برج کا رنگ:

- دیکھنا کو دیکھن یا دکھن، اور اسی طرح ملن، وغیرہ

نہ داغ بر جگر لالہ ہے یو تجھ دیکھن

کھلی ہے چشم تماشا ز لالہ زار گل

- بعض جمع کے صیغوں کو ن کے لاحقے سے لائے ہیں مثلاً پھولوں کی جمع پھولن، اور اسی طرح موتن، نین وغیرہ

پھولن کے دیکھ گل میں چندر مکھ کے ہار آج

نَن چشم و دل کے آگے کھلی ہے بہار آج

لیا جن بھیس جوگن کا اسے سنگار کرنا کیا

جو گل میں آپڑے کنٹھا موتن کا ہار کرنا کیا

نین کا نور و دل کا چین و جاں کا حرز کر راکھوں
جو پاؤں من کی خواہش سوں للن اپنا سجن اپنا

- بعض ضمائر کی صورت جیسا کہ ہمن ، ہمنا (ہمیں) ، اپس (اپنی ، اپنا) ، مج (میرے ، مجھے) ، تج (تیرے ، تجھے) ہے

آکے پوتھی کھول پنڈت دیکھ فال اشتیاق
کہ میسر ہوگا ہمنا کوں وصال اشتیاق

---

سجن کوں گر سناؤں دکھ اپس کی بیزبانی کا
وفا سوں ، مہر سوں ، لیوے طریقہ مہربانی کا

- افعال کے بعض صیغوں کی صورتیں جیسا کہ لاگا (لگا) ، راکھا (رکھا) ، چاکھا (چکھا) ، آونا (آنا) ، کھاونا (کھانا) ، ہوونا (ہونا) ، بھاونا (بھانا) وغیرہ ہے

پاکھا ہے تیرے عشق میں جن ہم کا رس آج

---

آونا ہے ناز کے گھوڑے اوپر چڑھ چڑھ

---

آشفتہ دیکھ کر دل بیچ کٹ جاتا ہے

---

[illegible] خوباں کی ملامت کرنا خوش ہوتا ہے دل
[illegible] نیں ہے [illegible] ہے جس [illegible] مجھے

---

- [illegible]

دیکھا ہوں چشم شوق سوں مہر قمر منیں
تیرے گھونگھٹ کی جوت نہیں ہے چندر منیں

- برج کے انداز میں بعض ترکیبیں، جیساکہ "آئے کے، جائے کے، پلائے کے"۔
- بعض خاص اسماء، جیساکہ "میا (محبّت) ؎

یاد وفا لے، نہ لے جور و جفا کا طریق
دل میں میا رکھ، نہ رکھ بغض کہ ہووے خلل

جب ہم کہتے ہیں کہ ایسے الفاظ برج کے رنگ یا برج کے انداز میں ہیں تو مراد یہ ہے کہ برج میں ان کا استعمال شاذ و نادر لغت کی طور پر نہیں ہوا بلکہ عام بول چال میں ان کا استعمال بکثرت ہوا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ الفاظ 'برج' کے سوا اور کسی بولی میں استعمال ہی نہیں ہوئے۔ برج اور پنجابی کا رشتہ قریب تر ہے، اور بعض ایسے الفاظ جو برج میں آئے ہیں ان کو پنجابی (مشرقی) بھی کہہ سکتے ہیں۔ صابر کی دہلی والی زبان اور 'پنجابی' بہرحال ایک دوسرے سے قریب تر تھیں۔

صابر کے اس دیوان میں سرائیکی، دکھنی اور سندھی کے الفاظ و محاورے موجود ہیں۔ جب ہم یہ کہتے ہیں تو معیار 'کثرت استعمال' ہے۔ نسبتاً کم استعمال یا شاذ و نادر لغت کی طور پر کوئی لفظ ایک سے زیادہ زبانوں میں بھی استعمال ہو سکتا ہے۔ اسی طرح اس دیوان میں کئی ایسے الفاظ اور محاورے موجود ہیں جو برج، پنجابی، ہندی، دکھنی، سرائیکی اور سندھی کا مشترکہ سرمایہ ہیں مثلاً:

صابر کے کلام میں لفظ "بن" (بغیر، سوا، بجز کے معنوں میں) استعمال ہُوا ہے ؎

دکھ صابرِ غمگیں کا کبھی پوچھ خبر لے
بیتاب بہت ہے ترے درسن کے دُکھن بن

اب یہ لفظ 'بن' برج میں زیادہ آتا ہے: "پیو بن سیج کب سہاتے ہیں"[1]

---

[1] جناب ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان (سندھ یونیورسٹی) نے اس طرف توجہ دلائی۔

لیکن دکھنی، پنجابی اور ہندی میں بھی 'بن' آتا ہے، مگر سرائیکی اور سندھی میں 'بن' اور 'بنا' دونوں صورتوں میں اتنا کثرت سے استعمال ہوا ہے کہ اس کو سرائیکی یا سندھی کا لفظ بھی مانا جاسکتا ہے

## (ب) سرائیکی الفاظ اور محاورے :

سرائیکی اپنے کلاسکی دور میں پنجابی اور سندھی کے مابین سلسلہ الوصل رہی ہے، بلکہ موجودہ پاکستانی خطوں کی درمیانی مشترکہ زبان ——— اس کے علاوہ اس کا اثر گجرات کے مسلمانوں کی زبان پر پڑا اور وہاں سے دکھنی پر۔ ان کے دوسرے مقامی لہجوں (ملتانی، بہاولپوری، ڈیرہ والی، مغربی دریائی) کی طرح سندھی سرائیکی زبان سندھ میں رائج ہوئی، جس کا اثر صابر کی زبان پر پڑا۔ اس دیوان میں جو سرائیکی الفاظ اور محاورے پائے جاتے ہیں ان میں سے اکثر دوسرے مقامی لہجوں میں موجود ہیں اور بعض پنجابی اور دکھنی میں۔

- 'آں' کے لاحقہ سے جمع کی صورتیں : جیسے کہ انکھیاں، دوستاں، خوباں، عاشقاں، مستاں، گدایاں، ہجراں، بلبلاں، دلاں، زلفاں، جھٹاں، نیناں، تلاں، مراداں وغیرہم

دلاں کا ملک اپنا عاشقاں تسلیم کرتے ہیں

نگاہ دلربا حسن عالمگیر کے دیکھے

دوستاں مجھ دل دیوانہ کی تدبیر کرو

[illegible] حسن کی سوں [illegible] ہوں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

خماری یوں تیری انکھیاں کی مستی دیکھ لے ساقی

ز جام بیخودی بھر بھر شراب آرزو دینا

درخواب زلفاں کی گھٹا دل دیکھ کے ڈر ڈ اٹھا ...

آئینہ میں مت دیکھ لٹاں چھوڑ کے مکھ پر

تا برج میں عقرب کے نہ دو ر آوے قمر کا

تیرے حبیب کے در کا گدا ہوں ، صابر ہوں

پجب اؤ من کی مراداں ہزار یا اللہ

• **اسماء مصدر اور افعال** ۔ مثلاً آونا (معنی آونا) ، جیونا (سرے جیوٹا) ، دیونا (سرے ڈیونا) دیونا (سرے ڈیونا) ، ڈھلنا (سے ڈھلنا) ، ڈھن ، ڈھوش ، ڈھول (۱) وغیرہ) برنا اور جلنا (سرے جلنا ، جن : سندھی ، بڑنا ، بڑنا ، جلنا) ، رلنا (آوارہ ہوکر پھرنا ، رل کر آوارہ پھر کر ، مارا مارا پھر کر)

مرا دل ہوا صبا پا کہ با محبت سوں ڈھلتا ہے حیدرآباد

اے غنچہ دہن پھٹ کبھی باغ میں کھل کر (۲)

تا بلبل و گل خوار ہو ویں کوچوں میں رل کر

• **بعض خاص الفاظ** : جیسے کہ کیہے (کیسے) ، کوئی ، کونت ، بھال (نظر ) سے ۔ بھالن [illegible] نظر اٹھا کے دیکھنا) ، اندھاری (اندھیرا)

کیے مونس ، کیسے ہمدم ، کیسے روح رواں کہتے

کیسے ابر ، کیسے شاعر ، کیسے مرثیہ خواں کہتے

---

(۱) ڈھول ، ڈوھلیا بھی اسی سے مشتق ہیں (۲) پھٹ ، سندھی اور سرائیکی کے انداز میں ہے یعنی پھوٹنا ۔ ۔ ۔ بانے پھٹنا (سندھی ۔ سرائیکی پھٹن) سے امر کا صیغہ ہے ۔

بانکے نین کے تیر سوں دل عاشقاں کے چاک تھے
ظالم نگہ کے بھال سوں ہر گھاؤ پھر آلا ہوا

---

اگر ماہ رو لیوے مکھ پہ نقاب
نظر آکے میرے اندھاری سے لگے

- **حروفِ ربط**: مثلاً کوں (کو)، سیتی (ساتھ)، نال (ساتھ)، توں (سرائیکی: اُتوں = اوپر؛ سندھی۔ توں = تو)، تئیں (سر تئیں = تک؛ سندھی: تائیں)

مٹنا نہیں ماتھے سیتی ہرگز لکھا تقدیر کا

---

حل ہووتی ہیں ان کی مہمات و مشکلات
جو پوچھتے ہیں سرورِ دیں پڑری کے تئیں

---

ہر قدم توں پھرے ہے میرا دل
تیرے قدموں کے نال ہے کہ پیرس

---

پیا کے نال کرنا زندگی لذت ہے اے صابر
وگرنہ جیونا بے دوست ہے جنجال عاشق کا

---

پالنا (پرورش کرنا) مختلف زبانوں کا ایک مشترک لفظ ہے۔ مگر کسی سے امید رکھنا اور کہنا کہ تو اس کی پرورش کرے اور وہ اس کو پال (سرائیکی میں سماجی قدروں کا آئینہ ہے۔ جو سخی مرد اس طرح خدمت اور پرورش کرے تو ان کو "لکھپال" کے خطاب سے یاد کیا جاتا ہے۔ صابر

کے مندرجہ ذیل اشعار سرائیکی کے مزاج کا مظہر ہیں ؎

دل شاد و خوش ہر حال کر ، اپنا فزوں اقبال کر
دامن لگوں کو پال کر ، کچھ خاکساری کی بپرس

---

صابرِ سکیں لگا ہے تیرے دامن سوں زشوق
یو مثل مشہور ہے ' دامن لگوں کوں پال پال'

## (ج) سندھی کے الفاظ و محاورے :

میر محمود صابر نے بلوغت اور نوجوانی کے بعد اپنی پوری زندگی ٹھٹھہ اور سندھ میں بسر کی۔ لہٰذا ان کی مادری زبان پر سندھی کا اثر پڑنا ایک فطری امر تھا۔ اس دیوان میں ایسے عام فہم الفاظ کا ایک ذخیرہ موجود ہے جو سندھی اور دوسری زبانوں کا مشترکہ سرمایہ ہے۔ البتہ بعض الفاظ ایسے بھی ہیں جو لغوی اعتبار سے اتنے عام فہم نہیں ، حالانکہ سندھی میں استعمال ہوتے ہیں۔ ان میں سے سب کے سب یا بعض کا استعمال دکھنی ، ہندی ، پنجابی اور سرائیکی میں بھی ہوتا ہے مثلاً

- بھٹ ، یعنی بھاٹ ، مگر سندھی میں معنی ہیں ' عاجزی سے مانگنے والا ، مدح و تعریف کر کے مانگنے والا ، بے بس سوالی '
- ادٹ ، آڑ یا پردہ
- کامن ، سحر ، نیرنگ (جو بیاہ کے وقت دُلہن والوں کی طرف سے دُلہے کو تسخیر د تابع کرنے کے لیے کیا جائے۔ اس عمل کے علاوہ سندھی اور پنجابی معاشرہ میں کامن (نظم) گاتے جاتے ہیں ، البتہ دونوں کے مواد و مقاصد میں فرق ہے)
- وار سٹنا ، (پنجابی سُٹنا ، سندھی وارے سَٹَڻ) لا کر دھرنا ، قربانی کرنا۔

- اَڑی : مشکل
- چھپر کھٹ : بڑی شاندار اونچی چارپائی، چھتری دار پلنگ
- برمانا (سندھی، بھرمائن) مائل کرنا، رجھانا، لبھانا
- دھر، اصل، ابتدا، شروع
- آرسی، آئینہ
- گھاؤ، زخم
- مٹھلونہ (سندھی، مٹھلونو) سلونہ سے قدرے کم نمکین

بعض ایسے الفاظ اور محاورے استعمال ہوئے ہیں جو کثرتِ استعمال، مخصوص تلفظ، عکاسیِ ماحول یا معانی میں مضمر نفسیاتی کیفیت کے اعتبار سے سندھی زبان کا جز بن چکے ہیں۔ حالانکہ دکھنی، ہندی، پنجابی وغیرہ زبانوں میں بھی استعمال ہوتے ہیں مثلاً

- آدھار (تکیہ، بھروسہ، سہارا)

ارے قاصد اگر مکتوب پڑھ کے پوچھے من موہن
تیرے دیدار کا کیوں کہ ہے آدھار عاشق کا

- انجھوں (سندھی، ہنجوں : آنسو کا مسلسل بہاؤ)

انجھوں کے تھال بھر موتی کھڑا ہے دل فدا کرنے
کہ آ انکھوں تیر لوے ہے ہے من موہن نیازی کا

- پجانا (مراد پوری کرنا)

مجھ دل کی آرزو ہے کہ دیکھوں سرو کے روبرو
من سجن کے دیکھ مراد میری کب پجاؤ گے

- بڑھپن (بڑھاپا)

بادل بڑھپن میں زلیخا وار دولت عشق کی
کر دکھاوے چاند سا مکھ یوسف ثانی مجھے

- روٹ (موٹی روٹی جو صدقہ کے طور پر بانٹی جائے)

آونے کی گر لے آوے میرے موہن کی خبر
تج کوں لے قاصد کھلاؤں گھی شکر سوں آج روٹ

- ٹوٹ (خسارہ، سودے میں نقصان)

نقد دل دے عشق کا سودا کیا ہوں صابرا
حق کی رحمت سوں نہ آوے گا میرے سودا میں ٹوٹ

- جھلکار (پرتو، 'جھلک' سے وسیع اور لطیف تر معنی)

آئینہ کیا شک ہے سیماب ہو بہہ جاوے
گر مکھ کی تجلا کا جھلکار دکھاوے توں

- پٹکا گلے میں ڈال کر منوانا، قصور معاف کروانا۔

بہت مشتاق واقف ہیں ہٹیلے شوخ کے ہٹ کے
کہ روٹھوں کو مناتے ہیں گلے میں ڈال کر پٹکے

---

من سوں خیال تیرا کل روٹھ کے چلا تھا
پگ پوج کے منایا گل بیچ ڈال پٹکا

- یار جانی (جان سے پیارا محبوب، جان سے پیارا دوست)

زندہ تیرے شوق سوں ہوں زندگانی کی قسم
عشق تیرا حرزِ جاں ہے یار جانی کی قسم

بعض الفاظ ایسے ہیں کہ جن کو خالص سندھی الفاظ کہا جا سکتا ہے۔ اور جن کا استعمال اگر دوسری زبانوں میں ہوتا بھی ہے ـــــ تو شاذ و نادر لغات کی طور پر ہو سکتا ہے۔ صابر نے جن سندھی الفاظ کو استعمال کیا ہے ان سے معلوم ہوتا ہے کہ سندھی لغات پر ان کو

کافی دسترس تھی۔ وہ سندھی زبان جانتے اور بولتے تھے، یہاں تک کہ سندھی زبان کے مزاج سے مانوس ہو چکے تھے۔ سندھی میں 'دل' مؤنث کے طور پر آتا ہے اور میر صابر بھی سندھی سے مانوس ہو کر بعض مقام پر 'دل' کو مؤنث کے صیغے میں لائے ہیں۔

- دل: صیغہ مؤنث میں، جیسا کہ سندھی میں ہے۔

دلِ مشتاق کھاوتی ہے لچک
ماہرو مو کمر جو کستے ہیں

- چری: (دیوانی۔ سندھی میں معنی کا یہ انداز خاص الخاص ہے کہ "چری: اے چری!")

مج عشق کی لگی ہے جب سوں لگن یو صابر
دیتی ہیں طعنہ ہنس، ہنس سکھیاں مگر چری ہیں

- گھاری: خاص طور پر ٹھٹھہ اور 'لاڑ' (جنوبی سندھ) کا لفظ ہے۔ جس کا تعلق دریائے سندھ کے ڈیلٹائی خطہ کے چھوٹے موٹے بہاؤں اور ساحلی خطہ میں سمندر کے پانی کے نالوں سے ہے۔ سیلابی چڑھاؤ اور دباؤ سے جب پانی بند کو توڑ کر نیا نالہ بنا کر بہنے لگے تو وہ 'گھارو' (مذ۔ بڑا) یا 'گھار' یا 'گھاری' (مث چھوٹی) کہلائے گا۔ یہاں پر معنی 'گھار کی طرح' بھی لی جا سکتی ہے۔

بغیر از رُخ دوست آب حیات
شب و روز چوں اشک گھاری لگے

- تر، تڑ:

چو نور چشم رہ صت بر کے دل میں
کہ یہ بھی مردم آبی کا تر ہے

دیوان کے پورے متن میں حرف 'ڑ' کہیں نہیں لکھا، ہر جگہ 'ر' ہی لکھا ہے۔ لہٰذا دوسری سطر میں 'تر' کو 'تڑ' بھی پڑھا جا سکتا ہے۔

'چشم' کی مناسبت سے 'مردم' کو لائے ہیں، یعنی 'مردم چشم'، لیکن 'مردم' کے معنی آدمی کے بھی ہیں اور 'مردمِ آبی' یعنی پانی میں رہنے والا آدمی۔ ٹھٹھہ کے اطراف والا جنوبی سندھ کا علاقہ جھیلوں کا علاقہ ہے جہاں پر ملّاح لوگ اپنے اکثر اوقات کشتیوں میں بسر کرتے ہیں۔ کشتی نہ ہو تو گھاس کا 'تر' باندھا جاتا ہے جس پر ایک آدمی آسانی سے بیٹھ کر ایک لمبی لکڑی کے سہارے 'تر' کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پر لے جاتا ہے۔ یہ گویا مردمِ آبی کا تر ہے۔

'تڑ' اصل میں سندھ کے جنوب مشرق والے ریگستانی خطہ 'تھر' کا لفظ ہے، یعنی ایسا کنواں جو بہت گہرا کھودا جاتا ہے اور جب پانی ملتا ہے تو اتنے انداز میں ملتا ہے کہ وہ کنواں پھر کبھی خشک نہیں ہوتا۔ عاشق کی چشمِ تر، بھی کبھی خشک نہیں ہوتی۔ یہ چشمِ تر گویا 'مردم چشم' کے لیے 'تڑ' ہے جو ہمیشہ پُر آب رہتا ہے۔

- رات کا بہانا: سندھی میں اسمِ مصدر 'دِہائِڻ' یعنی 'شب کا گزرتے گزرتے صبح ہونا۔ 'رات دِہاڻِي آہے'، یعنی شب کا گزرتے گزرتے صبح ہونے والا ہے۔ مندرجہ ذیل شعر میں 'رات وہانی آہے' کو صابر نے اپنی زبان میں 'رات بہانی ہے' سے ادا کیا ہے۔

آج کی رات انتظاری ہے
سیج پر لوٹتے بہانی ہے

'انتظاری' بمعنی 'انتظار' بھی سندھی کا خاص محاورہ ہے۔

- کاری، کارا: 'کالی، کالا' کے معنوں میں استعمال ہوئے ہیں۔

عجب کیا ہے کہ دن کاری گھٹا میں آج چھپ جاوے
کہ شاہِ روم پر زنگی چڑھا ہے چین و ماچین کا

---

کل رات دل ڈر ڈر اٹھا سپنے میں کاکل دیکھ کے
ہر تار او گل میں لپیٹ، یک اژدہا کارا ہوا

---

کیوں نہ کاری گھٹا میں مینہ برسے
موسم آیا انجھوں کے ساون کا

'کارا' لفظ اصل میں ترکی زبان کا ہے۔ سندھی میں بغیر استثنا 'ر' سے استعمال ہوتا ہے۔ بلکہ اس کے سوا اس معنی میں اور کوئی لفظ ہی نہیں جو سندھی بول چال میں آتا ہو۔ ہند کی دوسری زبانوں (پوربی، برج یا ہندی) میں شاذ و نادر لغت کی طور پر آیا ہے۔

فارسی تو صابر کی اپنی زبان تھی، اس لیے ان کے اشعار میں فارسی الفاظ بکثرت پائے جاتے ہیں۔ بعض اشعار میں ایسے الفاظ کا استعمال سہل ممتنع کا نمونہ بن گیا ہے۔ جیسے کہ مندرجہ ذیل شعر میں چرانہ (کیوں نہ)

ہے یاد جو صابر نے کہا دان درس دے
فرمایا تبسم سوں، میاسوں، کہ چرانہ

نتیجہ کے طور پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ صابر کا یہ دیوان شوق افزا، انوکھی لغات کا گنجینہ و خزینہ ہے، اور لسانی اعتبار سے اس کے تفصیلی مطالعے کی ضرورت ہے۔ ان اشعار میں سلاست، بلاغت، بدائع اور معانی کی بھی عمدہ مثالیں موجود ہیں۔ لہٰذا اردو میں فن شاعری کے اعتبار سے یہ دیوان ایک خاص حیثیت رکھتا ہے۔ اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ یہ دیوان "شوق افزا" سرزمین پاکستان میں اردو کے تاریخی ارتقا کا ایک اہم دستاویز ہے۔

ن۔ ب

# دیوانِ شوق افزا

عُرف

# دیوانِ صابر

اردو کا ایک غیر مطبوع اور نایاب دیوان

ارادت ہے مجہے پیر قدح نوشان کے خدمت مین
بعشق میکشان مستانہ کی درد پر گکان دینا

ہم مسرستان کے کرم سون روز محشر کے
ز دست ساقی کوثر شراب ارغوان دینا

بداغ عشق گلرویان چراغان کے مجہ مین
بشوق لالہ روئی عشق مین نام و نشان دینا

ہم دین کے شناسون بکنج فقر صابر ہون
قناعت زہد و تقوا سون بجان ناتوان دینا

الہی در قناعت مجہ کون کنج قیصری دینا
کلاہ فقر سون مجہ سر کون زیب افسری دینا

نگاہ کیمیا ہے مس میرا دل قلب میری کون
کرم سون مہر سون اکسیر رحمت کی پری دینا

صدف وار آرزوئی کو ہر یکتا ہے مجہ دل کون
سرشک چشم میری کون گہر سی ہمسری دینا

جو ذرہ شوق ہے خورشید افلاک کے درسن کا
کشش کے ذوق سون پر حسن حیدری دینا

پرانی کلرخان کی عشق کا بخش کا میری دل کون
محبت کے چمن سون آب و رنگ جعفری دینا

چنندر مہکہ دیکہنی کون عاشقان تہارا ہین تجہ زہر کی
کہو نکہت کے خیر یک نظارہ دل پروری دینا

مبیات کی کر تجہ درسن کا ہین مشتاق حسن صابر
مغان کے شوق سون دردی زجام کوثری دینا

اگر زلف مین ہے صبا آرام کہو دینا
خبر کر مجہ پریشانی کے بوئی بہی موجود دینا

میری صد چاک دل کا باہد کے گلدستہ ای مالے
چمن کے سیر کون کرادی گلر ور دو بود دو

طبیبا دل ہے میر ضعف و آشفتہ دوا کار
بنفشہ زار سون سنبل کے لٹ کے مشکبو دینا

چنند و مہکہ نکلے کر تو بہی میرا دکہا ای سکہی تجہ سون
چہ شمع شعلہ در روشن بیان کرکے دو دینا

کہاں رہیں تیری درسکہ یچ مشتاقاں بیانگا / درس کا داں مسکا کے زکات ماہ زودینا

سریجن کو رنہ آردن کے کر خواہش کری موتے / دریجا قیمتے ای دیدہ پلکاں سین پرد دینا

خماری ہو تیری انکھیاں کے مشتے دیکھ ای ساقی / زجام بیخودی بار بہر شراب ارزو دینا

الہی نعمت عشق و محبت شاہ ہم داں یکے / زفقر و فخر صابر کر مجھی ازابرو دینا

ہو

جنید مہک کوں دیا جب سوں خراج ملک جاں اپنا / دکھا آباد نور عشق سوں دل کا مکان اپنا

لیت کلروکے کاکل سوں تیری دیوانہ دل سینے / ہے جو بلبل شاخ سنبل پر کیا ہے آشیان اپنا

محبت مجہ کنہ لیلی کے جو مجنوں موں زجاں سینے / کہ جس کے عشق میں کھویا ہوں نام اپنا نشان اپنا

بامیدی کہ اس یوسف بدن کا ماہ رو دیکھو / زلیخا وار رہے ہوں کنہ دیا عشق جوان اپنا

جو عمری نوحہ و فریاد کر کر بیقراری سے / رو تہایا جس نے دو تی کے کہر سرو روان اپنا

بجنوں انکھیاں میں آئی یکہ خبر کر یار جانی کے / ٹک سوں دل کا کاٹ نہ بہاروں ہزرمان اپنا

نظر میں نور کر کر دل میں رکھوں جو جان کر کر / جو پایا اوں یار اپنا پیو اپنا مہربان اپنا

سمی زاہد مبارک تجہ کنہ زہد و گوشہ مسجد / مجھے میخانہ اپنا نشہ عشق خان اپنا

مدام برلا دی مجہ دل کے کرم سوں آرزو صابر / کہ دیکھو خاک اس کے رہ میں جسم ناتوان اپنا

گید مجہ زلف میں جس سوں مجہ انے وطن اپنا / بار خان ہے اپنا پریشانی سوں تن اپنا

نہ مجہ دل کنہ ہوس گل کی نہ خواہش ہے تماشے کی / دکھا ہے جس کے گلشن میں جب سوں گلبدن اپنا

یہاں لوں تیری قاصد کہ مر رو پر فدا ہونا | دیا مکتوب کر کہوں سندیسا مجہ زبانی کا

زبس لالہ رخاں کے عشق سوں ہی سینہ گلزار ار | کہلا ہے داغ انکہیاں میں بہار خونفشانی کا

کفن کوں چاک کر نکلے زلیخا دو رس کے کارن | کہو نکہت میں چاند مہک دیکہی اگر یوسف کے بلنے کا

پلایا جب سوں ساقی نے مئے وحدت سوں پیمانہ | نرشہ کشف مجہ دل پر ہوا اسرار نہانی کا

مزار اپنے شہید ان کا دکہی کر کہول کے قاتل | کفن سوں بوی خون اور شہادت کے نشانی کا

صدی منصب سوں جن بیچہ خوشی ہو ذکر ہوں | کہ شاہان نے مجہے بخشا ہے پیشہ مدح خوانی کا

تجلا دیکہ در جلوہ کری زرین نقابی کا | جو ذرہ دل سوں ہوں مشتاق روئے افتابی کا

وطن اس زلف کے لٹ میں کیا ہے جب سوں مجہ دل نے | مری کل بیچ جیون شانہ رسن ہی پیچ و تابی کا

نہ دیکہا مہک کے تجلا سوں نجلت شمع کلیتی ہی | کہ کیا حاجت چندرا کے چراغ و ماہتابی کا

مجہے نسان کا مستر [illegible] ہوا ہے دل خراباتی | کہ بدنامی سوں کیا ڈر ہے خرابی ہی شرابی کا

نہ پوچہی تا د میخانہ دل کے شوق سوں زاہد | نیاوی ساقی مہرو سوں [illegible] کا

چنا وہ دن کریم موں چندر مہک ہے کے دہلا | کہ کیفیت عجب دہرتا ہے [illegible] حجابی کا

جو نور دیدہ تک ایک تماشا دیکہ انکہیوں میں | کہ ہی ہر چشمہ جار مکان مرغان آبی کا

سنے مجہ چشم کے انجہوں کے کر تعریف خجلت سوں | نہ نکلی تا قیامت از صدف گوہر خوشابی کا

چندر کہ ای رقیب بے مروت اہ میر سوں | کہ ہر یک برہ کی شب ہا میں ناوک ہے شہابی کا

جو آئینہ ہوا ہے محو دل بزم تماشا میں | بچن سن سن کے اس یاقوت لب سوں لاجوابی کا

بتابن زندہ کے کرنا بہت دشوار ہے صابر ۔ بچن میرا سچا ہے نہ بوجھوی حساب کا

دیکھی کر عشق مین احوال میری دل فگاری کا ۔ لیوی آئینہ جیون سیماب شیوہ بیقراری کا

بسیرا جھوڑ کے مرغان ابی آکے بیٹھتی ہین ۔ مژہ ان کون ہے اہی جب سون میرا اشکباری کا

درنیان صفای دیکھ کھووی ابرو اپنی ۔ ڈھلی جس وقت مجہ انکھیان سین گوہر شاہواری کا

تیری رہ بیچ جیون تصویر نسدن مجہ ہین انکھیان ۔ ملن کے شوق سون ہے ذوق از بس انتظاری کا

لٹک کون دیکہ تجہ قد کے چمن مین سر پٹکتے ہے ۔ چلے تجہ سنگ کہ بس ہوا دل سرو جوئباری کا

اکاہی گلشن دا بیچہ داغ عشق جیون لالہ ۔ کہ آخر گل کری کا گلرخان کے یادگاری کا

زمہر لالہ مجہ دل کون سندہی عشق بازی مین ۔ کہی جاگیر داغستان منصب ہے ہزاری کا

کوئی احوال جا کہوی سر بجن کون کہ آ دیکھی ۔ کہ جوبن جا وتا لوٹ کہر ور مجہ بچاری کا

نہی سیج دیکہ گل مو ہن کے لا کتہ پر عاشق ۔ کہ باندہا آج بہیتا سرخ و زر طرہ کناری کا

بلاچرن کے خاک اوپر من ہرن کے نین ململ کر ۔ ہوا ہی شوق دل کے اس سے کون خاکساری کا

رکھی کر ذوق من مین سنا اون نو بنو صنا ۔ برہ مین عشق کا اف نہ ہے شب اد و زاری کا

سبق بہر حقیقت کے دترن سون صد قیازی کا ۔ دہوالا یا ہون لوح چشم دل دفتر مجازی کا

خیال اس طاق ابرو کا نظر آئے سو ن کر گذری ۔ عجب کیا ہے کہ بہولے ہوش زاہد کا نمازی کا

دلان کے عقد مشکل کر ہر وا تبسم سون ۔ لقب اس لعل خندان کون مبارک سرفرازی کا

صبا اس زلف کے لٹ مین بسا کر کری کہیو | سجن کون راز اشفتہ دلان کے کار سازی کا
انجہون کے تہال بہر موتی کہڑا ہی دل فدا کرنے | کہ آ انکہیون مین لیوں ہدیہ من موہن نیازی کا
سکات لعل دل مانکی اگر بیبوسہ دل ہنس ہنس | کرشاہ حسن کون لازم ہی شیوہ دل نوازی کا
کشتہ کے شوق سون طی کرکے راہ بیخودی صابر | لیے آ امہ رو کون انکہیون مین کہ فن ہی عشقبازی کا

ہو

لیوی جو شیوہ دل نوازی کا | نام وہ پاوی سرفرازی کا
اس کے محراب ابروان کے یاد | افت ہوش ہے نمازی کا
حلقہ زلف چاند سے مکھ پر | ہی نشان غمزے کے درازی کا
پاوتے ہین مزہ مجازی مین | عشق ہی جن کون صدق بازی کا
شمع رخسار پر ہی پروانہ | شوق ہے جس کون جان گدازی کا
پیر یا ہے جہان کے خلقت سون | مدح خوان سرور حجازی کا
جس طرح حق رکہی رہی صابر | کہ طریقہ ہے بی نیازی کا

دیا خوبان منے مہ رو کون لقب مصحف جمالی کا | کہ اس تن پر مبارک ہو قبا صاحب کمالی کا
فلک پر چہرہ مبارک دیکہتا ہی چندر مکہ کون | مہ نو خانہ زاد ہی خاص ابرو ہلالی کا
خرامش گل کری جس بزم مین راکہ قدم ہنس ہنس | کہ ہووی سرخ رو رنگ حنا سون پہول لالی کا
بجا ہی کر ہووی آئینہ رنگین حسن گلکون سین | کہ رنگ پان ہے پروردہ سجن کے لب کے لالی کا

ہوا ہی گرم آنجہو لگ کے خنجے مین پر اختر
کہ دیکہی اشک کے جہر مین تماشا برسکالے کا

مرا دل مجہ سوں رم کرتا ہی ہر بلبل مین وحشت سوں
ہوا ہی جب سیتی مشتاق تجہ چشم غزالے کا

نکو سوں مت ہو سوں ساقی کے انکہیاں کا خدا حافظ
کہ ہر گردش مین دیتے ہین شراب پرتکالے کا

دل بلبل جو غنچہ غوطہ کہا وے لجہ خون مین
جو سر پر پہول چن چن کے رکہی گلدستہ والے کا

جو پروانے نے اس شمع رو پر جیو کروارے
مزہ مشتاق پاوے جل کے تو شک کا نہالے کا

تماشا دیکہنے خوبان کا کب چہوٹے ہی مجہ دل سون
کہ اس کون عشق کا چسکا پڑا ہی خورد سالے کا

ترانہ عشق کا سن مغنی سون شہانی مین
مجہی دل سین ہوا ہی شوق کہنا شعر حالے کا

درس کے دالہ کی خاطر پڑا ہون در اوپر صابر
کہ کہنہ نکہت کون اتہا دیوے سجن مطلب والے کا

مجہی ہی خانہ زادی کا لقب شہ سوں مدامی کا
کہ حق نے میرے ماتہے پر لکہا ہی خط غلامی کا

فلک کے طاق پر قدرت کے کاتب نے لکہا زر سون
ہلالے مصرع ابرو مہ عالی مقامی کا

خط شبرنگ نے کہیرا ہی مونہہ کے چند رمکہ کون
کہ غلبہ ہی شہ روم اوپر زنگی و شامی کا

ترا ہی مکہ کعبہ ابرو قبلہ تل لب کا حجر اسود
دکہا درسن کہ حج مقبول ہو و خاص و عامی کا

ہوا ہی سرو کا قد خشک و گل پامال حیرت سود
تماشا دیکہ گلشن مین ترے نازک خرامی کا

زری تجہ سرز و پر جو شمع طرہ دیکہ مجلس مین
ہوا ہی شوق سون پروانہ دل خوبان نامی کا

دلان کون زندہ رکہ لعل مسیحا وہ بچن کر کر
کہ نکلے نام عالم مین تری معجز کلامی کا

طریقت مین قدم دہرکے نہو ور بختہ تا ہر
حقیقت کے طریقہ مین اثر ہی اس مین خامی کا

غزل

خم کاکل کے خوشبو سوں دماغ عاشقاں تر ہے
کہ رومی قافلہ لایا ہے بہر بہر مشک شامی کا

محب کے سرخ روی سوں مجھے ظاہر ہوا اسرار
نہیں جس کوں محبت سے یہی ہے بینا رامی کا

تماشا دیکھ کہو نکہت میں چندر مکھ کے صفائے کا
جو آئینہ پر ادلیں تجلا روشنائے کا

رکھیں گنجی میں تہ کر خوبرویاں ناز و خوبی کوں
سنیں مجلس میں کر چرچا سجن کے دلربائے کا

درسن کا داں ہنس کے دیا جن سوں مر رونے
امر دل کعبہ پر اچل کا درش کے بھینو ائے کا

کمائے غم کے کہو کے ہو ور زاہد خرابانے
مغاں کے عشق میں پیوں قدح کر جی نمانے کا

نگہ تیری نے کیا لٹ کا دکھایا ہے فسوں بہر بہر
کہ سیتہ تصویر کوں تجہ رہ میں دشمن جیر سٹغر لینے کا

فکن زاہد کے گل میں زلف کے زنار کا پھندا
کہ شیخی سوں ہوی صنعاں ورق دہو پارسائی کا

جو خورشید و قمر روشن ہیں اس کے ساتھ دل انکھیاں
جسے خدمت ہے تیری خاص در پر جبہہ سائے کا

سنا اوں نو بنو مضموں رنگیں اہل معنی کوں
اگر مجلس میں دیکھوں شوق ہے شعر آزمائے کا

بہیا کے عشق میں لے گوشہ ہوں بیگانہ عالم سوں
مزہ پایا ہے تنہائی میں صاحب آشنائے کا

کر کر نظارہ تجہ مکھ زرین نقاب کا
روشن ہوا ہے دیدہ و دل آفتاب کا

دریا میں دیکھ تیرا چندر مکھ کے آب و تاب
تجہ درش کوں چشم تن و من حباب کا

جوں خضر دیکھ زندہ تیرا معجزہ سوں دل
یا قوت شرم سار ہے تجہ لب کے آب کا

شانہ نے جب سنبھال دست دراز کے زلف سوں
مجہ دل نے تب سیں شیوہ لیا پیچ و تاب کا

ستی کے نین تنہ سون مستی مین چور دیکھ — پیمان کسے کا توڑ ہوا شیخ و شاب کا

جہاری غبار درکہ میخانہ چشم سون — زاہد کون کشف راز ہووی گر شراب کا

کہو نکہت مین دیکھ تیری چند رمہ کے چاندنے — چہوا ہی دل نے سیر و تسفی ماہتاب کا

یو ماہ نو کہ جلوہ کری مین ہے در فلک — مصرع ہی تیری حسن کے روشن کتاب کا

تجہ مدح سون ہی دفتر اعمال نامہ پر — محشر مین حساب کون کیا قدر حساب کا

دل کا طوطی ہے رام تجہ لب کا — دیکھ خط سبز فام تجہ لب کا

مستی عشق سون ہی چکنا چور — جسنے چوما ہے جام تجہ لب کا

قند و مصری و شہد سون لبریز — ہی یو میٹھا کلام تجہ لب کا

فخر ہے اس کون بادشاہان پر — جو کدا ہے مدام تجہ لب کا

عیسیٰ وقت توں ہی عالم مین — خضر ہے پاینام تجہ لب کا

مارنا اور جلاونا مردہ — معجزہ سون ہی کام تجہ لب کا

صفحۂ دل اوپر لکھین مشتاق — قلم زر سون نام تجہ لب کا

کیون نہ دل خوش رکھی تبسم سون — کام ہی فیض عام تجہ لب کا

صابر کی ہی آرزو کہ سنی — خوش بجن صبح و شام تجہ لب کا

تا چاند مکھ دکھانا ہت کہولی کے کہو نکہت کا — دل کا ہی شوق لینے کا گل سون دیکھ لذت کا

بری

تیری میا کا بہت ہوں کت چہوڑ کے درس دیا — ہی خوبرو کوں لازم بانے سوال بہت کا

تجہ زلف کے جو لٹ میں من کا دہرا تہا شیشہ — لٹ کہول کے تجا کس سنگدل نے بہت کا

کت دور کر کے من سوں کر عاشقاں سوں سودا — تا نیک نام نکلے ظالم نکہ کے بہت کا

وسمہ سوں تیغ ابرو کر کر سیاہ تابی — مایل کر قتل پر سہ کس کعن لکیکا ست کا

تجہ درس کوں پلک کے انکہیاں کو ارپت — حیراں ہیں تیری رہ میں کر کر کے بہس نت کا

کہو نکہت پلت نظر کر کہت میں رہا کر نکے — تجہ دیکہنے کوں جیو اا کے ادہر میں اٹ کا

مجہ سوں خیال تیرا کل رو ہت کے چلا تہا — پلک بوج کے منایا کل بیج ڈال بٹ کا

دل کوں مژدہ پر اہی جس دن سوں تجہ دیکا — صابر نہیں سہاتا آرام اس کعن بہت کا

دل ہوا آشفتہ جب سوں طرہ طرار کا — پیچ کہا کہا پیچ کہلتا ہی میری دستار کا

جس کے انکہیاں میں بسا ہی گلعذاراں کا خیال — اس نے چہوڑا ہی تماشا گلشن و گلزار کا

دیکہ اس سرو رواں کے سروقی بانکی لٹک — جہاڑتے ہی سر سوں جہٹک جہٹک نقش پا رفتار کا

شوق سوں ہوتا ہی جیوں پروانہ جلبل کر بہسم — جس نے دیکہا ہی تجلا شمع روئے یار کا

تا ہوئی محو دل آئینہ سوں تجہ نقش میں — چشم حیرت سوں نہ دیکہی جلوہ تجہ رخسار کا

کاتب قدرت نے لیکہ تصویر تیری دل اوپر — عشق بازاں کوں کیا مدہوش تجہ پیہار کا

دیکہ کے تجہ زلف کافر کیش کے آشفتہ تار — شوق مجہ دل کعن ہوا ہی رشتہ زنار کا

عشق میں البتہ ہوا بلبل و گل کے خلل — کر توں باندہی حیرہ سر پر لٹ پتا گلنار کا

جهوڑتا انکهیون کون مل مل تجه چرن کی خاک کر | صابرا درمان کری درد دل بیمار کا

ہ

عاشق ہی آیینه گل رخ ربار کا | روشن دلی سون دیکه تماشا بہار کا

جس دن سون داغ عشق نی مجه دل مین گل کیا | انکهیون مین کهل رہا ہی چمن لاله زار کا

دو دن مرغ دل کا صید کرا ہی غمزه باز کون | شاہین نگه سون شوق رکهی کی شکار کا

جلتی ہی تا صباح کهڑی شمع سوز سون | سن سن کی دیکه پتنگ سون مجه حال زار کا

آیینه کیا عجب ہی جو سیماب ہو چلی | احوال دیکه میری دل بیقرار کا

از شوق ہی کفن مین شہادت سون مرغ روح | جوہر شہید تیغ ابرو کی دہار کا

مجه چشم کی صدف کا انجهو در ہی صاف | رکه من ہرن کی نذر که لایق ہی ہار کا

ڈال کهو نکہت مبکه او پر زر تار کا | مت چهپاوی ماه ده اور چار کا

رات کون انکهیان نه لاگین ایک پل | شوق تها از بس تیری دیدار کا

جس کون ہی تجه گلشن رو کا دهیان | اس کون کیا حاجت گل و گلزار کا

زنده کی بخشی ہی دل کون جون مسیح | خنده تیری لعل شکربار کا

عاشق ان کی درد سون غافل نهو | کر تبسم سون دوا بیمار کا

ہی تغافل کی نگه تجه شوخ کی | کیا وکاری دل او پر تروار کا

دیکه تیری زلف کافر کیش کون | شوق مجه دل کون ہوا زنار کا

در اگر کانون یکے چاہیے من ہرن
چشم سون دون کو ہر شہوار کا

آرسی دل کے صف کر کر زشوق
خوش ہو دیکھا ماہ رو دلدار کا

تھا برابر ہر ذرہ اس کے مہر سون
و نظر خورشید ہی انوار کا

ا انور ہو در دیدہ و دل چشم و نظر کا
تجہ مکہ کے اوپر وار ستون گنج گہر کا

حیران ہی تیرا مور میان دیکہ مصور
کس تاب سون وہ ہیچ لکھی موی کمر کا

تجہ لب کے متہائی کے جکہی چاشنی جس نے
شربت اسے تریاک ہوا قند و شکر کا

آینہ مین مت دیکہ لتان جہور کے مکہ پر
تا برج مین عقرب کے نہ دور آوی قمر کا

د ہنچ چہوڑ کمر کون نرگس شرم سون بانکے
کر بات چلی بزم مین موہن کے اکر کا

کر ہجر کے شب ہا مین لیوی چشمہ دل جوش
گنگا ہو بہی اشک میری دیدہ تر کا

ہراہ میرا ناوک خس ولا دہی صابر
ہو دیکھا کب حال رقیبان کے جگر کا

بوی خوش لاوی صبا کر زلف عنبر بیز کا
ابر و مجلس سون جاوی مشک عطر آمیز کا

دہار ابر و تیز دسمہ سون کیا ہی شوخ نی
تا رہی نت کہاوال تیغہ خونریز کا

او تا ہی ناز کے گہوڑی او پر چہڑ خیال
ملک دل پر من ہرن کا شوق ہی مہمیز کا

شرم سون باہر نہ نکلی از صدف در عدن
کر صفایے دیکھی میری چشم گوہر ریز کا

عشق کے مد پتی سون ساقی نشہ اس کون چکہا
تا نہ لیوی نام زاہد زہد کے پرہیز کا

سرخ رو رنگ حنا ہی مہ رخان کی بزم مین
جب سخن ہی پامال نقش پای رنگ آمیز کا

کیون نہ یادی ذکر سون عمر دوبارہ صبا
ہر نفس ہے آب حیوان صبحدم شنجبہ کا

جسی جس کا پڑا ہی بیم رس کا
سدا اُن مشتاق رہتا ہی درس کا

جو جام عشق سون ہین چور ان کون
نہ ڈر ہی محتسب کا نے عسس کا

محبت بیچ جلنا شمع رو کی
پتنگ کا جگر ہی نے مگس کا

ہرم کی بات مین انکہیون سین جلنا
ہی کار عاشقان نے بوالہوس کا

لدی سیں کاروان عمر پل پل
نہ رہ غافل ندا سن جرس کا

خجالت سون چہپی فانوس مین شمع
دکہا دی گر چندر مکہ اپس کا

میری اور یار کی خلوت مین صابر
نہ گنجایش ہے دل کا نے نفس کا

اگر مجہ چشم سون دیکھی تماشا نقاب اس کا
تصدق لیوی درس کا تجلا آفتاب اس کا

خیال کا کل مشکین بسا ہی جب سون انکہیون مین
چہپا رہتا ہون جون نافہ نظر مین مشک ناب اس کا

سخن گوئی ستی طوطی بزم مہ دیا کر روشن
سنے گر اس لب خاموش سون میٹھا جواب اس کا

پریشان دستہ بن زلف کی لٹ دیکہ آشفتہ
کرو دل نازک کیونکر سہی پیچ و تاب اس کا

تعجب کیا ہی کہ خجلت سون ہوا خاموش بلبل
دکہی گر شمع مجلس مین چندر مکہ حجاب اس کا

آج ہر روز بی نہ روز و ہر شب قدر دیکھی
[illegible] دوران او بزم نو انتخاب اس کا

بچن سن لب یاقوت سون جان بخش الصابر
لکہا ہون صفحۂ دل پر خط زر سون کتاب اس کا

دکہا ہون چشم حیرت سین زبس درشن جمال اس کا
جو آئینہ کیا ہون نقش دل پر خط و خال اس کا
مبارک باد دیوی ماہ نو جہر جہر فلک اوپر
نگاہ شوق سون دیکہی اگر ابرو ہلال اس کا
چندر مہکہ کے خبر دیتا ہی مشتاقان کون ملنے کے
نظر مین نور کر راکہین بجا ہی کر خیال اس کا
جہکے ہی سرو گلشن مین زمین بوسی کون ہر ساعت
لٹک سون ناز سون چلتا ہی جو سرو نہال اس کا
اٹہی صف مین شہیدان کے لحد سون لعل سرخ رو فردا
ہووی جو آج جن رنگ حنا پش پائمال اس کا
بیاکے سنگ جس نے بالین کا تاہی ہجر مین
مجہے جیونا نظر آوی ہی ہجر انمین محال اس کا
نہووی شمع رو کے عشق مین تا جل کے انگارا
نپاوی دل کے خلوت مین جو پروانہ وصال اس کا
نگہ سون مست دل ساقی کے انکہیان نے کیا صابر
نہ بہولیگا قیامت تک شراب پرتگال اس کا

دیا ہی جب سون ساقی نے خم مستی سون جام اس کا
زدل پیمانہ نوشان مین کہاتا ہون غلام اس کا
رکہون تعویذ کر جان کا عقیق دل اوپر لیک
سنو کر لعل خندان سون مسیحا ہے کلام اس کا
مبارک نام جب سے سجن کا منہ کے من کے سون
دکہا ہون دل کے درپن مین تجلا صبح و شام اس کا
چرن کون پوج قاصد کے قدم پر نقد دل داروں
میری مکتوب پہنچا کر لے آوی گر پیام اس کا
خواص خاص کہلا یا شرف سون شاہ خوبان کا
زکات حسن سون پہنچی مجہی کر فیض عام اس کا
ہووی ہی شوق سون آئینہ رنگا رنگ ہر لحظہ
نگاہ نو کس نظر دیکہا ہی حسن سرخ فام اس کا

همیشہ جنگ ہی قمری کی کبک کو ہمار سون
کہ کیون سرو روان نے چال کا ڈھب ہی خرام اس کا

چندر مہکہ کی تماشا سون نظر پر نور ہی سب پر
کہ ہی اینہ دل مین تصور سین مقام اس کا

۴۴

جس کون پرای جس کا مہ رو کی ہیم رس کا
مشتاق ہی چو درپن ہر رات دن درس کا

آینہ کیا عجب ہی پرتو سون اب ہووی
وہ شوخ کر دکہاوی خورشید رو آپس کا

رندی و عشق خوبان کب چہورتی ہین عاشق
مستی و عاشقی کا ان کون ہرای جس کا

جس دن سون تجہ جرن سون بہجرا ہوا ی کرچن
ہی یاد خیر تجہ بن آدہار مجہ نفس کا

درپن مین کر نظارہ کہو نکہت کی کہبر لی
مہکہ سون کہ لک رہا ہی عاشق ہر تجہ درس کا

گلشن مین بلبلان کون رہنا کہان سہای
چارون طرف سون گل پر کہیرا ہی خار و خس کا

اس دو دری سرا مین کب خوش رہی مسافر
نت شور لاوتی کا ہی عمر کی جرس کا

مہ رو کی سنگ صبا ہر سال ایک پل ہی
ورنہ کہ من ہرن بن ہر ہر نفس برس کا

۴۵

چندر مہکہ خوش ہوو دیکہی اگر احوال عاشق کا
کہ ہی چشم تماشا شوق سون ہر بال عاشق کا

نکلنا زلف کی لٹ کی پہندی سون بہت مشکل ہی
کہ ہر تار پریشان ہی دل اوپر جال عاشق کا

دکہہ اوپر روز ہجران کی تعلق ہو کہ شب
میسر کر ہووی سو مہکہ بجہوری نال عاشق کا

کہو نکہت کا بت الت کر چاند سا مہکہ شوخ نکلا
کری نیک بختی سون مدد اقبال عاشق کا

خبر کیون کر ہی ہر دن رات کی ہیجا ایا دہندی ہین
کہ گذری ہی درس کی شوق نا دل عاشق

ابن

رقیباں نال سجن کے سیج کا بہتنا اٹھنا — ہووے ہے دن میں سو سو بار غم سوں کال عاشق کا

الجھنو لے کے تہال بھر موتی کروں قرباں چرن اوپر — جو دل میں آ اگے من موہن دکھے احوال عاشق کا

پیا کے نال کرنا زندہ کے لذت ہے اے صابر — وگرنہ جیونا بید وستہ ہے جنجال عاشق کا

ہووے ہجراں میں کم مونس خیال یار عاشق کا — نہ تز ہے وصل کے کارن دل افگار عاشق کا

مگر باد صبا پیغام دیوے زلف مشکیں کوں — کہ ہے آشفتہ تجہ دوری سوں جیو بیمار عاشق کا

جو نور چشم نظر و نمیں کبہی آگے تماشا کر — کہ چشم و دل ہے تیری راہ میں بیدار عاشق کا

شکنج زلف کوں آشفتہ گر کر چاند سے مکھ پر — زخاطر بر کشے ہر عقدہ دشوار عاشق کا

نہ نچہ اے صنم کہ دیکھے چاند مکھ آئینہ ہر ساعت — مبادا عشق بازی میں ہووے اغیار عاشق کا

پری کر پرتوہ اے ماہ رو کا خانہ دل میں — ہووے آئینہ ساں روشن در و دیوار عاشق کا

اری قاصد اگر مکتوب پیارے کے پوچھے من موہن — تری دیدار کا کیتو کہ ہے آدھار عاشق کا

نہ گل سوں دل کھلے نے سیر گلشن سوں نہ غنچے سوں — نہووے گر چمن کے زیب گلزار عاشق کا

نہ دن کوں چین ہے نے رات کوں ہے نیند انکھیوں میں — درس کارن کہ جاں ہے زار و دل بیمار عاشق کا

دو کان حسن ہے بہر دو پر جب لگ ناز و خوبی سوں — تماشا سوں خوشی سوں گرم ہے بازار عاشق کا

جو آئینہ رہے قانع بیک نظارہ اے صابر — دکھاوے ہنسکے گر دیدار کا ہے یار عاشق کا

خوشبو ہر باغ و دن ہے معطر نسیم کا — نافہ کہاں ہے سنبل تر کے شمیم کا

چشم حق بین سوں دکھا جن مصحف رخسار او
نور سوں دل پر لکھا ہے روز یہ تفسیر کا

کیوں نہ کہوں نکہت کے تجلا موں ہوا مدہوش دل
ایسے ہے محو و دیدہ طاق ہی تصویر کا

پھر رکھا دل نے قدم اے جنوں عشق میں
زلف کے دیوانہ کوں جب کا پڑا زنجیر کا

نہ سکا پھر کے ہر خوشی سوں اج خوش خبری سنا
نا کھلا اوں نجہ کمزا ای کا کا بیا لا کبیر کا

دل برہمن کرستا ہے اس صنم کے عشق نے
ای مسلمانان کرو تدبیر کچھ تقدیر کا

زندہ کے بحر میں ہے ہر نفس موج رواں
اس حبابی عمر کوں حاجت کیا تعمیر کا

ہر کوئی فردا اٹھی اپنے امام و شیخ نال
ہم نچھوڑیں ہاتھ سوں دامن اپس کے پیر کا

نیم بسمل کر طبیباں منع کر برخاک ڈال
ہنس کے قاتل اٹھ چلی کیا حال اس نخچیر کا

مثل برادر روشن ہے اس کے طبع دل جعفر انوری
ہی مناقب خواں جو کوئی شبر و شبیر کا

---

اٹھا وے گر صبا مکھ سوں نقاب اس ماہ سیمیں کا
ہووے بے خیرہ تجلا سوں نظر خورشید و پروین کا

بہار حسن افزوں دیکھ خط سبز ریحان سیتی
ہوا ہے تختۂ گلزار آئینہ ریاحین کا

عجب کیا ہے کہ دن کا رکھتا ہیں اج جہت جاوے
کہ شاہ روم پر زنگی چہرا ہے چین ماچین کا

بچے کیوں مرغ دل اس چشم غارت گر کے چنگل سوں
کہ ہے ہر غمزہ باز و عشوہ بچہ شاہین کا

ہووے پر بر سنبل رشک چمن سوں خط مجموعہ
کھلی گلزار میں کر نافہ تر زلف مشکین کا

نہ ماری کیوں نہ تیشہ سر او پر فرہاد غیرت سوں
مزہ لیتا ہے خسرو آ اوں اس لعل شیریں کا

نہ ہووے کیوں برہمن دل صنم کے دیکھ کر انکھیاں
کہ ہے ہر غمزہ اس کا راہزن ایمان و ہم دین کا

نئے مضمون سنا کے اس کے خاطر خوش کو ہووے شاد
اگر چہ کان پر موہن کون میرے شعر رنگین کا

ہو ۳۲

چاند سا دیکھ مکھ سجن کا
ترک دیکھن کیا ہوں درپن کا

راج کرتا ہے عشق بازی میں
جس نے پایا ہے دان درسن کا

کیوں نہ دل کون صنم پرست کرے
کفر ہے لٹ دکھا برہمن کا

بس چھرایا ہے دل کون ڈس ڈس کے
کہا وکاری ہے لٹ کے سانپن کا

جب سے ہے ہجر اے مجھ سوں من موہن
ہر نفس زہر ہے میرے تن کا

کیوں نہ کاری کہتا میں مکھ برسے
موسم آیا انجھوں کے ساون کا

من کے مندر کون میں کیا درپن
تا نو جب جب سیلی موہن کا

تجھ تماشا سوں اے بہار نظر
ہوا آئینہ زیب گلشن کا

دل پہ بیٹھا ہے یاد میں تیرے
سیر کر ڈال بن بن کا

نصر و بان یک عشق کا صابر
مجھ کون ہے حسن کا پرایا لگن کا

ہو

جوں چندر مکھ نے درسن ان مجھ امداد کیا
عشق نے نور تجلا سوں دل اباد کیا

[illegible] مست [illegible] مے سرخوشی
بیخودی نشہ اسرار سوں ارشاد کیا

یاد کر دیکھ تیری چشم نگہ کی شوخی
شید کر دل نے غزال ختن آزاد کیا

کیوں نہ [illegible]
کر تجھ سوں شہیداں کون جلا شاد کیا

ـت کہاتے ہین بزر قدیے قسم مرد فدان  کہ تیری جلوہ نی رنگین ہم گل وشمشاد کیا
ـش خورشید ہوا ہنسکے سدا بر مایل  نالہ عشق سون بلبل ہم جو فریاد کیا
دل کا اینہ ہوا محو تماشا صابر  اس چندر مکھ کا تصور کہ سحر یاد کیا

جس نے اس مصحف رخسار کا تفسیر کیا  لوح دل پر خط یاقوت سون تحریر کیا
خط غلامی کا دیا خال نمط عاشق نے  ملک دل جب سون شہ حسن نے تسخیر کیا
دل دیوانہ کہو پر جاوی کہ غمزون سین بکر  شوخ نے زلف نے پہندا سون بزنجیر کیا
کیا بلا تہی مرطلنا زیکے مدہوش نگاہ  عاشقان کون کہ دکہا مجہ جو تصویر کیا
ـان داغ ہوئی جل کے دل امت سون  دس زبان شمع کہ میری سوز کا تقریر کیا
سو کے می کا ہوا کشف اسے سر نہان  جس نے میخانہ کا در لوح مغان پر کیا
گہر بنا بحر فنا مین جو حباب ای صابر  چشم نے اشک کے سیلاب سون تعمیر کیا

ہو

پیو نے صلح کا پیام کیا  ہو میری سے نے کہہ تو کام کیا
راہ مین اس خلاف وعدی کے  شام کرن صبح و صبح شام کیا
عشق مین کر قبول رسوائے  ترک مجنون نے ننگ و نام کیا
دل پکڑنے کون اس شکاری نے  خال کون دانہ زلف دام کیا
عشق بازی کے مین فسون پہر پہر  وحشی تندخو کون رام کیا

دل برہمن ہو سے کہ لچھمن بنے | عشق بازان سون رام رام کیے
گل لٹک سون چلا جو سرو روان | سرو نے جیا رنگ سلام کیے
اسم اعظم ہمن کون ورد ہوا | نقش دل پر کہ اس کا نام کیے
مہد بہری دیکہ نین ساقی کے | بیخودی میکشان سینے عام کیے
مست رہتے ہین رات دن صابر | جب سون میخانہ نہین مقام کیے

پیچ تجہ زلف کا تحریر کیا | دل دیوانہ کا زنجیر کیا
محو از شوق ہوا حیرت سون | جس نے تجہ ناز کا تقریر کیا
فوج شامی نے خط مشکین سین | الکہ روم کا تسخیر کیا
شمع سان دل ہے جوان عاشق کا | ہجر کے سوز نے کس پیر کیا
گہر سر بحن کا بنا انکہیون مین | دل نے خوناب سون تعمیر کیا
سنگدل نرم ہوا موہن کا | کچہ میری آہ نے تاثیر کیا
نشہ زہد کا تہا دل مین خمار | مستی عشق سون تدبیر کیا
صابرا بوج کے درگاہ منے | مست و خوش خاطر دلگیر کیا

مجنون کون گرد باد کر از راہ در کیا | بلبل مین بیخودی کا جہنونی سفر کیا
بہجائی غافلیت کون طریقت کے سنہ مین | جن قطع راہ عشق ز چشم و زر کیا

اکثانیو

کرتا ہی عیش دولت باقی رن فقر مین ‏— دنیا کون ترک جس نے درین رہگذر کیا

اک پیر ہی مغان کہ کرم سی نگاہ مہر ‏— قلب وجود بادہ کشان کا جو زر کیا

مطرب نی یار یار بجا تار چنگ مین ‏— مجہ دل مین از نوای حسینی اثر کیا

ابرو کمان کی ناز کی پلک پلک کی تیر ‏— نی عاشقان نی دل کی اوپر جان سپر کیا

انکہون مین ہی شگفتہ محبت کا لالہ زار ‏— جس دل رنگون داغ عشق نی دلمین ثمر کیا

اس چشم نے نجس کا ہون مخمور آت ودن ‏— دل کون نگاہ مست سون ہن بیخبر کیا

ساقی اپس کی صاف مستانہ کون نہ بہول ‏— تجہ رد مین صبح و شام کون جس نی سحر کیا

ہو

خدا نی تجہ کون سنہ حسن وکان ناز کیا ‏— نیاز مند ترا مجہ کون از نیاز کیا

دیار حسن ہتا نوبت بجا و بایل کی ‏— کہ مہ رخان نی تجہی شاہ دل نواز کیا

جرانہ صید کری مرغ دل کون شوخی سون ‏— کہ تون نے غمزہ کون شاہین و عشوہ باز کیا

بہنوان کوام دیکہ تیرا قبلہ تہین و مہکہ کعبہ ‏— زشوق سجدہ ادا دل نی کر نماز کیا

نشانی عمر درازی کی کہول مہکہ اوپر ‏— سجن نی نام خدا از لف کون دراز کیا

شکنج زلف رکہیر کیون نہ دل کون آشفتہ ‏— کہ تون نی کانو اوپر چہوڑ اہل راز کیا

رکہا ہی جس نی رہی عشق مین قدم ثابت ‏— مجاز بیچ اسی حق نی صدق باز کیا

سوا ز شوق چہ پروانہ یار در بر لی ‏— بہتی ہین عشق کی جن جان و دل گداز کیا

چہ خوش شبی کہ ہوا بجو دل سون ول رقص ‏— جو حق کی وہن مین مغنی نی چنگ ساز کیا

لدا ہوں پیر مغاں کے جناب کا صابر — کہ تشنہ دی کے حقیقت سوں سرفراز کیا

هو

عاشق ہی جو تجہ درس کا اُس کوں قمر سوں کام کیا — جا کہا ہی جس نے بس ہیم کا اُس کوں شکر سوں کام کیا

جو جام پیہ پیہ عشق کا بیخود ہوا شوق سوں — ہی دو جہاں سوں بیخبر اُس کوں خبر سوں کام کیا

دل کے صدف میں در کیے خوناب سوں جن پرورش — وہ معدن گوہر ہوا اُس کوں گہر سوں کام کیا

جو بیخودی کی راہ چل پل میں کرے طے بحر و بر — من بیچ پاوی من ہرن اُس کوں سفر سوں کام کیا

لالہ رخاں کے مہر سوں جن پہل لیا ہی صابرا — خوش دل ہی داغ عشق سوں اُس کوں ثمر سوں کام کیا

هو

لیا جن بہس جو کنہ کا اسے سنکار کرنا کیا — جو کلمیں آپڑی کنٹھا موتن کا ہار کرنا کیا

بہن سے کپر دل کپری لتا جن چہور کاندہے پر — جتا مر کے اوپر بس کر زری دستار کرنا کیا

ہوا جو کن بہتا جو کے بدا داغ عار جوبن کون — انجھوں سوں دہو دل مہکر کوں کرمہ جار کرنا کیا

مہ تن کے تور کے بالے جو ڈالے کانوں میں مندرے — اسے یک رک چہالے بن مراد پر بہار کرنا کیا

تجی جو ہم کے رہ میں اپس کے من کے راحت کوں — لینوے بن باسہ ہیو ہیو کر اسے کہار کرنا کیا

بنا وی جیں جو بہجری سر کے سنگ سوں جکہن — کہ مہکہ دہکر کے مار کوں بغیر از یار کرنا کیا

بنائے غم محکم ہی بیا کے نال عاشق کون — بڑہ میں خضر اا ہو دی اگر معمار کرنا کیا

بلا صابر سوں راہ عشق لے کر نہیں جو بلی — وو بہوتے ہیں قدم کے فکر سوں بیز لدکرنا کیا

نہو در کر چمن میں کلعذار عشق بازاں کا — نہ دیکہیں گل کہ گلزار بن کا دکار کرنا کیا

سجن کے پگ تلے رہنا ہی من کے ارزو شعار / کہ اس بن کر ہو دل فردوس پا بیسر کر نلکیا

کیا درس کہن کا جنکا ہے جن شوق سوں دیکر ادور ہوا / وہ چاند سا مکھ جو درس کا ہے جن دیکھا من سا پنور ہوا

جن عشق کی می کا جام پیا متوالا ہو سرمست جیا / کر سیر نہانے فاش کیا چہر سولے پر منصور ہوا

رہ عشق کے چلنا مشکل ہے اس میں مجنون غافل ہے / جو قطع کری قضا جب دل ہے در راہ رفیق منظور ہوا

جن درس دکھا من موہن کا ان چہرو دیکھیں درپن کا / جس عشق کمایا ارپن کا وہ بہد تپن میں مشہور ہوا

کیا خوب لنک سوں آئے ہیں مکھ چند رسا دکھلائے ہیں / مشتاقان درس پائے ہیں دل چشم و نظر پر نور ہوا

جو پیر مغان کا کہلایا پیمان طریقت ان پایا / جو مست تمن کے در پر ایا وہ مست و چکنا چور ہوا

وہ من موہن متوالا ہے جس ناز و نگہ میں تونا ہے / دیکھ برہ کا من سوں دیہو تا ہے مکھ دیکھ [illegible] ہوا

کیا عشق کے میٹھی بتیاں ہیں جس شوق بھر کتے چھتیاں ہیں / جو برہ اگن کے ستیاں ہیں سب ان کا غم [illegible]

جوں دیکھ چنچل ناز بھری سہد بہد صاحب ہو لئی / ہے آج مبارک نیک گھڑی درسن [illegible]

ہو

جو ہم کے آتش میں دل جل بل کے پروانہ ہوا / اس شمع رخ سوں صبح تک خلوت میں ہمخانہ ہوا

کل رات اس کے یاد سوں انکھیاں جو آئیں جوش میں / تا صبح ڈھل ڈھل ازمژہ ہر اشک دردانہ ہوا

انکھیوں میں نور عشق کا جس روز رخ سوں پرتو پڑا / جب نظر کے جوت سیں دل آرسی خانہ ہوا

مجنوں صفت رسوا ہوئے جو عشق میں لیلائی کے / آ نیک و بد آزاد ہی کر خوار و دیوانہ ہوا

کیوں کر نہ ماری سر اوپر فرہاد تیشہ رنگ سوں / شیرین خسرو کی کتھا کوچے میں افسانہ ہوا

از شوق ساقی نے دیا جس کوں شراب معرفت — یہ مست وہ کہ ہشیار ہر گز رند و مستانہ ہوا

جا زاہداں کوں دو خبر مسجد کے در پر جھوڑ کے — تسبیح و خرقہ بیچ کر اب خادم میخانہ ہوا

دل جب سوں زلف و خال کا آشفتہ و شیدا ہوا — گر گر جنوں زنجیر کا رسنے دیوانہ پیدا ہوا

یوسف زلیخا کا نہ تھا نام و نشاں اس خلق میں — میرا او موہن لعل کا تب عشق میں رسوا ہوا

مجنوں صفت آزاد ہی نیک و بدی سن خلق کے — جو عشق میں لیلاں کے ہر در بدر رسوا ہوا

پہنچا نکو بے منزلی و منزل مقصود کوں — جو عشق کے رہ میں قدم کے سر ہو اگے پا ہوا

سر پر کلہ رکھ فقر کے افسر کا دیکھا مرتبہ — جو بادشاہی چھوڑ کے خادم فقرا کا ہوا

پیر مغاں کے عشق میں جن بیخودی کا می پیا — گوشہ پکڑ میخانہ میں عالم سوں بے پروا ہوا

اس طریقت کے بچن سمجھا کن اس سوں صابرا — دفتر کو دھو کر زہد کا دل طالب صہبا ہوا

اس شمس رو کے نور سوں پیدا دو جگ سارا ہوا — روشن کبھو نکہت کے جوت سوں مہر و مہ و تارا ہوا

دریا میں جس دن سوں پڑا سایہ سجن کے زلف کا — ہر موج تب اس کی کہا خوش عنبر سارا ہوا

کبھو نکہت کے بدلے میں چھپا جس روز وہ ماہ رو — دل عاشقاں کا گل کیا انکھیوں میں اندھیارا ہوا

کل رات دل ذرہ ذرہ تھا سجن کا کاکل دیکھ کے — ہر تار او کاکل میں تب یک اژدہا کارا ہوا

کیوں چین پاوے رین دن [illegible] — ہر چند [illegible] دکھیارا ہوا

وہ گلبدن جب [illegible] ملا [illegible] — جوں لالہ غم کا داغ کھا دل جل کے انگارا ہوا

مجنون ہوا وہ عشق مین مرشد بنا جن یک کہا ❊ ہر غنچہ بولے کے نمط بن بن مین مرکردان ہوا
اس زلف مین جا گہر کیا دل نے کہ جمعیت کری ❊ آشفتہ یکے ہیچ سون یون بیسر و سامان ہوا
میری نظر سون جن دکہا جلوہ سجن کے حسن کا ❊ از شوق آئینہ صفت کہ محو کہ حیران ہوا
در عشق بازان زندہ ہر نام اوس کا دیا بدر جہان ❊ جو من ہرن کے ناو پر از شوق جان قربان ہوا

جس کون کشش سون شوق طواف حرم ہوا ❊ چل سر سون بات کہات مین ثابت قدم ہوا
پہچانا جس نے بادہ کشان کے امام کون ❊ جام جہان کے حقیقت سون جم ہوا
سرو روان کا دیکہ چمن مین خرام ناز ❊ خجلت سون قد نہال و صنوبر کا خم ہوا
مصحف جمال جس نے بہرا خط و خال سون ❊ اس کے نظر مین نقش جواہر رقم ہوا
تصویر کہینچ چاند سے مکہڑے کے دل اوپر ❊ مانی نظر مین خلق کے روشن قلم ہوا
کل رات ہر نفس کہ بہرا دل نے بیوجہ ❊ انکہیون مین نیش و کام و دہان بیچ سم ہوا
صابر ہوا ہے دولت باقی سون کامیاب ❊ آزاد جو جہان مین رجاد و حشم ہوا

جب ان وو کلبدن باغ مین ہان ہوا ❊ غنچہ و گل کا زشوق چاک گریبان ہوا
بادہ سون بہر سا قیا گشتے مستی لے آو ❊ جوش مین گلزار دیکہ نے کا طوفان ہوا
چاند سے مکہ کے زکات مجہ کو نذر سن ان ❊ حسن کی نگری مین نون سرو خوبان ہوا
زلف کے لٹ کا خیال جس کے نظر مین سما ❊ ال کے گرفتاری سون حال پریشان ہوا

عشق میں آکے برا بلبل و گل کے مکھ سوں | جب سوں توں غنچۂ دہان باغ میں مہمان ہوا
چاند سا مکھڑا او کہا جس نے تیرا بھر نظر | آئینہ ساں شوق سوں دل والہ و حیران ہوا
تجھ لب یاقوت کے شرم سوں لعل یمن | غوطہ بخونابہ کہا سنگ میں پنہان ہوا
میری انجھوں کے گہر شوخ کے کانوں نیں دیکھ | در عدن کا بہا شہر میں ارزان ہوا
فقر کی دولت نصیب جس کے ہوئی صابر | ملک قناعت میں وہ حاکم دوران ہوا

بہ

لالہ ساں دل ز شوق داغ ہوا | سیر کوں مردماں کے باغ ہوا
کب صبا آئی زلف مشکیں سوں | کہ معطر دل و دماغ ہوا
جلوہ گر عشق دیدہ و دل میں | آئینہ خانہ کا چراغ ہوا
تن کے اغیار کے بجن موہن | باکب زاں سوں بیدماغ ہوا
جس نے پو بادۂ مغاں صابر | مست از نشۂ فراغ ہوا

ہو

دل میرا اسا حب کمال ہوا | عاشق حسن لایزال ہوا
گلبدن کے قبا سنہری دیکھ | آئینہ سرخ و زرد و لال ہوا
کیوں نہ دی بوسہ نقش پا او پر | سایہ ساں جو سجن کے نال ہوا
زلف کے لٹ سوں جب سوں باندھا دل | گلمیں آشفتہ کے کا جال ہوا
جس چمن میں چلا وو سرو رواں | تازہ تر گل و نہال ہوا

ارسی کے پردے سوں جو باہر نہ آوی رات دن
کیا خبر اس کوں کہ حال عشق بازا ہجر میں ہوا

ہجر کی شب ماہیت اندا بکہ دل کا چیتنہ ساز
ہر طرف مجہ اشک کا نالا ہوا جیحون ہوا

رنگ زرد عاشقاں کا جن کیا نسبا زعفران
عشق کی حکمت میں ود لقمان و افلاطوں ہوا

ہو

جس دن سوں نام دوست کا خاطر نشیں ہوا
جان کا قرار و نقش دل کا نگیں ہوا

گل چہرہ کان کے حسن کا نظارہ دیکھ دیکھ
آئینہ میری شوق سوں خلد بریں ہوا

لائے صبا جو سنبل عنبر رنگ کے شمیم
دل کا مشام تر زخم مشک چیں ہوا

دہو یا نظر سے صفحہ دل سوں خیال غم
جس دن سوں کشف عشق میں عین الیقیں ہوا

آئینہ کیوں نہ پاوی تجلا سوں روشنی
روشن جو اس کے مکھ سوں زمان و زمیں ہوا

میٹھی بچن سجن کے ملیا سوں کے صابرا
میرا خیال شعر سوں پر انگبیں ہوا

ہو

دیکھ کہو نکہت کے جھلک خورشید نورانی ہوا
چاند چندر مکھ اوپر از شوق قربانی ہوا

حسن آتشناک کے سرخی سوں ڈہل ڈہل بہ زر
چہ ذقن سا کہیں میں یا قوت رمانی ہوا

سن کے تجہ لعل مسیحا کی صفت کنز نرم سوں
سنگ کے دلمیں نہان لعل بدخشانی ہوا

حسن شاہ تاب کا کب دل تجلا جہل سکے
ارسی کا جس کے پرتو سوں جگ نورانی ہوا

دیکھتا ہوں من کے درپن میں شعر کا
چشم حیرت سوں کہ مو بن مونس جانی ہوا

فقر کے دولت سنے جس نے بر کبد دل تا نظر
بوریا تخت و کلا ہش تاج سلطانی ہوا

سنہ ہرن نہ اطر مجھی ... ماہی نیز در
شون سون زان اشک میرا در پیشانی ہوا
خاتم دل پر لکھا جن اسم اعظم دوست کا
کشف اس کوں نسا پرا سر سلیمانی ہوا

وہ آفتاب طلعت جن بی نقاب ہوگا
آئینہ یک جھلک سوں از شوق آب ہوگا
جس وقت وہ چھبیلا باندھے گا تیغ ابرو
بانکی نین کے ہاتھوں عالم خراب ہوگا
عمر دوبارہ عاشق پاویں گے جب مسیحا
لعل لبش کہ از خط صاحب کتاب ہوگا
کاکل کا نا پکہ مت کر شگفتہ چاند مکھ پر
دل عاشقان کا ذرمن در پیچ و تاب ہوگا
تجھ زلف عنبریں کے سن سن خبر صبا سوں
نافہ میں از خجالت خون مشکناب ہوگا
غیر یا نین سوں رخ روئے حاصل ہو دیکھنے کوں
جوں پان تجھ لبان سوں جو کامیاب ہوگا
تجھ چین مکھ سوں ہنس جس دن کیو کا کھو
حیران تیرے درس کا ہر شیخ و شاب ہوگا
مت بر طرف نظر کر تک مہر سوں وفا سوں
جور و جفا کا ورنہ فردا حساب ہوگا

جو عشق میں سجن کے صاحب کمال ہوگا
در سن کے شوق در بن ہر بال بال ہوگا
جو ابرو نے ہلالی دیکھی کا ہر شب
ہر دل اسے مبارک اور ماہ وصال ہوگا
جس بزم میں چنبہ مکھ کیوں جلکا
کیا شمع کیا پتنگا محو جمال ہوگا
جس باغ میں چلی کا وہ سرو قد لٹک سوں
کیا سرو کیا صنوبر قربان چال ہوگا
جو زلف کے لٹاں سوں باندھیگا دل
دیوانہ کلنک سوں زار آشفتہ حال ہوگا

دانہ ہو ڈہلے کا انجھو [illegible] ہر — تن موتی کے خاطر موتی کے مال ہو گا
جو زندہ کرے گری کا نہ روکے نال صابر — ہر سانس اس کے منہ میں آبِ زلال ہو گا

بہو

تجہ زلف کے بہجے کوں پکڑ کوں سکیگا — اس زہر بہری لٹ کوں چکہ کوں سکیگا
ابرو کی کمان کہنچ جو توں کہولے کا کہو نکہت — پلکان کے خدنگ آ کے تہہر کوں سکیگا
ہیں کاتب قدرت خط یاقوت کے حیران — تفسیر تیری حسن کے پہر کوں سکیگا
تجہ چہرے کے رنگ دیکہ کلی شرم سوں بانکے — اس طرہ کے پیچ دیکہ اکڑ کوں سکیگا
ہے فتنہ گری کام تیری شوخ نگہ کا — غمزے کے مقابل ہو جہگڑ کوں سکیگا
ہر موج ہے تجہ عشق کے دریا کے خونخوار — غیر از کشش شوق کے تر کوں سکیگا
تا عمر ہے تجہ ذر کے بکہاری ہو رہیں گے — اغیار سوں ہر بات میں اکڑ کوں سکیگا
توں سرو خراماں ہے نزاکت کے چمن کا — تعریف تیری چال کے کر کوں سکیگا
صابر ہے تیری عشق میں مشہور و گرنہ — تجہ نینہ میں دم عشق کا بہر کوں سکیگا

ہو

درپن ہو جس نے دیکھا دلدار کا تماشا — ہے نقش اسکے دل پر دیدار کا تماشا
کیوں عاشقاں نہ پہریں دربار گلرخاں کا — کب چہوڑیں عندلیباں گلزار کا تماشا
پایل تیری کے نوبت کبک دری سوں سنیے — جن دیکھا ہر لٹک میں رفتار کا تماشا
ہو کے طبیب مردم انکہیوں میں آ کے گہر کر — تا دل نشین ہو دیکہ بیمار کا تماشا

دل بیچ و تاب کہا کہا ہوتا ہے محو و تیرا
زلفاں مین دیکھ بلبل رخ رکا تماشا

کر کر بنا عمارت دل عمر کے گنوا ئے
کوئے قبر بہول دیکھی معمار کا تماشا

شیرین بچن کون دل دی فرہاد دوانہ سار
اب شوق ہے کہ دیکھین کہسار کا تماشا

تیری کہو نکہت مین دیکھی جو نور کا تماشا
خواہش کری نہ ہرگز وہ حور کا تماشا

کر دیکہنا تجلا بردر مین چاند مکہ کا
موسے کون بہول جاتا اس طور کا تماشا

ہر بال بال تن پر اس کا برقص آوے
سرمست ہو جو دیکھی منصور کا تماشا

میخانہ کے در اوپر کرتا ہی سجدہ کر کر
بہاتا ہی میکشاں کون مخمور کا تماشا

والشمس کا تجلا واللیل بیچ دیکھن
گر چاند مکہ دکہاوی دیجور کا تماشا

بیشک کہ رقص کر کر بخشے مسیح خرقہ
دکہلاوی گر مغنیہ تنبور کا تماشا

ترسم کہ ضعف ہووے دیکھ سو طبیب صابر
ہجراں مین دیکھ دیکھ رنجور کا تماشا

ہو

اب ہر مجھ نظر مین آ کہ جب تن من ہرن میرا
ہوا ہی شوق سوں آئینہ حیرت نین میرا

ا ئے نقش قدم سوں نونہال تازہ گلشن مین
خراماں ناز سوں ہووے اگر سرو چمن میرا

محبت [illegible] کر لالہ کے جگر کا داغ متجاد
لگاوی ناز کا مرہم اگر غنچہ دہن میرا

[illegible] ہووے نوجوان عشق ہند مین
ہے نکہت گر کہول نہ دیوے در بس بعض بدن

[illegible] اور [illegible] کر آرزی مرد
کفن منہ چاک کر نکلے ند بوسے کو من میرا

غزل

کلاں کے نازکے پوشاک تن پر چاک ہو جاوے
نگاہ گرم سوں دیکھی اگر گلپیرہن میرا

زبس لالہ رخاں کے عشق کا مجہ دل کوں غم ہے ہر کا
ہزاری باغ داغستاں ہوا ہے تن بدن میرا

مزہ آوے شکر پاروں کا اس کوں شعر میں صابر
جو سمجھے میٹھے مضموں رنگ داں شیریں بچن میرا

ہو

ہے عشق سوں شگفتہ مجہ دل میں داغ میرا
جوں لالہ ہے نظر میں روشن چراغ میرا

کاکل کے لٹ میں جب سوں دل نے کیا بسیرا
ہے مشک چین سوں خوشبو ہر دن دماغ میرا

نظارہ گلرخاں کا پل پل میں دیکھتا ہوں
آئینہ خانہ دل کا ہے سیر و باغ میرا

شہلا نین کے دہن میں کیوں محو دل نہ ہووے
پر ہے ز نرگستاں سب باغ و راغ میرا

ہجراں کے درد و غم سوں ہو نہ بسکہ ضعف صابر
چشم ہما نپاوے ہرگز سراغ میرا

ہو

مہکہ تیرا کعبہ و حرم دستا
تل حجر اسود ہے صنم دستا

تجہ ہلال ابرواں کوں دیکہ ز شوق
ماہ نو نقش باز کمہ دستا

باغ میں تجہ لٹک کے چال آ کے
قد شمشاد و سرو خم دستا

دیکھنا من ہرن کے درسن کا
عیش کے زندگی کا دم دستا

سبز تحریر مصحف رخسار
خط یاقوت کا رقم دستا

گل خورشید کے شگوفہ پر
پیچ سنبل کا محترم دستا

مہکہ دکھاوے ہے چاند سا جوتن
ارسے بر تیرا کرم دستا

کیا کہوں حال اپنے صابر  تجہ بن دل اسیر غم دستا

دل خستہ میں صبح شام دستا  ہر کار میں بامراد دستا

کیو نکہت کے جہلک میں خال مبکہ  خورشید کا خانہ زاد دستا

تجہ میٹہی بچن میں ای شکر لب  از قند و شکر سواد دستا

اغیار سوں عاشقاں کا نت دن  ہم جہگڑ و ہم فساد دستا

سالک کے نظر تے ملک فانی  سرمایۂ گرد باد دستا

دو دن کے بہار زندگی میں  در بلبل و گل جہاد دستا

مینوش کا در جناب ساقی  صد شکر کہ اعتقاد دستا

صابر ہی تیری وفا سوں خورسند  ہر چند جفا زیاد دستا

تیرا بہکہ کعبہ ابرو قبلہ تل اسود حجر دستا  لب رخسار تجے بربن صفا مروہ کا در دستا

نگہ تیری اگر یو تجہ کیمیا خالص  وجود قلب تجہ دل کا تار رحمت سوں زر دستا

کرشمہ سوں [illegible] غمزہ د سحر و غشوہ جادو  مدار ان میں تیری فتنہ و توبہ کا گہر دستا

مشکہ [illegible] کا [illegible] گہر  تماشہ دیکہ در چمن میں گرد عقرب قمر دستا

تیری انکہیاں [illegible] بچن تیری  کہ ہر میٹہی تجہ کا بیان شیر و شکر دستا

[illegible] نہاں کا بی سدہ  [illegible] نازک میاں میں ہیچ کیا کجا کے کر دستا

محبت کے تجلاں سوں روشن ہے دل سارا
نین میں جلوہ ہر ذرہ خورشید نظر دستا

ہو

چندر مکھ کے تجلاں سوں مجہ نور خدا دستا
سجن کا حسن روز افزوں بچشم حق نما دستا

تیری زلفاں کے لٹاں آشفتہ جوں ہوتے ہیں مکھ گرد
تجہی ہر جلوہ میں واللیل و والشمس الضحیٰ دستا

ترا مکھ دیکھ ہوں کعبہ مجہ کوں یاد آتا ہے
کہ محراب بھنواں میں تیری مروہ صفا دستا

کہاں آرام آوے دل کوں سینے میں کہ ہر ساعت
پریشانی کا تجہ کاکل کی ... اژدہا دستا

... میں یکشتی جو آئی ہے تلاطم میں
برہ کے بحر ... ہر موج نالہ ناخدا دستا

سناں آ کر سر مارا ہے دل لوہو رو رو
انہ تھا اس وقت پر کوئی خلافت ... کربلا دستا

قیامت ہوئے برپا کربلا میں آہ و زاری سوں
لوہو میں ہر شہیداں کوں جو جیوں ... خدا دستا

طبیباں کا کہاں محتاج ہوئے دل میرا صابر
کہ مجہ کوں سب درد انکھیوں کے دواخانہ شفا دستا

ہو

نام خدا چندر مکھ ممتاز ہے سراپا
خوبی میں حسن و خط سوں اعجاز ہے سراپا

کب ایسے تیرے کہر میں شوخی سوں ٹہرتا ہے
چنچل و چھبیلا اور ناز ہے سراپا

تجہ لب کا مسیحا کیوں معتقد نہووے
جاں بخش حرف تیرا اعجاز ہے سراپا

تجہ چشم کے نگہ سوں دل کیوں نہووے نخچیر
ہر ناز و ہر کرشمہ انداز ہے سراپا

ہر بال بال تن پر کیوں رقص میں نہ آوے
خوش نغمہ مطرباں کا آواز ہے سراپا

آشفتہ دیکھ کاکل دل پیچ کھاتا ہے
کیوں کہ نہ ... سجن کے ہمراز ہے سراپا

ہجران کے بدکیے ہیں تنہا نہیں ہوں صابر　　شوق وصال سرود مساز ہی سراپا

کیا کہوں دل کوں کہ تجھ زلف پریشاں نہیں　　سر و ساماں کوں لہ تجا بے سر و ساماں نہیں

ذرۂ عشق نے کر دل کوں تجلا سوں نہال　　گل خورشید ہوا دیدۂ حیراں نہیں

بلبلاں کے نظر بد سوں اگر چاہی اماں　　بوی گل ہو کے میری دل کے گلستاں نہیں

ارسے دیکھ کر تجھ زلف کا شید انے ہو　　مہ و خورشید ہنسا لتک شبستاں نہیں

کیوں نہ دیں خلق مہ نو کوں زخوبی عزت　　کہ چھپا شق ہو قمر تیری گریباں نہیں

تجھ لب لعل رتن ڈھل ڈھل کے عرق نام خدا　　در و یاقوت تہ اچاد زخنداں نہیں

تجھ بنا غم نے عجب دھوم مچایا ہے ساقی　　شیشہ و جام کوں لے مجلس رنداں نہیں

صحبت رنداں سوں نکر کبر ہیں بلا کے زاہد　　جنگ کر کھوں جو میخانہ کے میداں نہیں

شوق کر ہے کہ ہووی سر مغاں کا محرم　　بوج ساقی کے جرن زمرۂ مستاں نہیں

کب نلک مدرسہ میں کوشہ نشیں رہوی گا　　مل کے رنداں سوں کبھی بادہ پرستاں نہیں

اج ہی ہار جو اہر کا سجن کوں خواہش　　ای انجھوں لعل ہو مجھ چشم دراف نہیں

درس ہے شوق رتن سوں مشتاق کھری منتظر　　تک کبت جھو کہو نکہت کھول پراحا نہیں

ملک دل زیر و زبر زلف نے کر جبن نو خطا　　خبر فتح سنا تے ہی تیری کا نہیں

ای مغنی تیری سارنگ سوں ہو آج اداس　　بو سلے ساز سوں داود کے الحاں نہیں

رقص کا دیکھ تماشا شب جو دس کوں کر یاد　　خوش کناری جو لگا شوخ کے داماں نہیں

صبا بر اطرح کیا ہون زخوشی دیوان نو | شعر برجستہ اکہی کہو دیوانگین آ

کس نے کہا کہ ناز سے کہر اے چمن مین آ | مانند بوی گل میری دل کے سمن مین آ
مارا ہی لاف شمع کہر تک کو نکہت کو نہ کہول | ای جانہ مہکہ زنا زو ادا انجمن مین آ
تا زندہ ہو ہو تیرا او پر جان کرین نثار | جون مایہ حیات شہیدان کے تن مین آ
بو نہی بہشت تجہ مین ہے ای خاک کربلا | دل کا مشام کر کے معطر کفن مین آ
تا کے رہے گا زلف مین آشفتہ و اسیر | ای دل وطن کے یاد کہیر کر کے تن مین آ
ہی خضر معتقد تیری معجز کلام کا | جان بخش لعل سون جو مسیحا سخن مین آ
کر شوق ہے کہ سیر کرے دل کا لالہ زار | جون داغ مردمان کے نظر سون نین مین آ
آزادہ ہے نہ خوب سمی قمری صفت ز شوق | صابر ز عشق سرو روانے رسن مین آ

٧٦

جب سون لب ہر بل تیری زلف شکن مین جا | کہر ور بسر کیا ہی قدیم وطن مین جا
سن آب و رنگ تجہ لب یاقوت کا ز شرم | در چشم سنگ لعل ہوا خون یمن مین جا
تیری کہو نکہت مین دیکہ جہلک آفتاب کے | چہپتا ہی ماہتاب بدل مین گگن مین جا
ہر ماہ نو ہلال ہو نکلے ہی در فلک | جس دن سون شق ہوا ہی قمر پیرہن مین جا
رس تیمی لے لے پہول پہول کا بس کنول کے سنگ | بہنورا ہو دیکھتا ہون تماشا چمن مین جا
لذت ہی بسکہ جام [illegible] دست کے شوق سون | کرتی ہی رقص روح شہیدان کفن مین جا

سنا ہے سنا ہوں تاقیہ سنبل بند سوں     تجھ زلف نے باد ہوم بر زیب دکھن ہے

•

اے مینڈ بہار چنچل سنگار بناتے جا     کہو نکہت کے جھلک تجھ چند کوں جھپاتے جا

درسن کے بکھاری ہیں دل وال امتوں کوں     اس حسن کے دو کان سوں کچھ دھرم کماتے جا

نوبت ستی خوباں کے لازم ہے کہ جھنکارے     اس راہ سوں کر ادی بادل کوں بجاتے جا

جب تک نہ ہیں تجھ کوں پلکاں نہیں لگیں کے     انکھیاں تیں جو نور اکے پتلی کوں مناتے جا

ہر زلف کے لٹ میں ہے آشفتہ دلاں کے گھر     مشاطہ کے ہاتھوں سیں مت پیچ گندھاتے جا

پلکاں کے سنانوں سیں کرتا ہے جگر زخمی     اس غمزۂ جادو کوں انصاف سکھاتے جا

تصویر صفت انکھیاں ہیں محو تیری راہ میں     تک جلوہ گری کر کر دیدار دکھاتے جا

انجھواں کے میرے موتی خوش قیمت و یکتا ہیں     نو تار کے کر مالا چھاتی کوں لگاتے جا

سنا ہے خبر لینا اے شوخ بھلا ہیکا     گردن کوں حجاب اوپر ہر رات کوں آتے جا

•

کہو نکہت کوں آیات مصحف رخسار دکہا جا     خوش نو خط آیات کی تفسیر بتا جا

تجھ راہ میں تصویر صفت محو نظر ہے     جمن نور نظر حسن کے جھلکار دکہا جا

دشمن ہے پتنگ کوں کیا زلفے بتیاں     مت مجھی کجھ سانپ کے کاٹنے سکھا جا

[illegible] جھی انکھیاں کے رخصت [illegible]     ہر رات کوں سپنے میں میری انکھیاں میں آ جا

[illegible] کی تجلا سوں ہی خالے     جلوہ [illegible] سوں جا

جب تک تہ ملوی مجھ کوں درس دان بجا اوے    گر ناز سوں سو بار بہی منع کرے کہ جا جا

ہی ملک فنا بیچ غنیمت دم باقی    توفیق اگر یار ہووے دہر م کھا جا

حاتم نہ رہا جم نہ رہا نیک رہا نام    دو دن کے کمائے ہیں کچھو نام رکہا جا

گر آوے گدایان طرف ای خسرو خوبان    کہو نکہت کے نقد سوں کبہی خیر دلا جا

تجہ درس بنا ڈہونڈہی صبا بیکہ نظر ہیں    تک اپنے چرن کا دیکے یو خاک لگا جا

نظارہ کر کے رخ گلعذار ناز و ادا    ہوا ہی شوق سوں در پی بہار ناز و ادا

نہال داغ محبت کوں پرورش کر کر    بخون دل ہی نظر لالہ زار ناز و ادا

لٹک سوں سرو رواں کے نہال گلشن کر    کہ گل ہی سرو ہی امیدوار ناز و ادا

نگاہ و غمزہ کے شوخی سوں دل کوں وحشی کر    کری ہی زلف سوں موہن شکار ناز و ادا

کرشمہ شیشہ و میخانہ چشم و گردش جام    تک ہی ساقی دل زندہ دار ناز و ادا

کہو نکہت میں دیا نہ خط و خال کے صفحے کوں    لکہا ہوں دل کے اوپر یادگار ناز و ادا

بنک نظر ہی چو آئینہ صاف اخور سند    کہ چاند مکہ کوں دکہاوی نگار ناز و ادا

قتل کر کر کے دلربا کے ادا    جیو بخشے ہی خوش ادا کے ادا

شوخی و ناز و جہنجلاہٹ میں    فتنہ ہی من ہرن ہیا کے ادا

غرق حیرت ہے چشم آئینہ    دیکہہ دلدار باحیا کے ادا

خوب رویان سے عقل ہے حیران | سن کے اس شوخ بے وفا کے ادا
درد سے لاعلاج ہی صابر | دلبر صندلی قبا کے ادا

کیا قیامت ہی چین جبین کے ادا | آفت جان ہے نازنین کے ادا
من کا کرتے شکار جیون شاہین | نگہ شوخ شرم گین کے ادا
دل کوں لیتی ہے سانپ ہو بہو | ہر گھری زلف مشکچین کے ادا
دل مشبک کری ہی پلکان سین | غمزۂ شوخ دل نشین کے ادا
دل کوں گرتے ہی برہمن صابر | ناز گر کر بتان چین کے ادا

جس نے دیکھی ہی من ہرن کے ادا | مجھ جون آرسے ہی سر تا پا
جلوہ کر دیکھ چاند مکھ کے جھلک | شمع فانوس مین ہے چھپی سے جا
لعل تجھ لعل لب کے سرخی سوں | غرق در خون دل ہی صبح و مسا
سرخ رو ہے سوں مکھ دکھاوی ہے | بوسہ تجھ پگ کوں دل ار رنگ حنا
اپنے خانۂ دل کا روشن کر | آئے مجھ چشم مین جو نور خدا
شرم سوں گل ہوئے ہین گل گلاب | دیکھ گلشن مین تیری سرخ قبا
تجھ او حسن دل سر باب ہے | ناز حسن و دنا سوں نام خدا
دل کو سنو نے کے تاب نہین | زلف مت دی بدست باد صبا

دل ہی مشتاق جرعہ سیدی ۔ از مئے عشق میفروشش ۔
صبا براپوچ باب میخانہ ۔ آج سرشار و مست ہوں بخدا

ہو

عشق نے مجھ کون عطا کر رنگ تاثیر طلا ۔ قلب میرا زر کیا از شوق اکسیر طلا
رعد و آتش جمع کر کر روح کر قایم بنار ۔ کشف ہووے تا تجھی اسرار تقریر طلا
درد سر بن کیمیا مین اس کون کچھ حاصل نہین ۔ جو ہووے استاد ہیر ان زتدبیر طلا
حرص کر سونے کا کھویے عمر بابا کے کیس ۔ خواجہ ہی از شوق دل در بند زنجیر طلا
جو بنائے ست گیے جگمین دو بوتیے کے ہوس ۔ ہی دو رتبہ ان کے دل پر نقش تصویر طلا
خاک سے ان کے نگاہ مہر سون اکسیر زر ۔ اسم اعظم ورد ہی جن کو نسخہ تسخیر طلا
زرفشاں نے دیکھ موہن کے قبائے بوتہ دار ۔ رچ رہا ہی ارسے کے من مین تحریر طلا
سر شہیدان نے رکھا اس کے قدم پر شوق سون ۔ تا تہہ مین لیکر جو آیا شوخ شمشیر طلا
زعفرانی دیکھ مکھ پر عاشقاں کے رنگ عشق ۔ بوالہوس ہیکا زفکر خام تخمیر طلا
طالب دنیا کون جز حسرت نہین حاصل زر ۔ کیا ہوا مورت کے کلہین ہے کلسو گر طلا
عاشق مولا کون صابر شیفتہ کب کر سکے ۔ کیا طلا کی کیمیا کیا مرشد و پیر طلا

جب سین ہوا ہوں دلبر خمار سوں جدا ۔ دل ہے زجان و جان ہے تن زار سوں جدا
کیوں نالہ سوں جگر نکری جاک غنچہ لب ۔ وقت شگفتہ نہ ہی گل و گلزار سوں جدا

آشفتہ ہے نسیم و بہاری ہی چمن چمن — ست یہ ہوئے ہے سنبل تار تار سوں جدا

ڈھل ڈھل ہے سرشک کیوں نہ ہوویں غمزے سوں جگر — ہوتا ہی ج چشمہ ابر بہار سوں جدا

نرلتا ہی ہر کلی میں نکولا ہو رت وں — جو ہی نکار ہے درود ربار سوں جدا

اس کے نظر میں نیت ہو لگتے ہی چاند — جو دس کے شب جو ہی سہ رخ رسوں جدا

غم کے اگن سوں داغ ہی ہر رات جوں پتنگ — جو مثل منہ ہی شمع رخ یار سوں جدا

صابر کبھی نظر نکروں مہد و مہ اور — کر بار ہو وی دیدہ دیدار سوں جدا

ہوا ہوں جب سوں ازاں ماہ دل پسند جدا — ہکہ ہی داغ جدا غم ہی جان سپند جدا

پڑی ہیں بکہ جدائی سوں در جگر پہ داغ — جو نے بنال جدا دل پہ بند بند جدا

خبر سنا او بنا صبح کہ میہرستان کا — کر وہی سبحہ جدا میکدے میں پند جدا

بچن ز شہد و شکر سی کی اس کے شیریں تر — کلی نبات جدا شرم سیتی قند جدا

چرا نہ سیدہ ہو مرا دل کہ سبز خط ادیر — کھلا ہی زلف کا بہر اتہہ کمند جدا

نجی و باغ میں ای نونہال قمری کے — نظر لگی ہے جدا سرو کے گزند جدا

لٹن ان دو زلف کے بھکہ پر چہر لگی در پن دیکھ — لکھتا میں زہرہ جدا جلوہ ہر چند جدا

تجھی فروغ صابر کا اگے دیکھ تو جیہ — کہ مینوا ہی جدا تیرا درد مند جدا

تیری مکھ ابر نقاب سرخ ہر نو بند — اکے تیری چاند کی دانت مثل پون

نازنیں تجہ چشم کے سیکہے ہیں وحشی نژاد
غمزے کوں لازم ہوا شوخ و چنچل بولنا

پہنچی انجمن تیری سن خشک دیے نیشکر
مصری و قند و شکر بہول غسل بولنا

غنچۂ صفت نا بکی ہنس کر رہی کا خموش
اج اگر ہی حجاب مجہ سوں توں گل بولنا

توں ہی بہار نظر چشم کے گلشن میں آ
خوار ہوا اغیار سوں خوش نہیں گل بولنا

عشق کے پرتو پری جب سوں دل و چشم میں
نور نے روشن کیا دل کا کنول بولنا

مطرب خوشخواں سخن کہہ ساز حسینی میں آج
صابر سرمست کے تازہ غزل بولنا

---

گلرخاں کی خو ہی ہنس کے ناز کرنا
ہی ریت عاشقاں کی جاں نیاز کرنا

کرتی ہی تازہ دل کوں خوش عشق کے نواکوں
واجب ہی وقت گل ہا بلبل سیں ساز کرنا

فتنہ کا پہول سر پر رکہہ کر نکلے ہیں زن نے
فتنہ گری کا سیکہا دروازہ باز کرنا

جس انجمن میں ہووے رو شمع عاشقاں کوں
لازم ہی جیوں پتنگا دل کا گداز [illegible]

نام خدا کمر تک کاکل کے چہوڑ لٹ کوں
لے یاد سلسلے سوں عمر دراز کرنا

شاہیں نگہ سوں دل کا کر بچ رہی کبوتر
شوخی کے دہج سیکہا ہے غمزہ کوں باز کرنا

کبو نکہت تلے چہپا کے محراب ابرواں کے
عاشق کا مت قضا کر وقت نماز کرنا

میخانہ کے در او پر بیخود پڑا ہی صابر
پیمانہ دی دے ساقی دل سر فراز کرنا

---

توں ملک دلبری میں ہے رشک ناز گویا
عاشق تیری گدا ہیں ہم جاں نیاز گویا

تک دیکھ ارسی مین اشفتہ جانہ مکھ پر — ہی شمع کے نشانی زلف دراز گویا
تجہ ہاتہہ کیون نہ دیوین من بے بہا اپس کا — توں عاشقان کے خاطر ہر دلنواز گویا
مہ طلعتان کے صف مین جہاجی ہی تجہ کون خوبی — توں شاہ کے کرم سون ہی سرفراز گویا
مطرب کا آج نغمہ کرتا ہی مست دل کون — لبریز ہی ز نشہ ہر تار ساز گویا
محراب ابروانمین دل باندہتا ہی نیت — ایا ہی عارفان کا وقت نماز گویا
اس سنگدل نے نرمی پکڑا ہی نالہ سن — مجہ آہ نے کیا ہی اہن گداز گویا
کاکل کون دیکہ صابر دل بیچ کہاوتا ہے — موہن کے کان مین کچہ ہی ہر راز گویا

ہو

پہر زلف کے لٹ سون دل ناشاد نہ لیا — کیا صید ہوا جما کے وطن یاد نہ آیا
کب رام ہووی اس کے فسون سون دل شیرین — جو عشق کے دہندے مین چو فرہاد نہ آیا
تسخیر میری دل کے کرا ز غمزہ جادو — وہ سامری وقت کا استاد نہ آیا
مجنون ہوا دل شوق سون در حلقہ طفلان — کیا فایدہ وہ طفل پریزاد نہ آیا
مشتاق کہری جان بکف از شوق شہادت — پر قتل کمر باندہ وہ جلاد نہ آیا
اس شوخ کی دلمین نکیا آہ نی تاثیر — یا سن کے میرا نالہ و فریاد نہ آیا
کب سیر گلستان سون کہلی دل مرا صابر — تجہ نال کہ زیب گل و شمشاد نہ آیا

گلزار مین پہولن کے مجہی باس نہ ابا — وہ غنچہ دہان ہنکی جو مجہ باس نہ ابا

پلکاں نہ لگیں رات کوں تا صبح نین کے
دی وعدہ درس جو میری اس نہ آیا

دل زلف کے پیچ میں یہ جا کے وطن کر
کیا زہر بھری ڈنک سوں وسواس نہ آیا

عناب لب و سیب ذقن داکھ کوں دوا دو
گر تخم بنفشہ و انناس نہ آیا

دل سنبل و ریحان کے بہا میں دیا صبا
سوداگری عشق کا اجناس نہ آیا

۹۶

گلزار میں سمن بر و میرا نظر نہ آیا
کھو سوں وو زیب گلشن شمار کہ بر نہ آیا

ہی نور چشم عاشق دیدار مہ رخاں کا
وہ چاند ہے کہ کبھو نکہت سوں چودس میں پہ دونہ آیا

جس عشق سوں ہی دل خون اور داغ دیدہ تر
پھر دیکھنی ہزارہ وہ سیم بر نہ آیا

ظالم نگہ کے پلکاں ناوک سوں تیز تر ہیں
دل عاشقاں کا اگر غمزوں سیں بر نہ آیا

جو میکدہ کے در پہ گرتا ہی بادہ نوشی
وہ مست و بیخبر ہی اس کا خبر نہ آیا

جو عشق کے گذر میں ثابت قدم نہ ہوا
منزل تلک سلامت از بحر و بر نہ آیا

درس کے شوق بر لب جاں ہو گیا ہوں آ
جان رش چلے دیکھ مجھ مراد بر نہ آیا

آشفتہ کاں کے صف میں جن دل لگا نہ ...
جو زلف کے پھندے میں سبھد بھد بسر آیا

۹۷

دل موہ کے پھر تو چھپ نہ دلدار نہ آیا
گر عہد و وفا شوخ جفا کار نہ آیا

جوں آئینہ مشتاق رہا جیو درس کا
گذری دن و وہ دولت بیدار نہ آیا

تھیں صبح تلک محو جو صورت میں ...
کل رات سوں دی وعدہ دیدار نہ آیا

عاشق کا شگفتہ نہ ہوا دل ز تماشا ۔ تا غنچہ دہن سیتی گلگشت نہ آیا
کیوں تازہ ہووے سیر چمن سوں دل بلبل ۔ در جلوہ گہ اس کا گل تخت نہ آیا
کیا دست و گریباں ہوا جیوں شانہ صبا سوں ۔ اس زلف کے لٹ سوں کر دل زار نہ آیا
ولی رو خماری بصف بادہ کشاں بیچ ۔ جو میکدۂ عشق سوں سرشار نہ آیا

کہربا ہے رنگ میرا ہی بعشق دلربا ۔ دلربا کرتا ہی خوش عاشق کا رنگ کہربا
حسن و خوبی تجھ اوپر ہی ختم ای آرام جان ۔ جان کا ہی آرام توں از خوبی و ناز و ادا
چاند مکھ تیرا ہی کھو نکہت میں تجلا ہی آج ۔ آج کھو نکہت کے تجلا چاند مکھڑے سوں دکھا
وار جوں لالہ ہے تیرے دید میں از شوق نین ۔ نین ہیں تجھ درس کمیں ہر یک وہیں از شوق وا
کیمیا ہی عاشقاں کوں عشق پاک مہ رخاں ۔ مہ رخاں کا عشق ہی اکسیر و درسن کیمیا
مدعا ہی میکشاں لبریز مستی کا ہی جام ۔ جام مے پیر مغاں کے عشق سوں ہی مدعا
خوش نما مہ طلعتاں کے گلمیں ہی موتیاں کا ہار ۔ ہار ہی بزم خرد چند رکہی کمیں خوش نما
بی بہا ہی ولی بحر العلوم میں میرا سخن ۔ سخن ہر ان کا کیوں نہ ہووے حرف در بی بہا

جھلک سوں تیری ای مہر جہاں تاب ۔ ز خجلت شمع گل کا ہے ہوا آب
ہوا ہی عشق میں آئینہ رو کے ۔ میرا دل بیقراری سوں جو سیماب
میرا انکھیاں میں جب سوں ہی ترا عشق ۔ دکھے ہر ذرہ خورشید جہاں تاب

مبا سون مہر سون ہجرا نمین ادیکہ — کہ تجہ بن زہر ہے مجہ کون خور و خواب
تیرا مہک کعبہ ہے تل حجر اسود — ہو قبلہ پاس ابرو ہین چو محراب
تیری بانکی نین کے ناوک ا کے — نشان رکہتے ہین دل از شوق احباب
درس کے شوق جیون تصویر صابر — نظر ہے محو و دل مشتاق دریاب

ببہ

تیری مہک اوپر زلف کیا پیچ و تاب — دکہاتی ہی ہر گوشہ مین ماہتاب
ہوا جب سون دل روشن از نور عشق — نظر آئے ہر ذرہ ہی آفتاب
دکہاوی کہو نکہت کہول کر جا مہک — ہووے گا شمع خجلت سے عرق گل گلاب
زمستی تیری نین سرشار دیکہ — نہین بہولتا میکشان کون شراب
مہک اوپر دو سنبل کی لٹ چہپکی — گلستان کون خوشبو کر از مشک ناب
چہ ظالم نگہ تہی تیری رس بہری سی — کہ دل کون کیا محو بیخود خراب
کبہی بوسہ پان کے دی زکات — کہ ہووی شکر خند سون کامیاب
رہی دل مین صابر کی یہ آرزو — چندر مہک نہ دیکہا ترا بے حجاب

ـــہ

تجہ حسن کی جہلک کون نظر کر کر آفتاب — روشن کری ہے دیدہ و دل اور آفتاب
مشتاق کر نہین ہی تیرا درس کا زشوق — کیون سایہ ہو کر ہر تیری گلی پر آفتاب
دنیا مین دیکہ جوت تیری مہک کی ہر صباح — جیون موم کہا و تاپ ہی زدل پر آفتاب

چوتھے فلک میں خسرو خاور ہوا ہی جا
تیری چرن کی خاک کوں کر افسر آفتاب

جس دن تجہ چشم شوق نہیں دیکہنا سجہی
ہوتا ہی نم کی اشک اوپر اخگر آفتاب

تجہ مصحف جمال کی تفسیر بہر زنور
خوش حسن خط و خال کا ہی دفتر آفتاب

کہو نکہت اٹہا کی مہک کا تجلا
تا ذرہ وار ہووی تیرا چاکر آفتاب

تک دیکہ آرسی میں کہ تجہ مہک
جوں پارہ لرزتا ہی کہرا تہر تہر آفتاب

مہک تیرا در نقاب نہاں دیکہ جو
ہی سینہ داغ دیدہ بخون تر کر آفتاب

گر صد ہزار چشم سوں تجہ پر کری نظر
یک مو تیرا نہ دیکہی نظر بہر کر آفتاب

صابر نہ تجہ تاب کیا بار ناز شوق
تجہ حسن کی شعاع سوں ہی انور آفتاب

ج

دکہا جن چشم حیرت سوں رخ دلدار ہر جانب
چو آئینہ میسر ہی اسی دیدار ہر جانب

تبسم لعل شیریں کی زبس ہی نقش تجہ دل میں
پلک ہر سینہ مزہر کو ہکن کہسار ہر جانب

لب لعل مسیحا وش نہ دیوی کیوں شفا دیکوں
کہ اس معجز سوں پاتی ہیں دوا بیمار ہر جانب

چمن کی سیر کوں کیوں دل کری خواہش کہ ہر لحظہ
تصور نرگس شہلا کا ہی گلزار ہر جانب

رچا ہی عشق کی جذبہ سوں لیلا کی نظر اندر
اکہی خلق کی انکہیوں میں مجنوں خوار ہر جانب

تیرا انکہیوں اوپر سایہ ابرو ہوں کہ متہ کوں
زہر گردش بلاتی ہیں مستی سرشار ہر جانب

نگاہ شوخ کوں سمجہا کہ شمشیر کرشمہ سوں
کری ہی عشق بازاں کی دل اوپر وار ہر جانب

تماشا دیکہ درپن میں بہن موہن کی زیور کوں
کہ جہاجی ہی تجہی نام خدا سنگار ہر جانب

میری انکھیاں تمہاری ہیں سجن کے عشق میں صابر
کہ دیتے ہیں بنیک نظارہ دل برباد ہر ساعت

ہو

نکھاری ہے سو وہ تھوں کہو نکہت کا صبح و شام ہر ساعت
درس کا دان کر دیوں سجن انعام ہر ساعت

ہو بلبل مست دل اس حسن کے گلشن کا خوش الحان ہوں
نجانوں رہ سکتا کیوں ہر میوا گلفام ہر ساعت

نہیں ہے چاند کر عاشق چندر مکھ کے تجلا کا
چرا پوچی ہے اس کے گھر کا در اور بام ہر ساعت

میرا دل رنگ پان کے رنگ سوں تہہ ہی لہو ہوتا ہے
کہ از لعل لبش لیتا ہی شیریں کام ہر ساعت

جنہوں کے دل اسیر حلقہ زلف پریشاں ہیں
کہاں آشفتہ کے سوں ان کونہ ہی آرام ہر ساعت

ہرن جیوں چشم کے شوخی کے ہیں شکار وحشت میں
ہووے کب عاشقاں سوں رام غمزہ اس کا رام ہر ساعت

نگاہ مست پر ساقی کے دل قربان ہی مستاں کا
کہ دیوں ہیں شراب بیخودی سوں جام ہر ساعت

شکر مجہ کلک کو ہر بار سوں لبریز ہی صابر
شکر بچن کا کہ جپتا ہوں یو مٹھا نام ہر ساعت

ہو

لب ترا قند وہی بچن امروت
کیوں تبسم نہووی دل کا قوت

جا چھپا ہے ز شرم در دل سنگ
سن کے تجہ لعل کے صفت یاقوت

بہول تا عشق زہرہ خاطر سوں
دیکھ تا مکھ تیرا اگر ہاروت

محو ہے خوش ہے دیکھ حیرت سیں
دل کے درپن میں دیدہ ماروت

تیری سن سن کے کہت میتہ دشنام
کوئی کیلاس کہوی کوئی توت

تیری بانکی نگاہ سوں ڈرنے
لے حسنان اوتی ہے جنتر جبوت

دل جوش مین اتا ہی ترا رنگ حنا دیکھ
ای کاش حنا ہوتا کہ دہوتا کف پایت

از بادہ اسرار دہو وین دفتر تقوا
گر طوف کرین میکدہ کا اہل ہدایت

وہ کون سا دن ہو وی کہ ہنس بولے ودن تو
جس شوق رکہن سو دل شاد ہوی از جور و جفا

صابر ہمن تیری زلف کی سودا مین سر بجن
آشفتہ نہو کر کرون از شانہ شکایت

۔

تجہ چشم کون کیا بادہ گلفام کی حاجت
کب شیشہ لبریز کون ہی جام کی حاجت

آشفتہ دلان شوق سون ہوتی ہین گرفتار
تجہ زلف کی لٹ اگی نہین دام کی حاجت

مستان کون ہی گردش سر شار رنگہ کی
ہر وقت گزک سب کیا بادام کی حاجت

لیلا کی جو دیوانہ ہوا عشق مین اس کون
ناموس سوا ہی ننگ و کہان نام کی حاجت

غمزہ سون صنم نے کیا جس دل کون برہمن
کب عشق مین ہو وی اسی اسلام کی حاجت

ملتا ہی سجن جب تقل مشتاق کشش سون
کیا قاصد و کیا نامہ و پیغام کی حاجت

جو بن کون تجا جس نی سر بجن کی برہ مین
صابر اسے کیا جوگ مین آرام کی حاجت

ہو

ہی جس کون تیری نو گل رخسار کی حاجت
کب اس کون ہو وی گلشن و گلزار کی حاجت

تجہ زلف کی بو سین کہ معطر ہی گلستان
نی سنبل و نی نافہ تاتار کی حاجت

ہی جس کے نظر تجہ مہ رخسار سون روشن
کیون رہوی اسے شمع شب تار کی حاجت

تیری بو کہو نکہت آئی کہ ہی نور کا لٹ کا
نی چاند و نہ خورشید کی جہلکار کی حاجت

جو مست ہین ساقی کے محبت کے ہمیشہ
اب ان کون نہین بادہ سرشار کے حاجت

جو عشق کے رہ مین ہین سب روز بکولے
نے ان کون قبا کے ہی نہ دستار کے حاجت

جس دل کے گلو مین ہی پہند زلف صنم کا
کیون اس کون رہی رشتہ زنار کے حاجت

صابر مجھی اس نرگس شہلا کا تصور
کافی ہے نہین نرگس بیمار کے حاجت

ہو

میری دل کون خدا درپن بناتا کاش از قدرت
اگر کہو نکہت کے تجلا دیکہ رہتا محو در حیرت

قیامت ہی جدائی من ہرن کے حق نہ دہکلاوے
کہ ہوتا ہی جگر خون یاد کر کر وصل کے عشرت

چرا دیتا ہی شاخ اوپر بنانے آشیان اس کون
نہین ہی عشق مین بلبل کون کر در چمن کا حرمت

جنون کے فن مین مجنون عشق مین لیلا کے عاقل ہے
عبث دیوانہ کر کر مچا نے خلق مین شہرت

خدا وہ دن کری دیکہون چندر مکہ حرزجانی کا
کہ جاوی بہول خاطر سون جدائی کے غم و حسرت

مٹھائی کے رکہی کا چاشنی گب لگ تبسم مین
کبہی شیرین بچن سون لعل خندان کے چکہا مرت

شہان خوش ہین اگر ملک و سپاہ و مال سون صابر
ہمین فقر و قناعت بس ہی کافی عشق کے عزت

ہو

کچہ سکہاتا ہین نگہ کون دل اوپر کرکر چوٹ
مشق خونریزی کی کرتا ہی نازسون کہو نکہت کے اوٹ

عید قربان مجہ ہووی وہ دن کہ تجہ بک پر شوق
سر فدا کر کر اتارون بہار کا کانذ ہی سون بوٹ

تون نہین ملتا ہی ہنس ہنس آج مجہ سون اے سجن
اب ہوا معلوم مجہ کون کچہ ہی تیری من مین کہوٹ

جس نے کہائے ہی تیرا پلکان کے دل اوپر سنان
تجہ قدم پر جان فدا کر کر ہی لوٹ لوٹ

دشنام مت کہ مت شہرت کہ دل ہے بے مزہ — شیرین لبان کا ہوں طلبگار الغیاث
دل میں کھلا ہے داغ جدائی سوں لالہ زار — کیوں کر نہ ہووے ہر مژہ خونبار الغیاث
نس دن نظر ہی مجھ کو تصور ہے صابرا — جب سیں سنا ہی وعدۂ دیدار الغیاث

ہو

آشفتہ کر کے دوش او پر مشک ناب آج — کاری گھٹا سوں ڈھانپیا ہے آفتاب آج
تجھ حسن لالہ رنگ کے سرخی کی تاب سوں — ڈھل ڈھل عرق ہوا ہی رخ میں گلاب آج
کیوں مست میکشاں نہ رہیں تجھ نگہ کوں دیکھ — چوتے ہی ہر اک چشم کے خم سوں شراب آج
نک باندھ تیغ ہند پر اے ہو خشم ناک — کس کوں کرو گے قتل ز ناز و عتاب آج
توں مہ رخاں کا بادشہ ہے ہوش جینوا — دے بوسہ زکات مجھے انتخاب آج
کاکل کا بہار دیکھ تیری مو کمر اوپر — پڑتے ہیں مجھ جگر میں عجب پیچ و تاب آج
خورشید رو کے تاب سوں پھر پھر نظر نہ دیکھ — آئینہ تا نہ ہوں تجلا سوں آب آج
رکھتا ہی خط سبز سوں عیسیٰ کا معجزہ — نام خدا او شوخ ہی صاحب کتاب آج
تصویر سان درس کے تماشا سوں صابرا — آتی نہیں ہے شوق سوں مجھ انکھیاں میں خواب آج

ہو

مجھ گھر کوں سرو قد کا نہیں احتیاج آج — دل میں کیا ہوں نقش کا دشمن سراج آج
دیتے ہیں باج میر خند رکھ کوں مہ رخاں — زیبندہ دیکھ نام خدا تخت و تاج آج
مژگاں سیہ ہے غمزہ وزیر و امیر ناز — کیوں نہ کرے توں حسن کے نگر میں راج آج

تجہ درس بن نہ لاکے پلک کل نٹو ایک پل — کر آئے مہکہ دکہا دن ہو دل تیری باہج اج

رسوا اگر کری کا جنون عشق مین ہمیش — کیون کر رہی کی عاشق شیدا کی لاج اج

اس شوخ کی بچن کا کری کون اعتبار — درسن کا وعدہ دہرا جہو فرمادن اج

کیون عشق مین مغان کی نہ پیوین نٹوت میا — ہین عاشق نمین بادہ کشی کا رواج آج

کب زندہ کی سہاوں سجن کی درس بنا — انکہیون مین خواب بخشش ہی اور زہر ناج آج

مجہ درد سر کا کیون نہ کری سود دوا حکیم — بن حسن صندلی کی نہوون علاج آج

ہنس ہنس کی کیون نہ دیوین بدہاوا سہیلیان — صابر وصال کی ہی شب دل کا کاج آج

ہو

نکلا ہی شوخ ہاتہ لیے تیر و کمان آج — کیون عاشقان نثار نہ کرین جیو جان آج

ایدل ادہر نہ دیکہہ کہ بانکی نگہ نظر ناز — پلکان کی اوٹ کر کی لگاتی ہی بان آج

حیرت مین ہون مصور قدرت کی فکر سون — کہنچا ہی کیون کی ہو کمر کا میان آج

کہتا ہون پیچ و تاب کہ وہ زلف تابدار — بہرتی ہی جہوٹی بات سجن موہن کی کان آج

انکہیون مین اکہ تیرے قدم پر کرون نثار — بہر بہر موہن رے تہال کری دل مین کہان آج

آخر وطن ہی پیار و پریشان و صید ہو — تجہ زلف مین کیا میری دل نی مکان آج

مسکا کی دل لبہا کی مکرتی ہو روبرو — نام خدا ہوئی ہو جتر ادر سجان آج

دل وعدہ لیکی بوسہ کا در وعدہ کر قرار — دینی کی وقت کرتی ہو ناز بیان آج

تہاری ہین تجہ درس کے سوالی جو عاشقان — کہو نکہت اتہا کی دیجی کہ یان کہہ دان آج

بجزن

محرم نہ پاہند تجھ میں ناموس ننگ کوں
پیدا کیا ہے عشق میں نام و نشان آج

سپیار جیو جو نہ جگر من کہن کہت بنا
موہن کے کہاونی کہن بند ناوین کے پان آج

وو دل خدا کرے کہ سجن پاس رو برو
ہووے رقیب خوار کہ کرتا ہے شان آج

کہو نکہت میں دیکھ یوسف ثانی کا چاند مکھ
بہت ہی میں دل ہوا جو زلیخا جوان آج

سبکیں بجا ہے دیو میں بدنام اگر ز شوق
انکھیوں کا نور و تن کا سجن ہے بران آج

مجھ عشق یار کیوں نہووے مایۂ حیات
ہے زندہ اس کے شوق سوں روح رواں آج

کیتوں در بدر پھرا ہے بہولا ہو رزق کوں
جس نے کہ جان دیا ہے وہی دیکھا نان آج

ہے آرزو کہ ساقی میخانہ ہور ہوں
پیئے پیئے شراب عشق ز شوق مغان آج

مجھ ذرہ دل کوں شہ کے محبت نے صابرا
خورشید کر رکھا ہے کہ ہے مہربان آج

بہو

پہولن کے دیکھ گلشن چندر مکھ کے ہار آج
مجھ چشم دل کے آگے کھلی ہے بہار آج

دانہو کہ رہیں منتظر بات کہنات میں
آتا ہے کیا شکار کہن دو شہسوار آج

وو نور چشم دیکھ کے انکھیاں میں جلوہ گر
کھلتے ہیں مردمان کے دلاں کے کوار آج

جوں ارسے بہبوت کوں مل مکھ کوں رات دن
جوگی سے بجے درس کا دل بیقرار آج

وسمہ سوں کر کے تیغہ ابرو سیاہ تاب
کس کے لہو سوں سرخ رنگا ہے کٹار آج

تر بہو ہوں سیج پر تیرا بر ناکہ اک میں
جلبل کے کیوں نہووے دل و جان نثار آج

گل دیکھ داغ عشق کے انکھیوں میں جلوہ گر
چھوڑا ہے دل نے سیر گل و لالہ زار آج

نیوں دل نہوئیں مت مغنی کے سن نوا
مردنگ کے ٹکور سوں نغمہ تال اج

بیچ چہا ہوں محتسب سوں کہ از شوق بیخودی
پینا شراب عشق مغاں ہی حلال اج

کیوں کر نہووے دیکھ تجھے سرو و گل نثار
ہے رونق بہار تیرا نونہال اج

تجھ سوں خدا جدا نکری مجھ عزای سجن
تا پل نہووے تیری جدی سوں سال اج

کیوں حسن بند دیکھ نہ دیوں تجھ کوں مرخان
توں ہر ادا و حسن میں صاحب کمال اج

صابر کا دل ہر ذرہ و توں آفتاب وقت
اچھیا ہے نور عشق سوں رحمت نہال اج

بسیج پر تیرے ہوں زند کیا کہوں احوال اج
دل کے منجلے پہ برابر تجھ بر کا جال اج

کیوں کہ یہ گذری کا تیری وعدہ نہیں میرا اودن
مژدہ نہ دو وصال کا کر توں کہیں کال اج

نا نکر مجھ سوں کرو تہیر کا بلبل ہیں سجن
جیونا البتہ ہوویگا میرا جنجال اج

دل نے کھر کر زلف میں کل سوں بسارا ہے وطن
ہر نفس اس میں پریشانی سوں مجھ ہر سال اج

تا کہو نکہت التا کیہ نہ نکلے اپنے پک کے پاس دیکھ
سایہ ہو ہو دل میرا چلتا ہے تیرے نال اج

دیکھ درپن میں کر بوسیں سنبلستاں کے زشوق
ہے بہار حسن سوں شاداب خط و خال اج

آوتا ہے مجھ نظر میں جوں خجند مہک کا خیال
جیوا کہت سوں لب کرتا ہے استقبال اج

ہے پھر کرتے اینہک صابر وصل کا ہر دن توجہ
دل کے بندش نی دکہر تو تہر میں نہ کموفرا ج

بہاری ہی میرے دل کا چمن اج
شگفتہ دیکھ و غنچہ دہن اج

نہووے جگ کیون گل کا سینہ — کہ ہی باخار دریک پیرہن اج

خبر اپنے کے سبزہ ورو اپکیا — چمن کون جہار نے ہی نسترن اج

دکہا سے کس چندر مہکری کا جلوہ — کہ ہین تصویر کے حیران نین اج

میری تن پر تیرا درسن دکہن کون — ہوا آئینہ ہر موے بدن اج

نہ نکلی شمع از فانوس باہر — چندر مہک دیکہ زیب انجمن اج

قیامت تک رہون تیرا ثناخوان — زکات حسن کر دیوی ہمن آج

تیری یاقوت لب کے سن کہے تعریف — چھپا ہی سنگ مین لعل یمن آج

کیا ہووی کہ لعل شکرین سون — سناوی مہر کے میٹھی بچن آج

نہ چھوٹے گے قیامت تک کہ رنگ — لگی تجہ عشق کے جس کون لگن آج

پریشان ہووتا ہی شوق سون دل — مگر آشفتہ ہی زلف شکن آج

تیری وصف مین ای معدن جود — بچن صابر کا ہی در عدن آج

زلفان کی کہت مین نہ چھپا مہر و قمر آج — دن رات برابر نکرای نور نظر آج

تک پیری طرف ہنس کر اک بار نگہ دیکھ — تا ہووی میرا قلب تیری مہر سون زر آج

دل کا کلی مثل نکہت مت ہووی پریشان — دہلا و کہو نکہت کہول کی چودس کا چندر آج

کہر سون نکل جہو کے مہار کے اوپر زلف — تا آ نہ پڑی برج مین عقرب کے قمر آج

داغ جگر دیکھی تیری عشق مین میرا — بلبل نکری نالہ گل و لالہ ثمر آج

کنہا

کنکا ہو جہری تیری نہانے کون شہابے
انجھون کرون لبریز کر از دیدۂ تر آج

کیا شکر کہون چشم کے امداد کا صابر
دیتے ہین بہت مال سون یاقوت و گہر آج

انکھیان مین دیکھ لالۂ شگفتہ نہ داغ آج
ہو دل نے کیا ہی ترک تماشای باغ آج

حاجت نہین ہے شمع کے مجلس دل کے بزم کون
روشن ہے نور عشق سین میرا چراغ آج

ای باد صبح سنبل مشکین کے لا شمیم
ہوتا ہی گل کے بو سین پریشان دماغ آج

سرمست ہو خمار نہ دیکھی زجام عشق
جس کین پیالہ ور ساقی مدر و ایاغ آج

دیوی میان سو لطف خدمت میخانہ کر مغان
پیمان کرنے کون ہو دل میسر فراغ آج

جز معل کہ اپنے چشم مین رکھتا ہی نور کر
پاوی سے کون میرے سجن کا سراغ آج

صابر خیال زلف سے از بس اپس دل
لبریز ہی ز سنبل تر میرا باغ آج

هو

دکھلاوی جو چندر مکھ جو مجھی ناز بھری آج
کھو بیٹھت کے او پرواز ستون حور و پری آج

کیون شوق سون خوبان نہ دیوین خط غلامی
بجھاجی ہی بجھہ نام خدا تاج زری آج

تجہ سرو خرامان کے لٹک دیکھ چمن مین
جھاری ہی تیری راہ کون شمشاد کھری آج

دکھلاوی ہی واللیل سون والشمس کا پرتو
تجہ مصحف رخسار مین زلفان کی لری آج

کیا لٹ کا دکھایا ہی چندر مکھ نے کہ تا صبح
جلتے ہین کھری شوق سون شمع سحری آج

حق روز جدایی کا نہ دکھلاوی ہمن کون
خوش وصل کہ سو عیش برابر ہی کھری آج

صابرا فقر کے نعمت سوں مجہی حق نے دی　　عشق کے دولت و مسند زکرم خوش مزاج

مجنون کون راہ عشق مین کہر کا چہ احتیاج　　جس کہر کا بام چرخ ہی در کا چہ احتیاج

جن کے نگاہ پاک سون ہوتی ہے خاک زر　　ان کون طلا و لعل و گہر کا چہ احتیاج

روشن ہے بزم دل کے ہماری ز نور عشق　　شمع و چراغ و مہر و قمر کا چہ احتیاج

میٹہی بچن سجن کے ہمن کون ہین دل پسند　　قند و نبات و شیر و شکر کا چہ احتیاج

کرتے ہین راہ عشق کے جو بیخودی سون طے　　ان کون مقام و کوچ و سفر کا چہ احتیاج

جو گرد باد عشق کے رہ مین ہین رات و دن　　ان کون مکان و خانہ و در کا چہ احتیاج

جون لالہ داغ عشق سون ہی تازہ صابرا　　مجہ دل کون سیر و باغ و ثمر کا چہ احت

تجہ غم سون دل انگار ہی ای دلربا سچ　　جون لالہ داغ دار ہی ای دلربا سچ

دل لے کے عشق دار کے نہ پوچہی کبہی خبر　　کیا مہر و کیا پیار ہی ای دلربا سچ

کر محترم رقیب کون ہم سون نہ بولنا　　کیا ظلم کیا اندہار ہی ای دلربا سچ

تجہ ناوک نگاہ سون ہو چاک چاک دل　　گل سین جگر فگار ہی ای دلربا سچ

دی دی کے وعدہ وصل کا آنا نہ پوچہنا　　یو کیسا اعتبار ہی ای دلربا سچ

تجہ درمین آج نین جو تصویر محو ہین　　کیا شوق و انتظار ہی ای دلربا سچ

کر دیوی گنج حسن کے یک بوسہ زکات　　احسن ہے بلکہ کار ہی ای دلربا سچ

درسن دیکھنے تو کن سوں ہوں بسکہ بیقرار / بر لب یو جان زار ہی ای دلربا سہج
کہو نکہت اتہا کے مہر سوں چند سے مہکہ دکہا / دما برا سہ دوا ہی ای دلربا سہج

نجلی ہے تجہ کہو نکہت کے تجلا سوں نور صبح / کر مہکہ دکہا کے یاند سا روشن ظہور صبح
شق القمر ہیں تیرے گریبان کا نور دیکہ / تجہ آستین کوں بوسہ دی اور سینے نور صبح
موسیٰ نبی کوں قرب عطا کر کریم نے / نور و ظہور اپنا دکہایا ظہور صبح
دینے کوں بوسہ تیری قدم پر جو آفتاب / ہووی ہی اشتیاق سوں ہر دن عبور صبح
کشتے ہیں اسکے خوف نہیں لہر و بحر کا / جس کوں اتاری بحر تلاطم سوں پور صبح
بیدار ہو کے دیکہ شبے جلوہ نور کا / تا ہووی من کا آئینہ روشن زنور صبح
فردا ربی درس کے تجلا سوں بی نصیب / جو آج کہووی تانبہ سوں نور و ظہور صبح
مشتاق ہی ان کے پور دو عالم ہیں صابرا / جو ہیں خدا کے ذکر سوں نت صبور صبح

ہی آج تازہ گلشن دل از نسیم صبح / آئی ہے باغ حسن سوں شاید نسیم صبح
نور و ظہور دیکہی تجہ لاسوں عشق کا / جو صبح خیز ہووی جو موسیٰ کلیم صبح
آب حیات خضر کوں ظلمات سوں ملا / توں ڈہونڈ شب کے پردے ہیں فیض عظیم صبح
شب تا سحر اہوں کے مژہ ہیں انجہو سوں تر / ہی جن کے دل ہیں روز قیامت کا بیم صبح
عاشق ہیں جو ہر نیسان اشک کے / لبریز کردہ دیدہ زد در یتیم صبح

فردا دیوین کے اہل عبادت کے شاہد ہے
حسابر زبان و دیدہ بہ بہشتی کسیم صبیح

ح

مغان کے عشق سوں ہے ہمکوں جام عشق مباح
کہاں ہے محتسب بریا کہ دیوے صلاح

ہمیشہ عشق کے مستی کے جن کوں لذت ہے
نعیم میکدہ با ہو رہے ہیں شام و صباح

نوا مقام حسینے میں سن کے مطرب سون
برقص ہے دل و در جوش بیخود ارواح

سحر کے فیض سوں رحمت کا در اللہ دیر کہول
کہ قفل معرفت حق کا ذکر ہی مفتاح

نہیں ہے عشق کے کشتے میں خوف طوفان کا
کہ نا خدا ہی خدا اس میں ہر رضا ملاح

ستجی گھر کوں گیے باندھ چیرہ کرنکدار
گھر کوں کھول کے باندے کہیں نہ باندھیں سلاح

ہوئیں تمام میری مشکلات حل صابر
ہوا ہی ورد مجھے جب سے نام یا فتاح

ح

کہاں ہی ساقی مہ رو کہ ہی ہوای قدح
بعشق پیر مغان دیوے در دلای قدح

چمن میں دیکھ کے سنگت غنچہ و گل کوں
ز نالہ بلبل شیدا ہی در نوای قدح

چرا نہ مست ہوے دل چمن کے خوشبو سوں
کہ بو ہی نرگس و گل میں ز عطر سای قدح

زکات عشق کے مستی کے دیوے تا ساقی
پڑا ہوں بر در میخانہ از برای قدح

ہوا ہوں پیر مغان کا مرید و بادہ پرست
کہ میپرست کہیں رند و ہم گدای قدح

قدح کوں کیوں نہ دیویں دل سوں میکشان تعظیم
کہ سر او پر ہے صراحی کے آج جای قدح

ہوے ہیں بادہ کشاں کے دعا ازاں مقبول
کہ ورد ان کوں شب و روز ہی دعای قدح

زدل ہوں صحبت اہل ریا سوں بیگانہ — کہ نیک و بد سوں ہی آزاد آشنای قدح

نہ آوی عشق کی مستی سوں چین زاہد کوں — سنی ز قلقل مینا اگر ثنای قدح

ہوا ہی فقر کی مستی میں جو سکندر وقت — خبر اسی ہی ز جام جہان نمای قدح

مغان کی مہر سوں ہوں کیوں نہ پرورش پاکر — کہ میکش نمیں کہاتا ہوں بینوای قدح

شگوفہ جو چمن میں ہی دیکھ نو بہار قدح — کہڑی ہی جام لیے نرگس ز یادگار قدح

زنشہ چور دکہی جس نے نین ساقی کے — ہمیشہ مست ہی فارغ ہی از خمار قدح

جو پاوی عشق کے در جہان لذت — کری ز شوق چو منصور سر نثار قدح

نہ دیکھی روز قیامت تلک خمار کبہی — جو ہووی عشق میں ساقی کے نشہ دار قدح

ہمن کوں خدمت میخانہ کر مغان بخشی — رہیں چو شیشہ شب و روز در کنار قدح

ملی زنشہ مقصود اس کوں جام بقا — جو آوی بادہ پرستان میں در شمار قدح

کبہی نہووی دو عالم میں خوار محمود — ہلاوی جس کوں میٔ عشق مہ عذار قدح

نگر تیرے دیکھ کے اوپر کاکل سا گستاخ — کمند سنبل تر میں نگر صبا گستاخ

طرہ کا پیچ جو میکر اوپر کیلا ہر سنبھال — کہ بوی مشک میں ہوتا ہی اژدہا گستاخ

بہنوان کے کنج اوپر خال دیکھ حیران ہوں — کمان کے گوشہ سوں آزاغ کیوں ہوا گستاخ

ہزار بار کہا تجہ کوں ارسی مت دیکھ — کہ ہو کا عاشق و ہر صبح و ہر مسا گستاخ

چمن مین دیکہ دو روز دے تازہ دے بلبل
پہولان کے نال ہی از نالہ و نوا گستاخ

غلاج تا نکری حسن صندلے آکے
زدرد سر نکرون دل رنگ سون ہر دو گستاخ

خیال غیر سون بیگانہ رہئے ای صابر
نکرئے دل کون بجز عشق آشنا گستاخ

چندر سے مہک بے ادہر زلف کون نکر گستاخ
کہ خوش نہین ہی کہتا رنگ سون ہوا چندر گستاخ

نہ کہا در غوطہ چرا اشک سرخ مین یاقوت
کہ تیری کانو سین ہی لعل اور گہر گستاخ

چرا نہ خون جگر تپ کے میر مژگان سون
کہ رنگ پان ہی تیرے لب سین تا سحر گستاخ

مبادا موے میان پر لچک پڑی ظالم
نکر تون طرہ پیچان کون بر کمر گستاخ

بجا ہی نالہ و فریاد کری بلبل
کہ داغ عشق ہی لالہ کون در جگر گستاخ

کبہی نہ نرم ہووی سنگدل سریجن کا
نہووی نالہ شبہا مین کر اثر گستاخ

کری نہ رشک سون پروانہ کیون نہ جان قربان
کہ بزم عشق مین ہی شمع سون شرر گستاخ

کبہی دیوی ہر گہر کاہ لعل و گہ یاقوت
تو بیکسے مین مجہی بس ہی چشم تر گستاخ

دسے ہی سینے مین مجہ دل کون نا کہ ہو صابر
موتن کا ہار جو کرتا ہی سیمبر گستاخ

ہو

زداغ لالہ چمن بیچ دیکہ منقل سرخ
ہوا ہی بلبل شیدا کا جیو جلبل سرخ

مری انجہون کا برسنا جو کوئی دیکہی کہی
نہین سنا ہی کسو نے کہتا ہین بادل سرخ

نین مین آکے جو نور نظر اچنبہا دیکہ
کہ پتریون کون پرین انجہون کے ہیکل سرخ

نظر مین لبک تری مصحف جمال کی تفسیر — کیا ہون چار طرف خط دل سو جدول سرخ

حریر کیون نہوون سرخ مل کی تن سہکنال — کہ آب و رنگ بدن سی ہوا ہی مل مل سرخ

بنا ہی جب سی حنائی قدم کا پا انداز — ہوا ہی تب سی ز تاثیر رنگ مخمل سرخ

کیا طبیب نی صندل ہی درد سر کا علاج — بجا جوش سون مجہ دل کی ہو کا صندل سرخ

کبہی خمار کی سرخی سون کیا عجب صابر — کہ ہووی شوخ کی انکہیون مین رنگ کا جل سرخ

ہو

آئی بہار و شوخ نی پہنا سنگار سرخ — پوشاک سرخ چہرہ زر سرخ ہار سرخ

آئینہ کیون نہوون تماشا سون رنگ رنگ — جامہ چکن کا دیکہ زری بوتہ دار سرخ

کیا پرورش ہی پای نگارین یار کی — جس رنگ سون ہی سرخ گل جویبار سرخ

دل میکشان کی مست ہین ساقی کی نین دیکہ — نشہ مین گاہ چور کبہی دہ خمار سرخ

منصور کیون نہ پاوی شہادت کا مرتبہ — ہر مو بمو کہ اس کی لہو سون ہی دار سرخ

کیون ہم کرنہ آوی خاک شہیدان سون بوی خون — ہر زخم سرخ سون ہی کفن اور مزار سرخ

کس لالہ رخ نی چہرہ دکہایا کہ در چمن — ہی غنچہ سرخ برگ و شگوفہ و بار سرخ

جس دن سون داغ عشق نی دل مین کیا نہال — گلشن کہلا ہی در نظر و لالہ زار سرخ

صابر میرا انجہو کی بہار کا باغ دیکہ — خوناب دل سون ہر مژہ ہی شاخسار سرخ

ہو

میری مہ رو کون ہی حسن خداداد — کہ روز افزون ہی فضل حق کی امداد

تصدق کر کے تجھ سرو رواں پر — کیا ہی عاشقاں نی سرو آزاد

تیری قامت کا لٹکا دیکھ لٹ جہور — کہری تجھ رہ مین جو کن ہوئے شمشاد

نہ غنچہ بولتا ہی ہنسکے نے گل — کری کیوں کر نہ بلبل داد و بیداد

تیری شیرین بچن کر یاد دل نے — نتر د سوں کوہ غم کا تا چو فرہاد

رقیباں شاد کرتی ہو درس دی — ہمن کوں وعدہ دل رکہتی ہو ناشاد

نہووی سست دو توں کے کہر سوں — بندہی ہی عشق کے مجھ دل مین بنیاد

چندر مکھ کوں دیوی خط غلامی — دکھی میری نظر سوں کر پریزاد

جنونی عشق پر صابر فدا ہوں — کہ ویرانہ کیا ہی دل کا آباد

---

یو ماہ نو ہلال نہین پر سما بلند — ہی تجھ بہنواں کے شکل سوں نقش طلا بلند

مجھ دل اوپر لہت کے تیر زلف کا خیال — بلبل مین ہوتا ہی سیہ اژدہا بلند

شہلا نین کے عشق مین ہو بیر در چمن — نرگس کہری ہی ہاتھ مین لیکر عصا بلند

کہینچی جو تیری طرہ کے تحریر در نظر — آشفتہ ہوں ز شوق و ز فکر رسا بلند

تیری کہو نکہت سوں نور تصدق لیے مہر و ماہ — بر آسمان جہری کہ مراتب ہوا بلند

بلبل کوں گل نے عاشق شیدا دیا خطاب — سن سن چمن مین نالہ صبح و مسا بلند

نرگس مردماں کے کہر کوں ڈوبا دی کا بہ خبر — انجہو نہ کا میری چشم سوں طوفاں اٹہا بلند

جو جان کرین نثار شہیداں کے نام پر — ہی ان کا مرتبہ لطیف کربلا بلند

خجلت سون نسترن کا ہوا قد چمن مین پست
سرو روان کا دیکہہ قد دلربا بلند

لتکی ہر پیچ کہا کہ لچک دی دلبر کمر
کا کل کا سلسلہ ہی یو نام خدا بلند

دل مین خیال زلف کا کرتا ہی پرورش
ڈرتا ہون رفتہ رفتہ کہ ہووی بلا بلند

صابر ہوا ہون شہ کے مناقب مین درفشان
کیون کر نہووی میرا سخن کے سدا بلند

طوما ر زلف کا کہ لکہا سلسلہ بلند
اشفتہ کے سوال کا ہو حوصلہ بلند

گلشن مین غش دیکہہ کے قمری و سرو کا
گل آکے بلبلان نے کیا غلغلہ بلند

دن کون سا ہووی کہ تیرا پان روبرو
ہجران کے آہ و غم کا سنا اون کلہ بلند

پوشاک سرخ پہن کے مت جا و باغ مین
جل جل کرین کے گل کہ ہوا شعلہ بلند

گنگا اگر دیکہی میری انکہیون کے بحر کون
ہووی کہ موج اشک کا ہے ولولہ بلند

لذت ہی راہِ عشق کے کرنا زخم طی
تا گل کری زخار مژہ آبلہ بلند

مستی سے رن نعرہ کہینچی ہی منصور دار پر
کیا میکشان کا عشق مین ہی حوصلہ بلند

صابر اگر حقیر ہون بستی مین دہر کے
رکہتا ہون چشم داشت زفقرا صلہ بلند

دیکہہ وہ جلوہ کبہی آفتاب کے مانند
کرے چیلی دل آئینہ آب کی مانند

تیری کہو نکہت سون غنچیان نو رکہ دلا
نہ ڈہانپ چاند سے مہکہ پر سحاب کے مانند

خماری نین تیری دیکہہ مست و خواب آلود
ہوا ہی نشہ ہمن کون شراب کے مانند

برد

تیری بہنوا کی یو محراب مین محبان کی | دعا قبول ہوئی مستجاب کی مانند
تیری کہو نکہت کا نعصد کر دئی مہ و خورشید | دکہاوی چہرہ اگر ماہتاب کی مانند
خیال زلف کون سمجہا کر رات دن ظالم | رہا ہی دل کون لپیٹ پیچ و تاب کی مانند
عرق کون ٹک ذرا آیینہ کر گل رخسار | ڈہلی سی سیب ذقن پر گلاب کی مانند
زکات حسن کی دینی کی وقت کہو نکہت مین | تغافلی کی نکہ ہی جواب کی مانند
چندر مکہی کی سواری کی وقت آکی ہلال | پڑن کون سیس ملی ہی رکاب کی مانند
بکنج فقر جو قسمت ملی قناعت کر | نہ دور خوان طمع پر عقاب کی مانند
دو روزہ لذت دنیا کی عیش و عشرت کون | کبہی خیال و کبہی بو ہی خواب کی مانند
مناز عمر فنا پر کہ بحر فانی مین | دم حیات ہی باقی حباب کی مانند
جہان ہی در نظر سالکان صاحب دل | جو کر دبا دو سرائی خراب کی مانند
سحر رقیب کون گستاخ دیکہ موہن سون | انجہون مژہ سون بہا خون ناب کی مانند
ہمیشہ ہجر کی شب مین مری ناوک آہ | لگی رقیب کی دل پر شہاب کی مانند
لبش کہ معجز خط سون حیات بخشی سی | مسیح وقت ہی صاحب کتاب کی مانند
سنا کی عشق کی بتیان رجہار کہو نہ ہار | جو ہنس کی بولی سجن ہی جواب کی مانند

کہلا ہی داغ میری دل مین باغ کی مانند | چہ باغ سرخ ہزارہ ہی داغ کی مانند
چمن کی سیر سون برہم ہو گل بنا بلبل | زنالہ خون سی جگر بید ماغ کی مانند

نہو وین مرت چرا دل کہ نین ساقی کے ۔۔۔ نگہ سون دیوی نشہ اباغ کے مانند

پرا ہی جب سون تجلای عشق مجہ دل مین ۔۔۔ نظر ہر نور سون روشن چراغ کے مانند

خدا کبہی نہ دکہاوی رقیب کوں صابر ۔۔۔ کہ مجہ نظر مین لگی ہی کلاغ کے مانند

۴۶

تیری کمر کا میان دیکہ بال کے مانند ۔۔۔ پرا ہی فکر مین مانی خیال کے مانند

نہ ماہ نو ہی فلک پر کہ خلق دیکہی ہی ۔۔۔ بہنواں کی شکل ہی تیری ہلال کے مانند

نہ خال ہی تیری محراب ابرواں کی پاس ۔۔۔ پرا ہی سجدہ مین حبشی بلال کے مانند

نین مین دیکہ کہ تجہ غم سون کلمین مردم کی ۔۔۔ لنجہوں کے ہار ہین موتن کے مال کے مانند

خدا جدا نکری عاشقاں کوں تجہ درسوں ۔۔۔ کہ تیری ہجر مین ہر دل ہی سال کے مانند

عجب نہیں کہ تغافل دکہاوی سن کے ۔۔۔ جو شوق وصل کہوں عرض حال کے مانند

خیال زلف سون کب دل کوں ہووی آزاد ۔۔۔ کہ ہی صباح و مسا کلمین جال کے مانند

اگر چمن مین چلی ناز سون وہ سرو رواں ۔۔۔ اگی زنقش قدم کل نہال کے مانند

وصال یار کا نزدیک سی ہوا معلوم ۔۔۔ دِنوی ہی مژدہ میری چشم فال کے مانند

کری نہ کیوں کی جگر چاک غمزہ ظالم ۔۔۔ کہ ہر پلک پر نگہ ہاتہہ بہال کے مانند

سجن بنا مجہی مشکل ہی زندگی صابر ۔۔۔ کہ ہر نفس سی میری تن مین کال کے مانند

۴۷

زلف سی تیری شام کے مانند ۔۔۔ مکہ ہی ماہ تمام کے مانند

بولن

کیوں نہ دل عاشقاں کا صید کرے ❊ لٹ سیہ کاکل کے دام کے مانند
کبک نے سیکھ چال پکڑی ہے ❊ تیری نازک خرام کے مانند
گردش چشم مست ہی بس ہے ❊ مے پلانے کوں جام کے مانند
نہ دیکھا قند و شہد و شیر و شکر ❊ تیری شیریں کلام کے مانند
دان درس زکات کہو نکہتے کے ❊ وقف کر فیض عام کے مانند
مست ہے دل زعشوۂ ساقی ❊ بادۂ سرخ فام کے مانند
فرض ہے میکشاں کو طوف مغاں ❊ حج بیت الحرام کے مانند
کیوں نہ خوش ہو دل صنم نے آج ❊ کہہ کہا رام رام کے مانند
عشق کا شوق ہی خرد صابر ❊ ترک کر ننگ و نام کے مانند

مع

کہو نکہت میں دیکھ مہکا ابر اپسر کے مانند ❊ درپن کا دل درخشاں ہے بیجر کے مانند
کیوں لبوں پن تیرے آئے مصری کا نا نو عاشق ❊ تجھ لب کا ہر سخن ہے شکر تر کے مانند
تحریر تیرے خط کے مجھ دل اوپر لکھی ہے ❊ قدرت کے کاتبے نے صنعت گر کے مانند
سنبل کے بو سیں خاطر آشفتہ ہے خدارا ❊ کاکل کے بو سنگھا جا مشک تر کے مانند
مجھ چشم کے کہتا کوں جو دیکھ سانس بھر بھر ❊ کہوی کہ برستا ہی انجھوں جھر کے مانند
گھریال کاں دھرس بجتا ہر ہر نفس میں ❊ گھٹتے ہی عمر تیری بلبل کا بر کے مانند
دلدار کے جفا کوں مشتاق بھول جاوے ❊ مہر و وفا سوں بولے کر دلبر کے مانند

خوش چنگ میں ہرن کے کیوں صبح شو ہووے | ہی ناز اور تغافل دل ہر پرور کے مانند
جس دن سیں کلہ خان کا ہی سوز عشق پنہاں | مہکا اس کا زعفرانی ہی جعفر کے مانند
سن بخشنہ ولی کا دل خوش ہوا ہی صابر | حقا ز فکر روشن ہی نور کے مانند

جو شاہ کوں نہ بوجھی ہرتق ولی کے مانند | در چشم حق شناساں ہی احولی کے مانند
قاصد خوشی کے پاتی شاید کہ آج لاوے | پھرکے ہی آنکھ میری فال بھلی کے مانند
نام آ چندر یار کیوں نہ اسے سبھاوے | مالا ہی موتیوں کی چنبا کلی کے مانند
انجھوں کے جھرنے لاویں کیوں عاشقاں انکھیاں | کہ نکہت چندر سے مہکہ ہر بادلی کے مانند
فردوس کے حقیقت مجہ دل کوں کشف ہووے | ہرگز نہیں ہی جنت اس کے گلی کے مانند
مشکل کری ہی آساں بلبل ہیں دوستاں کے | ہی یک دن مشکل آساں ہونا علی کے مانند
وہ دل خدا دکہاوے دیکھیں ظہور شہ کا | آفت پڑی عدو پر یو بجلی کے مانند
سوراخ تن میں صابر از بس کہ ہی ہر رگ کے | ہر بند بند میرا ہی بانسلی کے مانند

تیری کہو نکہت اوپر ہی پتو بندس کے مانند | انکھیوں نہیں آکر ا کہوں نور نظر کے مانند
کب غضب زدوے پہ بنر دستگروں سے | میٹھی بچن ہیں تیری قند و شکر کے مانند
لالہ رخاں سوں حاصل ہی جن کو عشق کا | مونس ہرآں کی دل کا داغ جگر کے مانند
جو ہم کی بھٹی ہیں جلبل ہو ور انگارا | نت شمع نال لیتے ہنس ہنس شرر کے مانند

دہا مینغ

در عاشقی نہ پاو کیوں نا تو بلبلا ئین / رس پیلے جو کنول کا رہوں بہنوی مانند

عاشق کوں ہر کسو تے غم کیا اگن میں جلنا / بن عشق ہو تا کہ نکلے آتش سوں زر کے مانند

نیساں کے جہڑ لگائے مجہ چشم نے جو صبا / ڈہل ڈہل چلا مژہ سوں انجہو گہر کے مانند

کہو نکہت میں مہک ہی تیرا الشمس الضحی کے مانند / واللیل میں ہر جلوہ نور خدا کے مانند

آئینہ ہو ہو دیکہا عالم کے مہ رخاں کوں / سینا رہیں نہ پایا تجہ دلربا کے مانند

دل خون ہو جوش کہا کہا کر شوق بوسہ دیوے / تجہ دست نازنین پر رنگ حنا کے مانند

گلشن کے سیر کر کر دل خوش ہوا کہ سنبل / ہی گل اوپر شگفتہ زلف رسا کے مانند

ہوتے ہیں میکدہ میں سب کے مراد حاصل / ہر مرت [illegible] کے مانند

یک جرعہ پلاکے مشکل دلاں کے حل کر / ہی توں جہاں میں ساقی مشکل کشا کے مانند

آشفتگی سوں دل کوں ہوتا ہی زہر جیوتا / از بس خیال کا کل ہی اژدہا کے مانند

کہو نکہت الت کے دبس دن خبر چاند مہکا / تجہ راہ پر کہڑا ہی صابر گدا کے مانند

ہوا

مت زلف حلقہ دار کوں کر بر عذار بند / ہر تار تار جس کا ہی دل بیقرار بند

گلدستہ دیکہ تیرے سرا و پر زر رشک گل / مرجہا رہا و شرم سوں درشن بہار بند

کا کل کے لٹ بنو بہچ کر لٹکی ہی مکہ اوپر / دل کے شکار کوں ہی خم تا[illegible]ار بند

کر قتل بہنوں یہ تیغ سوں دسمہ کے تاب دے / خالے ہی عاشقاں کے جو سر من شکار بند

زلف وش کہا و تا ہی کہنا دیکہہ بردی کی — ہوتی ہین نین مین جو انجہون کی بہار بند
بجلی کی رین و دن ہت بہرا کے حال دیکہہ — بر لب ترے نثار کئی ہی جان زار بند
جب تک نہوے غمزہ دمنیرن ایسے دل — فرہاد کب رہی بغم کوہسار بند
سہ سے کے گل کے عشق مین بلبل جفائی خار — ناچار ہی بفکر خزان و بہار بند
صنعن مین دیکہہ سرو کے قمری نے دلبری — گردن ہی طوق عشق سون بی اختیار بند
مجنون سون راہِ عشق کی پوچہے کوئی خبر — ہی جس کے پگ مین آبلہ از نیش خار بند
آشفتہ سیج زشوق شب و روز ہے صبا برا — ہی جس کا دل بتار خم زلف یار بند

ہو

حلقہ بگوش ہی ترا مہر و ستارہ بند — کیون نہ ہووین شوق سون در کو نظارہ بند
زلفان پہ لٹ کے شام کہتا چہو مہکہ اوپر — جو دیس کے ماہتاب مین کر ماہ پارہ بند
مشتاق دیکہہ تیری میٹہی نگاہ کا — ہووین ہی چار چشم سون نظرین نظارہ بند
چاہا کہ سرِ عشق کا دل مین رکہون چہپا — جس آگ مین ہر شعلہ ہووے کب شرارہ بند
جو اہو ان کون شوخی سکہی نرنا زسون — پہندی مین زلف مین نگر کیون چکارہ بند
مجرا آہ نے اثر نہ کیا اس کے دل مین آج — کب تیر ہووے در جگر سنگ خارہ بند
مردم مین دہوم ہی مرا انجہون کے صابرا — جب چشمہ جوش لیوے نہووے ہزارہ بند

ہو

مکہڑا چندر سا دیکہہ ترا ادر نقاب بند — ہی جگ مین دہوم چاند ہوا در سحاب بند

ہر تار مار ہو ہو ڈسے عاشقاں کے دل — کاکل کا گر پھندا ہوے پیچ و تاب بند
کھو نکہت بعنبر تر کہ ہی چاند مکھ اوپر — بدلے مین آج کون کری آفتاب بند
تجہ زلف کے خیال سون خونہ ہو ہو بہ چلے — نافہ کے بیچ کیونکہ ہووی مشک ناب بند
نور نظر ہو جلوہ کری کر کری زشوق — دل مین رہی نظارہ و انکھیون مین خواب بند
تجہ مکھ کا دیکھ نور و تجلا چو آفتاب — ہی ار سے کے چشم مین حیرت سین خواب بند
تجہ لعل لب کے وصف کئے رسن کے شرم سون — یاقوت آبدار مین خون ناب بند
بحر فنا مین موج نفس دیکھ صابرا — ہی دم حیات کا بہوائے حباب بند

ہو

ہوا ہی جل کے جگرہ کے آگن مین سپند — بہت انکار دل و دیدہ یو جفا تا چند
بجا نوںگوں سے ظالم نے تجہ کون برمایا — کہ مجہ کون بھول کے در بزم غیر ہی خورسند
زکات حسن کے کر دیوی بوسہ خوش ہو — دعا کروں کہ ز چشم بداں نہ آوی گزند
چمن میں فاختہ و سرو کا دیکھا جن عشق — گلو مین ڈال رسن عشق کا رہا دربند
سنی ہین اس لب شیرین سون جس نی میٹھے بچن — نہ بھاوے اس کون نبات و نہ شہد و شکر و قند
بغیر شہ کہاں میکشن کون آوی چین — اگر ہزار دیوین واعظاں نصیحت و پند
خیال زلف پریشان انس خاطر کر — بہر طرح دل دیوانہ ث دہی بکمند
جنون عشق مین مت پوچھ ننگ مجنون سون — کرا ہی شیفتہ ناموس از نطاق بلند
ہووی کا کس کا جگر شعلہ در گروہ ظنا — ہوا ہی سرخ قبا ہن کے سوار سمند

اگر نالہ کرون سینہ چاک ہر جا ہے | اگر من ہرن کون رقیبان کے نال نتوان دید
دیا ہی وعدۂ دیدار جب سون مہ رویڈ | درس کے شوق سین سبا ہر زدیدہ خواب برڈ

بسکہ دہر تاپ ہے عاشقی کا درد | رخ مشتاق ہی ز غم با زرد
ہر نشان عشق کے ہویدا ہیں | دیدہ تر ز ہر خواب آہ ہی سرد
کب میرا درد کان دہر کے سینے | جو محبت کے فن مین ہی بیدرد
کیا سجن کون خبر کہ ہجر انہین | غم کے ہی عاشقان کے دل سون نبرد
عشق کے بات مین جو ہی ثابت | پاک نہ دینین ہے جو مجنون فرد
کبھی آکے نہ پوچھا ظالم نے | کہ دلت در فراق غم سون چہ کرد
عشق کے رنج جو سہی صابر | در صف عاشقان ہی غازی و مرد

انکھیان تیری ہین نیند کے متوالیان پسند | جس مین پری ہین سرمہ کے دنبالیان پسند
زلفان کون جہور مکہ کے اوپر آرسے مین دیکہ | ہین شمس کے جوت پیچ گہتا کالیان پسند
میٹہی تیرے بچن کا کبہی یاد ہین وہ مزہ | تجہ لب کے جن نہ کے ہین کہتی کالیان پسند
من کون سین دیکہ پر تیرے سونے کے کان بہول | مجہ کون ہین لعل در کے جرین بالیان پسند
مت کہول سینہ بند کہ تجہ سینہ بند ہین | مت عاشقان کے دل کون برین جالیان پسند
کیون سروران کے نعمت الوان کر قبول | کچکول فقر کے ہین جیسے شالیان پسند

قطعہ سند ... میں کلرو کے صابرا
مجھ دانے کے ... کے نیں ڈالیاں بند

عشق میں کلیجہ دکان کے ہر غم ہجر لذیذ
کیوں نہو در بلبلاں کوں نالہ و افغان لذیذ

جب ... گم کیا ہر زلف کے لٹ میں شوق
ہی پریشانی سوں اس غم نے سر و ساماں لذیذ

عشق بازی کا جسے جس کل پڑا ہی در جہاں
جیو سوں جان سوں اسے ہی عشق مرد یاں لذیذ

قند و مصری کے مجھی پھیکی لگی ہی چاشنی
سن کے موہن کی زباں سوں گفت میٹھی باتاں لذیذ

آخرش یک تیشہ کے ضربت سوں جیو قربان کیا
عشق شیریں کا کہ تھا فرہاد کوں از جان لذیذ

عشق میں ابرو کماں کے جو مشبک ہے جگر
اس کے دل پہ ہیں نگاہ و ناز کے پیکان لذیذ

شمع پر پروانہ نی کر کر تصدق جن کہا
جان فدا نی کا مزہ ہی دردیا قربان لذیذ

میں سکندر سوں نہ خبر کر خضر آیو جیہی کہیں
ہی حیات جاوداں سوں شیشہ و پیمان لذیذ

مدح خوانی میں صدر منصب بلا مجھ صابرا
سبحہ خاک شفا سوں ذکر ہی پنہاں لذیذ

مستی عشق سوں نہ ہر جس کیں می و جام لذیذ
یاد ساقی کے اسے صبح ہر ہم شام لذیذ

عشق کے بات میں جو جسم و قدم ثابت ہے
ہی اسے دشت و گل و خار میں ہر کام لذیذ

تجہ شکر لب کے بچن جیہ کہیں لذت بخش
لیک ہے مجھ کوں تیری ناز کے دشنام لذیذ

نشہ کے پور میں تجہ لعل شکر بار کے حرف
ہیں تیری بادہ پرستاں کوں زبادام لذیذ

خاتم دل کے اوپر نقش کر از شوق رکھا
جوں نگیں ذکر سوں ہی جس کوں تیرا نام لذیذ

زلف کے لٹ سوں نکر دل کون جدا اے بے درد — گر تری قید پریشان کون ہری دام لذیذ
میکشان کون جو ہے عشق پیالہ ور ساقی — بخشش تہ جرعہ صبا کر کون ز انعام لذیذ

۴۳

گر عندلیب کون گل و گلزار ہی لذیذ — عاشق کون گلعذار کا دیدار ہی لذیذ
کب دیکھتے ہیں خوش ہو تماشا بہار کا — جن کون نظارۂ گل رخسار ہی لذیذ
شیرین بچن ہیں گرچہ سجن کے لذیذتر — مجھ کون عتاب و ناز کے گفتار ہی لذیذ
جب سوں دکھی ہیں ساقی کے مست نین چترنین — پیمان کشان کون نشۂ سرشار ہی لذیذ
جس کے نظر ہی محو تماشای حسن سبز — اس کون جو آرسی دل بیدار ہی لذیذ
مجنون صفت جو دشت جنون میں ہے کامیاب — لیلا کے عشق میں اسے ہر گلہ ہی لذیذ
ہی رہروان عشق کا دل باغ صبا — در چشم آبلہ کہ گل خار سے لذیذ

۴۴

لٹ بنی دیکھ شوخ کے دستار — عاشقان کت بری ہزار ہزار
جلوۂ حسن گلعذاران سین — خانہ ارسی ہوا گلزار
حلقۂ زلف کون پریشان کر — دل آشفتہ کان نکر افگار
سن کے بحر بستہ لب کے میٹھے بچن — دل کا طوطی ہوا ہی شکر بار
زلف کے لٹ نہ دی صبا کے ہاتھ — کہ لٹا دی کے نافہ تا تار
تون مسیحای وقت ہی ساقی — زندہ کر دل کون از مے اسرار

جب سین انکھیوں میں اب مرد | دل سے روشن جلوۂ دیدار
شیشۂ دل ہی کہر پری یا روکا | کیوں پری اس مین غیر کا انوار
ای چند رہیکہ سجن خدا کی قسم | تجہ درس کا ہی شوق لیل و نہار
اپنے صابر کی کر خبر لیو سب | حسن و خوبی سوں ہو وں برخوردار

عشق کہتا ہی پیہ مینے سرشار | عقل کہتی ہے پہر لیے استغفار
عشق کہتا ہی عاشقی مستر | عقل کہتی ہے عاقلی دو کار
عشق کہتا ہی کوہ و صحرا اپہر | عقل کہتی ہی دیکہہ باغ و بہار
عشق کہتا ہی چاک کر خرقہ | عقل کہتی ہی بانہد لے دستار
عشق کہتا ہی عشق بازی سیکہ | عقل کہتی ہے بہول یو گفتار
عشق کہتا ہی عشق کر مونس | عقل کہتی ہے عقل سوں ہو یار
عشق کہتا ہی مہر سینے کر | موج ساقی یہ در کون لیل و نہار
عقل کہتی ہی زہد و تقوی امین | نا تو اپنا نکال و دل خوش دار
عشق اور عقل کا مباحثہ دیکہ | مختصر یک سخن کیا اظہار
مرا عشق حق نصیب کیا | عقل سے کر جہ ہمدم و غم خوار

کر کری جلوہ کری انکہیونین کر | جوں نور کہود خلق کی نظر سبھی جہا کو

تجہ حسن کے دوکان رہی بہر پور ہمیشہ | کر دیوی درس دان مجھی آکے بلا کر
تجہ لعل کے سرخی سوں کیے رنگ خجل ہیں | یاقوت کوں مت ننگ لگا پان چبا کر
لایا ہوں تیری نذر کوں لعل جگری دل | گر شوق ہووی تکمہ کلمناری قبا کر
درسن کا بکہاری ہو رہوں تیر اسلامی | مکہ چاند سا دکہلا ہے جو کر [illegible] اتہا کر
بہر شکل مہ نو نہ دکہوں چرخ فلک پر | ابروی ہلالی نہ چہپاوی جو دکہلا کر
تا چند خم زلف میں آشفتہ ہے کا | اے دل کبہی آرام سوں آکہ میں رہا کر
گر شوق ہی صابر کر دکہی چاند سے مکہ کوں | آئینۂ دل زنگ کے [illegible] سیں صفا کر

ہو

آیا ہوں دور سیتی سجن تیری آس کر | کوں مت تغافلی سوں [illegible] ہو کر
بہجا جی سے تجہ کوں نام خدا سرخ پیر | مجہ خون دل سوں رنگ یہ کاغذ [illegible] کر
آتے ہی بوی عشق کے از قبر کشتگان | آکے مزار اپنے شہیداں کا [illegible] کر
کاکل کے پیچ و تاب سوں آشفتہ حال ہیں | مت کھول زلف و دل کے پریشان ہو کر
صابر ہوں مدح خوان ہوں تیری درگاہ کا | ای شاہ حسن مہر سوں اتنا قیاس کر

ہو

بیتم نے واجہ موہ لیا میٹھی بات کر | منہ خوش ہوا کہ قند و شکر کے نبات کر
کر حسن لب زکات تیرا پاس جمع ہے | درسن کا دان [illegible] بخت [illegible] کر
[illegible] کے لب کوں جھوی کے خورشید [illegible] | [illegible] زلف شام کہتا دن کوں رات کر

نہ ہوویں کیوں پریشاں عاشقاں کے دل نظر کر کر / کہ مکھ پر تجھ کالی بلیاں ہیں زلف عنبرین اگر
کیا قدر ہیں اگر مشکل پڑی ہیں دوستاں اوپر / کریں گا مشکلات آسان امیر المومنین اگر
نہیں گر چاند تجھ چندر مکھی کی درس کا عاشق / چرا شق القمر ہو چرم تاہی آستین اگر
جو لالہ داغ مجمل کے انجھو کب معین شیں تساہر / بجھاوی آگ ہجراں کے مگر وہ نازنین اگر

سحر بجن کر دکھایا ہے چاند مکھ از دلبری اگر / کری در چشم و دل جلوہ کری ہو و پری اگر
نہ ہو دمساز آئینہ سوں اپنا آشنا ہو یا / کہ عاشق ہو رہی کا چاند مکھ کا ہر گھڑی اگر
چندر مکھی کا جس دل دیکھتا ہوں آگ در شن / نظر میں جلوہ ہو وے مہر و مشتری اگر
نہیں مجھ دیدہ و دل سوں عشق پر یہ رویا / دکھاوے گر یوں نہ درس شوق سوں ہر گن سہر دے اگر
میری اشعار کا مضموں سمجھ کے آفریں کہوے / ایس کے فکر اس سوں سیتے کرا نو بری اگر
میری انجھو کے موتی ہیں درِ شہوار سوں بہتر / بہا میں نقد دل دیوی جو دیکھی جوہری اگر
نہیں کہتا ہوں دل کہ یہ باتیں ہر یک سوں آکر صفا / بجاوی کا میر مناشہ دین پروری اگر

وو گلرو گر رکھی گلدستہ سر پر در چمن آکر / اتر کے شاخ دل سوں جی کا و بلبل جی آکر
جو گل حسرت سوں اُس کی غنچہ ہو ویں چاو خندہ شکر / چمن میں گلرخاں دیکھیں جو وہ غنچہ دہن آکر
لٹک سوں چل کے گلشن کی خرام اپنے سوں زلف / کرے سبکی جلوہ تجھ قامت عنبر مرد و سمن آکر
صدف رنگ کر اپنا ہو وے آب غیرت سوں / اگر دیکھی تری یاقوت لب لعل یمن آکر

دو چنداں نور پاویں دیدہ مشتاق درسوں | نظر کے روشنی بخشے چندر مکھ کر سجن آ کر

میاں سوں مہرسوں البتہ دیوں وصل کے وعدے | شکستا نامہ ہجراں کا بھی کر من ہرن آ کر

عجب کیا ہے شہید عشق کا دوبارہ زندہ ہو دے | دیوے نظارہ کردہ شوخ در وقت کفن آ کر

اٹھے جلبل کے لالے کے جگر سوں شعلہ حسرت | تر داغ عشق کو دیکھے میرے دل کے اگن آ کر

میرا کلبہ خوشی سوں نہ ہو در فردوس بریں صابر | اگر قاصد دیوے پیغام وصل گلبدن آ کر

---

خواب میں میری جاد ر و آ کر | دل کے گھر تا ہے جست و جو آ کر

جب سوں درسن دکھا ہے درپن نے | اگری ہو سکے ہے رو برو آ کر

مجھ کوں شیریں ہے تلخی دشنام | دیوے گر شوخ تند خو آ کر

زلف کے لٹ نہ دے صبا کے ہاتھ | شکوہ کرتی ہے مو بمو آ کر

تازہ رہتے ہیں عاشقاں کا مشام | سنبل تر ہے مشک بو آ کر

جیو واروں زشوق ساقی پر | کر پلاوے ہے سبو آ کر

کوں جھکر اکسری رقیباں سوں | جھو سنے گھر نے ہیں گفت و گو آ کر

عشق کا رنگ کر طلب صابر | کہ دیوے مکھ کوں آب رو آ کر

---

سناوے کوسے شیریں کو غم فرہاد سوں جا کر | کہ پوچھے حال ہجراں کا کبھی فرہاد سوں جا کر

کہاں ہوں منزلکے لے پہر لے میرے طفل سخنداں کو | گیا سنی کے رخصت دی کہاں استاد سوں جا

نو زر

نہ درسن ہی نہ وعدہ ہی نہ ہی پیغام ملنے کا ۔ کروں کیا اس سجن کو جی میں دل ناشاد سوں جاکر
نہ گل وہیں وفا دیکھی نہ گلشن میں بقا بلبل ۔ فغان و نالہ سیں کہو گل و شمشاد سوں جاکر
انکا دو مہر سوں چشم و دل صابر منور کر ۔ کہو روشن ضمیر و صاحب ارشاد سوں جاکر

ہو

اگو نے ہنس کے کہی اس گل رخسار سوں جاکر ۔ توں گل ہی نہ مل ہر خس و ہر خار سوں جاکر
عشاق کے انکھیوں میں پڑی داغ ز غیرت ۔ وہ لالہ رلا جب سیتی اغیار سوں جاکر
سنتے نہیں کر سرو شمع و نالہ قمری ۔ کہتی ہے دیکھ اپنا گل وگلزار سوں جاکر
عاشق کے دوا جز رخ دلدار نہ ہووے ۔ یو درد سنو عشق کے بیمار سوں جاکر
کب سیر ہووے درسن دیکھن سوں دل مشتاق ۔ تحقیق کرو تشنہ دیدار سوں جاکر
باتی میری کر شوخ نہ بانچی اری قاصد ۔ پیغام سنا یو در و دیوار سوں جاکر
امید ہی صابر کہ در میکدہ پوچھوں ۔ از شوق مغاں مستے سرشار سوں جاکر

ہو

ای شوخ کبھی میری طرف آکے گذر کر ۔ تا دل کوں تیری نذر کروں ہاتھ پکڑ کر
آشفتہ و دیوانہ ہووے کر دل مشتاق ۔ توں زلف کے زنجیر سوں رکھ آج جکڑ کر
ہی تیری نگہ مہر کے اکسیر حقیقت ۔ تک میری طرف دیکھ کے مجھ قلب کوں زر کر
مجھ دل کے کنوں بیچ اگر آکے سماوے ۔ میں جیو رکھوں تیری تماشا کوں بھنور کر
تجھ عشق سوں انکھیوں میں کھلی داغ ہزاری ۔ از شوق کہ جوں لالہ رہی دل میں ثمر کر

چھپیا ہے مشک نافہ ہیچ و سنبل گل کے پردے میں ۔۔۔ بہار حسن میں تجہ زلف و خط کا مشک تر سن کر

ہوا حلوا فروشاں کے دوکانوں میں خلل پیدا ۔۔۔ تیری لب کے شکر پاروں کے خوبی کے شکل شکر

کتاں ہو عاشقاں آئے ہیں قرباں ہونے تجہ مکھ کوں ۔۔۔ تیرا مکھ نکہت کے جھلمل میں یو حوس کا چندر سن کر

شہیداں جان سپر کرتے ہیں تجہ چشم ۱۱۶ آگے ۔۔۔ نگہ قاتل کے ہاتھوں میں سیہ تاب جوہر سن کر

صدف مجہ چشم کے لبریز ہیں یاقوت و گوہر سوں ۔۔۔ تیری کانوں کے بالے کوں پر از لعل و گہر سن کر

میری مضموں رنگیں سوں ہوا ہے خوش وہی صابر ۔۔۔ سمجھ کے شاد ہوتا ہے جو شعر مختصر سن کر

---

ایدل انکھیاں سوں انجھو مت آمیز کر ۔۔۔ ابر نیساں کوں گوہر ریز کر

صبح کا کر شوق ہی دیکھی ظہور ۔۔۔ چشم کو ہر بار کوں شب خیز کر

چاہتا ہے دوست کر دل میں تبے ۔۔۔ غیر کے دیدار سوں پرہیز کر

آوتا ہے وہ ہتیلا قتل پر ۔۔۔ وسمہ سوں شمشیر ابرو تیز کر

ہے حنا کا شوق موہن لعل کوں ۔۔۔ چشم سوں خوناب دل لبریز کر

یار ہے انکھیاں میں مہمان اج رات ۔۔۔ اشک و خون سیں خانہ رنگ آمیز کر

خوب رویاں کے ملن کوں صابرا ۔۔۔ نقد دل کم ہدیہ دست آویز کر

---

دل ہوا دیوانہ کچہ تدبیر کر ۔۔۔ زلف کے لٹ سوں جگر زنجیر کر

مصحف رخسار ہے نس کے دکہا ۔۔۔ تا سنا اوں روبرو تفسیر کر

شوخ تیرے درس کا گر ای چشم دل — نقش دل پر دوست کے تصویر کر

باج دیتا ہوں شہ دلناز کوں — جن رکیا ہی ملک دل تسخیر کر

غم فنا نے کے بنا کوں جیوں حباب — کن کہے سیلاب سوں تعمیر کر

ہی شراب عشق کے مینے سوں چور — جو مغاں کوں بوجھ تا ہی پیر کر

کاش رکھی میکدہ کے در اوپر — خاک صبا بر مجہ کوں دامنگیر کر

---

ای غنچہ دہن بہت کہی باغ مین کہل کر — تا بلبل و گل خوار ہووین کوچہ مین مل کر

تجہ حسن کے سرخی سوں عرق چاہ ذقن مین — یاقوت درخشان ہوا رخسار سوں ڈہل کر

جس رات کوں تو جلوہ چند رمکہ کا دکہاوے — تا صبح رکہوں شمع کوں فانوس مین گل کر

تجہ سرو خرامان کے لنک دیکہ کے قمری — دیکہہ من کا سنائی ہی تجہی نالہ و غل کر

کنکا ہو بہی ہین تیری اشنان کوں انجہوں — کر شوق ہی آنے کا رکہوں ہر مژہ پل کر

تجہ وصل کے قاصد جو خبر دیوں خوشی سوں — جاوین غم و اندوہ میری غم کے بہل کر

بہول جب سوں جدا در کہ میخانہ سوں صابر — پیتا ہوں شب و روز غم اشک کوں مل کر

---

کیوں نا مرادی رونق گل باغ مین چل کر — آ خشم کے گلشن مین تماشای کنول کر

تجہ عشق کا دل مین جو کہلا باغ ہزارہ — جیوں لالہ ہوا داغ نظا انکہیوں مین بہل کر

انصاف پہ تیری کاتب قدرت نے ازل سوں — مجہ دل مین لکہی مہر کے انوار کہیں حل کر

ہر رات کون دِ ہلا کے چندر مہکہ کا جلا
مت شمع و پتنگا کے محبت مین خلل کر

فانوس مین کب ڈھن کری شمع میا سون
پروانہ فدا کر نہو دِیا شوق سون جل کر

رکھ خاکِ شہیدان کے اوپر ہستکے قدم کون
تا یو چمن حرن تیری کفن سیتی نکل کر

تجہ درس کون نرگس ہر مزارِ شہداء مین
انکھیان ہین شہیدان کے کہ نکی ہین اچھل کر

جو کن ہے تیری قامتِ رعنا کی کہ لتہ چھو
تجہ راہ مین شمشاد کھڑی بھیس بدل کر

تک میری طرف مہر سون آ آج خدا را
رہیکل ہو نہ تیرا شوق سون مت وعدہ کل کر

مدت سین ہے شوق کہ تجہ خاکِ چرن سین
پرنور کرون چشم کون رخسار کون مل کر

تجہ لعلِ شکر بار کے دشنام کون صابر
کیون خوش نکر سن کے کہ یو جملہ عمل کر

ہو

مکہ اوپر زلف پریشان مت کر
در کہتا چاند کون پنہان مت کر

دیکہ درپن کے طرف ہر ساعت
چشمِ مشتاق کی حیران مت کر

دل ہے تجہ کاکلِ مشکین مین اسیر
جا ہمن بے سر و سامان مت کر

دِلِ اغیار نوازش کر کر
دیو ہم چشمِ سلیمان مت کر

دل سون تیرا ہے ثنا خوان صابر
تون فراموش ثنا خوان مت کر

جانمن غیر پر کرم مت کر
غیر محرم کون محترم مت کر

زلف کے لت مین کر کے دل کا صید
نو اسیران اوپر ستم مت کر

دل اگر تجہ کون دیوین مشتاقان | برہ بیکے کے یتن ہمہ مت کر
شوق سیتی کر سحر کا دیکہی ظہور | نیند ای دیدہ صبحدم مت کر
دل کون کر عشق غیر سون آباد | کعبہ مین خانہ صنم مت کر
سبہکہ اکر یا وی عشق مین یاد کہہ | شکوہ از دست عیش و غم مت کر
دولت فقر حق سینی دی صابر | شکر کر فکر بیش و کم مت کر

ہو

دیا دل جس نے عشق یار لیکر | ہوا خوش دی کم و بسیار لیکر
گل آئی پر شاخ سون گلدستہ بن بن | رکہی کر سر او پر دلدار لیکر
دیکہہ اپنا کا تیغ آیتی ہی بلبل | چمن مین نالہ ہای زار لیکر
ختن سون نافہ تجہ کا گل کون بدیہ | چلا ہی مشک از تا تار لیکر
فدا اگر نی کون تجہ پر دو سر او پر | کہری مشتاق سر کا [illegible] لیکر
رکہین سر تجہ چرن پر جان فدا نا | تون کہر سون نکلی کر تروار لیکر
کبہو نکہت التا یکے دل درسن میانسون | کہ جا اون دولت دیدار لیکر
طواف میکدہ کر چلا یکے صابر | کہ آون نشئہ سرشار لیکر

ہو

تیری زلف و نین کا نام لیکر | لٹا یا سنبل و بادام لیکر
تیری انکہیون میکی ستی دیکہہ نرگس | کہری بی محو سر پر جام لیکر

معطر باغ کون کرتے ہے سنبل — تیری گیسو سین خوشبو وام لیا

خوشی سون نقد دل قاصد کون بخشون — کر آوی وصل کا پیغام لیکر

چلا ہون طرف کعبہ بیت الحرم کے — جنون عشق کا احرام لیکر

جو باندہی تجہ صنم کے زلف مین دل — نجاوی کفر سون اسلام لیکر

تیری کاکل کے لٹ منگون ہدیہ نافہ — دیوی سیہ مشک تر از شام لیکر

تیری لعل مسیحا سون زمعجز — خوشی بہی فیض انفاس دعا لیکر

زکات حسن دی صابر کون درس — کہ جاوی شاد ہو انعام لیکر

تجہ کون آیا ہون سکندر بوجہ کر — دل کا آئینہ منور بوجہ کر

جوہری دیتے ہین تجہ لب کون خراج — بی بہا یاقوت احمر بوجہ کر

از پریشانی وطن کرتے ہین دل — لٹ مین تیری زلف کے گھر بوجہ کر

عشق تیرا کسر کیا ہون حرز جان — چشم و دل کا نور و مظہر بوجہ کر

پوجتے ہین تیری در کون سروران — تجہ چرن کے خاک افسر بوجہ کر

ہدیہ لایا ہون سرشک چشم تر — تیری قربانی کون گوہر بوجہ کر

ہی نکاد مہر تیرے کیمیا — چاہتا ہون قلب پر زر بوجہ کر

تیری دامن سون لگی ہین خارفان — تجہ کون دو عالم کا سرور بوجہ کر

تجہ درس کیے ہین بکہار ماہ و مہر — مہکہ تیرا خورشید انور بوجہ کر

بھول مت صابر نہ اے سلطان تن — آ سینے قنبر کا قنبر بوجھ کر

تیری پاس آیا ہوں سلطان بوجھ کر — لطف تیرا مشکل آسان بوجھ کر
مانگتا ہوں دان درس کے زکات — تجہ کون شاہ خوبرویان بوجھ کر
فال دیکھن کون کھڑا ہوں روبرو — مکھ تیرا تفسیر قرآن بوجھ کر
نور کر اکھی سے در چشم و نظر — مہر تیری دل سینے ایمان بوجھ کر
پرورش کرتا ہوں جیوں لالہ بخون — داغ عشق مونس جان بوجھ کر
رات و دام جیوں نور تجہ مکھ کا خیال — در نظر رکھتا ہوں مہمان بوجھ کر
نقد دل دیوں ہیں قیمت جوہری — لب تیری یاقوت رخشان بوجھ کر
صد برائے ابر نیسانے خجل — اشک میرا در غلطان بوجھ کر

هو

چو بلبل در چمن فریاد کر کر — کیا ہوں نالہ گلرو یاد کر کر
سحر انجھوں کے موتی سانبدہ دامن — بھرا مجہ چشم نے امداد کر کر
سرجن کون سنا کے شرح غم کا — رجھایا ہوں بہت بیداد کر کر
دکھائی بیخودی میں راہ حق کے — جو بوجھی عشق کوں استاد کر کر
سنے او از شیرین جیستو نہین — پکاری آگے کر فرہاد کر کر
جو لالہ داغ انکھیوں سے چمن کا — رہا ہے بھول کر سو منیا دکر کر

نفدن

تصدق ہوں سجن کے عشق اوپر | کر برکت سے دل کوں شاد کر کر
محبت کوں نشہ خوباں سے کے صابر | رکھا ہوں ملک دل آباد کر کر

---

نہ مہکا پر چہور کا گل ناز کر کر | نگہ آشفتہ دل غماز کر کر
چمن میں چل کہ آوے پیشوا کوں | پھولن کا رنگ و بو پرواز کر کر
بہار حسن کوں دیوے ہے رونق | یو تیرا سبز خط آغاز کر کر
تیری دست کوں آوے ہے چمن سوں | شگوفہ غنچہ پا انداز کر کر
تیری داغ محبت کوں چو لالہ | رکھی سینے پہ خاتم دل وہ سا کر کر
ہوا دل محو میرا جن پکارا | پپیہا پیو پیو آواز کر کر
پتنگا کر گری ہے جیو قربان | رکھی ہے شمع ہم ہمراز کر کر
کیا دل عاشقاں کا صید ہر شہر | سجن نے دام گیسو دراز کر کر
اری دل سیلے نواے چنگ صابر | جو مطرب نے بجائے ساز کر کر

---

عاشق جو ہوا شوق سوں تجھ حور لقا پر | کب ہو یہ نظر وہ روز خورشید سما پر
لبریز ہیں خوناب دل سوں میری انجھوں | جس دن سوں دیا ہوں تجھے رنگ حنا پر
شہدا میں مزا اس لئے شہادت کا نہ پایا | جن جیو تصدق نہ کیا تیری ادا پر
کیوں وصف تیری ذات کے خورشید نہ ہووے | پر نور ہے تجھ مکھ کے تجلا سوں سما پر

کہر بین جا نئیں تجہ نین کا ہر اک شکار افگن
نکل اپنے خانہ زین سوں شہیدان آزمانے پر

شفا ہی تجہ لب لعل مسیحا سی یو نین مجہ مرض کی
ہلا اون اپنے دل کون کیوں طبیباں کی دوا پر

وفا کرنا طلب گل چہرہ کی تن سوں سخت مشکل ہی
کیئی ہین داستان بلبل کی گل کی بیوفائی پر

چندر مکہ نے دیا ہی جب سوں دان درشن کا
کمر از شوق باندہی ہی میری دل نے گدائی پر

تصدق آپنا ساقی پلا ایک جرعہ زاہد کوں
بہت وہ ناز کرتا ہی اپس کی پارسائی پر

بہار عیش در گہ میخانہ بلبل چشم سوں صابر
رکہی پیر مغان مجہ کون جو دی جبہہ سائی پر

ہد

ہوا ہی جلوہ گر وہ لالہ رو جب سوں نظر بہتر
کہلا ہی داغ الفت سوں ہزار مجہ جگر بہتر

دیوی ہر شمع جا فانوس مین ہنس ہنس پتنگا کون
کہ وہ کر کر تصدق جیو جلتا ہی شرر بہتر

نہ مجہ دیتی شاخ سنبل کی غش تجہ برمن کر آہو
خدا کی سوں کہ بو خوشبو تجہو یہ عنبر بہتر

کنول ہر دین کیوں رکہتا چہپا کی گلشن دامن
وفا سوں عہد سوں خوبی نہ دستا کر بہتر بہتر

پسند آیا ہی جب سوں اس لب شیرین کوں نیشکر
حلاوت سوں پرت سوں شیرینی شکر بہتر

ہوی کیوں نرم دل اس سنگدل کا میری زاری سوں
کہ گل سوں مجہ نہیں دستا اثر ہی سحر بہتر

نہ فانی دیکہہ مجہ انجہوں کی ہر بجہی کیوں نہ موہن
کہ آب و رنگ یو صابر نہیں لعل و گہر بہتر

زبس تجہ عشق میں آتش ہر شمع انجمن بہتر
کہری جلتی ہی ہر شب بیچ تلگفا نہ بین بہتر

نثار ای سوں گذری قدم مجہ چشم پر رکہ چل
کہ ہی مجہ درد انکہیاں کی شفا خاک چرن بہتر

نکر بے عشق کے بھیتے کے راز کوں اظہار | پکارتا ہی شب و روز دار پر منصور
کہاں ہے ای کشش شوق کرے ہمراہ | کہ راہ عشق ہے سنگلاخ و منزل دور
انجھواں کے بحر میں دل ڈوب جاتا ہے | خیال وصل کے آئے ہیں جیو بہرہ میں پور
سجن کے نرگس بیمار کا ہے جس کوں عشق | کری ہزار دوا کر طبیب ہے رنجور
کہو نکہت میں دیکھ تجلا جمال روشن کا | چو چشم آئینہ دل عاشقاں کا ہے پرنور
گھڑی فراق کے جس وقت یاد آتے ہی | جگر میں آہ کے لگتے ہیں نشتر زنبور
رہیں حضور میں صابر خدا نصیب کرے | کہ چشم و دل کوں تماشا ہے حسن منظور

دیکھ چندر مکھی کا چہرہ زرد | شمع جل بل ہوئی ہے خاکستر
داغ گل کر [illegible] جھو انکھیاں میں | لالہ رویاں کے عشق کا ہی ثمر
جب سوں مجھ سیں جدا ہوا ہے سجن | نین آتے ہیں اشک سوں بھر بھر
ہی رقیباں کے دل کے ڈسنے کوں | آہ میرے ہوا اژدہا پیکر
نقد دل دی خرید عشق کیا | میری سودا میں نفع ہے نہ ضرر
زلف کے لٹ کوں کھول کے مکھ پر | عشق بازاں کے دن کوں کرے رات نگر
ماہ نو کر دکھاوے ابرو کا | چاند تجھ پر کروں نثار و قمر
ہی نگہ تیری مہ سے کی اکسیر | قلب ہوتے ہیں عاشقاں کے زر
قطع کرتے ہیں عشق کے رہ کوں | کشش شوق جن کا ہے رہبر

سب برا عشق ہین چندر مہکہ بہ　　　اور باتان کیے ہین دل سون بسر

سن بچن شیرین زلعل سیمبر　　　بھول جاتے ہین شکر خوری شکر

لشکر خط سون چہرا ہی شاد حسن　　　کیون نہ ہووین ملک دل زیر و زبر

ای صبا اس زلف کے لٹ کون نہ کہول　　　ہین پریشان خاطرون کے اس مین گہر

ہی فقیران کے نظر مین کیمیا　　　کیون نہ ہووین طالبان کے قلب زر

پردی کہل جاتے ہین انکہیان کے زشوق　　　جون نظر آتا ہی وہ نور نظر

کیون نہ مجہ دل کا ہووی نازک خیال　　　ہی تصور مین میری وہ موکمر

اس کے روشن ہی نظر جون آرسی　　　چاند مہکہ ہی جس کے دل مین جلوہ گر

جیو دارون شوق سون قاصد اوپر　　　اوی کر مہ رو کے ملنے کے خبر

حق دکہا دی مجہ کون وہ دن دیا برا　　　مہکہ ملون ہنس ہنس سجن تجہ یک اوپر

نکلی کبہو نکہت اتہا خدا سون ڈر　　　چاند مہکہ مت چہپا خدا سون ڈر

مجہ نظر مین ہے جون تصویر　　　چشم مشتاق آ خدا سون ڈر

رات کون چاند مہکہ او مت چہپ　　　زلف کا اژدہا خدا سون ڈر

باالب زلال او ہی حرف رقیب　　　مت رکہہ [illegible] خدا سون ڈر

تاب آشفتہ کے نہین دل کون　　　زلف کون مت کہلا خدا سون ڈر

بیوفائی ہمن سوں کر کے نکر | بار قیباں وفا خدا سوں ڈر
اپنے صابر کا حال سن سو کے | مت تغافل دکہا خدا سوں ڈر

---

ہم سوں بازی نکر خدا سوں ڈر | ہٹ درازی نکر خدا سوں ڈر
کن کہے تجہ کوں پاکباز وں سے | دل نوازی نکر خدا سوں ڈر
عاشقاں چہوڑ کے رقیباں سوں | کارسازی نکر خدا سوں ڈر
خرقہ زاہد کا می سوں تر کر کر | بی نمازی نکر خدا سوں ڈر
غم کے آتش لگا کے مجہ دل کوں | جان گدازی نکر خدا سوں ڈر
نقد دل دیوین نذر کر مشتاق | بی نیازی نکر خدا سوں ڈر
جز رخ دوست غیر سوں صابر | عشق بازی نکر خدا سوں ڈر

---

غم فزا سے نکر خدا سوں ڈر | نوا دا سے نکر خدا سوں ڈر
پاکبازاں کوں عشق میں لا کے | جز بہلا سے نکر خدا سوں ڈر
گر سکندر ہووی زمانے کا | خود نما سے نکر خدا سوں ڈر
زلف کے لٹ میں کر کے دل پہ سید | نارسا سے نکر خدا سوں ڈر
ناز کر دیوی بوسہ لب کے زکات | توں منا سے نکر خدا سوں ڈر
ای دل و دیدہ دان درسن بن | اور کدا سے نکر خدا سوں ڈر

شمع مجلس ہو کہ تجہ بن صابرا ہوئی ہی جس پر پروانہ قربانی ہنوز

ہجر تیرا اسر جانی ہی ہنوز زہر تجہ بن زندگانی ہی ہنوز
مجہ ہوا معلوم روز وصل سون عمر تجہ بن رایگانی ہی ہنوز
مو قلم سون لکہ تیری تصویر کون مو کمر کا محو مانی ہی ہنوز
دیکہ تجہ خورشید طلعت کے جہلک آرسی حیرت سون پانی ہی ہنوز
عاشق و معشوق کے جور و وفا ایک کہون دیکہ کے کہانی ہی ہنوز
عاشقان پر غصہ و ناز و عتاب بر رقیبان مہربانی ہی ہنوز
لالہ نے جس دن سون کہایا داغ عشق تر دماغ از خون فشانی ہی ہنوز
عشق بازی مین ہوا ہون گرچہ پیر دل کون شوق نوجوانی ہی ہنوز
گلہ خان کے عشق کا گل صابرا میری انکہیون مین نشانی ہی ہنوز

زسوز عشق میرا دل ہی داغ دار ہنوز کہ ہی شگفتہ نظر آکے لالہ زار ہنوز
بہار حسن کے رونق ہی سنبل تر سون نہین دکہاے بنفشہ نے نوبہار ہنوز
رقیب ساتہ تماشا مین دیکہ گلرو کون گل نظارہ ہی انکہیان مین خار خار ہنوز
مگر ہی فاتحہ خوانی کا عزم قاتل کون کہ چشم وا ہی شہید اکے در مزار ہنوز
گنواے عشق مین اپنا رد کے خبر زشوق و دل ہی چو سیماب بیقرار ہنوز

زکات حسن کی درس کہاں دیتے کون
خدا دلاوے کہ دل ہے امیدوار ہنوز
ملن کا وعدہ کہ فرما گئے ہو کل سوں آج
مجہ سے آج تلک کُلّ سوں انتظار ہنوز
تیری نگاہ کی مستی سوں کرچہ دل ہیں جو
و لے بجا ہے تیری چشم کا خمار ہنوز
ز غمزہ بانکی نگہ تیری قتل کرتے سیتے
نہیں بچاری کا ہے ہیں اختیار ہنوز
کہو نکہت اتہا کی چیندر مہکہ دکہاو صبا کون
کہ شوق ہے تیری درس کا بیشمار ہنوز

نہیں ہوا ہے میرا مہ شعلہ دار ام ہنوز
مجہی سے اس کی مبا سوں ہزار کام ہنوز
ہوا ہوں الگہ دیوانہ کی میں نصیب دار
خیال زلف سوں باؤں الاکہ دام ہنوز
بغیر پیر جو رسا کہی براہ عشق قدم
اگر ہزار کری پختہ ہے خام ہنوز
دکہا ہے خانہ آئینہ میں چیندر مہکہ کون
کہ ڈھونڈتا ہے مہ و مہر بام و بام ہنوز
نہ ایک مرتبہ دی درکی وعدہ درس کا
کبہی صباح بتاتے ہو گاہ شام ہنوز
مغاں کی شوق رکہنا دیوی جرعہ ساقی
پڑا ہوں بر در میخانہ کر مقام ہنوز
جنوں کی عشق کی لذت کہاں ہیں وہ بادے
جو کوچہ کہ سر دہی در فکر ننگ و نام ہنوز
کہو نکہت اتہا کی دکہا قبلہ دعا ابرو
کہ عشق باز کریں سجدہ و قیام ہنوز
نگاہ مہر سوں اکسیر بخش صابر کون
کہ زر تمام ہوے قلب کیجے خام ہنوز

دل ہمارا بہی سجن خوشنود رکہتا ہے ہنوز
کر رقیباں برمیا اور جود رکہتا ہے ہنوز

گرچہ تجھ کاکل مین دل ہی پیشر و سامان شوق — مشک نمین مو بمو ہبود رہتا ہی ہنوز

بینوائی پر کمر باندھی ہی گر مشتاق نی — بوسہ تجھ لعل سون مقصود رہتا ہی ہنوز

ایک یکشب دیدہ ہجرا نین کہ تیری نذر کون — چشم و دل لعل و گہر موجود رہتا ہی ہنوز

بہت مجلس مین کہ تجھ آگی جلا اون جیون سپند — دل کون مجمر مین کہ بوئی عود رہتا ہی ہنوز

آہ بلبل سین حذر کر اي گل باغ وفا — نالہ اس کا آتش بیدود رہتا ہی ہنوز

دیکھ داغ عشق کا دل کی چمن مین لالہ زار — دیدہ میرا اشک خون آلود رہتا ہی ہنوز

عاشق مولا ہی صابر در نگاہ پاکباز — جو لقا بی جذبہ معبود رہتا ہی ہنوز

عشق سون ساقی کی جو دل چور رہتا ہی ہنوز — بیخودی مین نشۂ منصور رہتا ہی ہنوز

مجھ کون دی ساقی شراب عشق سون لبریز جام — دل زمی سیتی خمار سے مخمور رہتا ہی ہنوز

اي سکھی کر جاوي موہن پاس کہیو روبرو — کیون اپس کون عاشقان سون دور رہتا ہی ہنوز

کچھ نہین معلوم کس سون کر عشق کو کی بچن — پاکبازان کون سجن مہجور رہتا ہی ہنوز

حق بجانب ہی برہ مین دل کہ من موہن بنا — ہر نفس کر نشتر زنبور رہتا ہی ہنوز

درد میری کون نہ دیوی کیون تبسم سون شفا — وہ مسیحا خو کہ دل رنجور رہتا ہی ہنوز

جون نہ نازم عشق تی کی نور تجلای عشق — دل میرا آئینہ سان پرنور رہتا ہی ہنوز

فقر کا کچکول کر چوبچہ آب زر رنگ سون — سو شرف بر چینی فغفور رہتا ہی ہنوز

مفلسی مین کیون ہووی ناصر کم محتاج دل — گوہر تر سون نین بہر پور رہتا ہی ہنوز

صبا بر از پروز بہ کر فوج خط سوں ملک دل | شہ رعیت پروری منظور رکہتا ہی ہنوز

شوق سوں دل جان بلبل بسیار رکہتا ہی ہنوز | ظاہرا پہر نثار یار رکہتا ہے ہنوز

ای صبا کہہ خاک اس در کے شفا کارن لے آو | دل کہ مجہ کوں شوق سوں بیمار رکہتا ہی ہنوز

کیوں تماشا کا رکہے دل ذوق گلزار کا خیال | رات و دن چشم و نظر گلزار رکہتا ہی ہنوز

گل کے یاد پر نکرای بلبل شدید غرور | گرچہ ہی دلدار نیش خار رکہتا ہی ہنوز

کب اثر اس شوخ کے دل میں کری آہی سحر | عشق بازاں کے ملن سوں عار رکہتا ہی ہنوز

دل اگر ہجران کے دکہہ سوں جہاں بلا ہے ساتو دن | شوق وصل یار کا آدھار رکہتا ہی ہنوز

طعنہ دیتے ہیں زاہداں [illegible] تجہ سوں کو | در جنوں نام و نشان بسیار رکہتا ہی ہنوز

عشق سوں پیر مغاں کے جن پیا جام شراب | میکشاں میں نشہ سرشار رکہتا ہی ہنوز

جس نے دیکہا ہی ترا دیدار جوں آئینہ [illegible] | دل میں شوق جلوۂ دیدار رکہتا ہی ہنوز

اپنے صبا کوں جہنڈ سا مہکہ دکہا کے شاکر | تجہ درس کوں چشم دل بیدار رکہتا ہی ہنوز

کیا ہوا دل کوں کہ درد شوق رہتا ہی ہنوز | کا دیر یاس و کہ تجہ پاس رہتا ہی ہنوز

کیوں ہووے بلبل سوں عشق گل جدا ہر آن میں | عشق تیرا پہول میں جوں باس رہتا ہی ہنوز

جا بجا ہوں ساقی [illegible] جام شراب | جس [illegible] زندہ خضر اور الیاس رہتا ہی ہنوز

دل و [illegible] جب [illegible] کا میں | [illegible] سو اس رہتا ہی ہنوز

کاش کے اغیار کا ہووے سیہ روز صبا برا
او دشمنی سون گرچہ در آماس جتا ہی ہنوز

کہو نکہت چند مکہہ نے اٹھایا یا نہیں ہنوز
دیدار عاشقان کون دکہایا نہیں ہنوز

کب پاوی داغ عشق کی لذت فراق بن
جن داغ لالہ غم سون جلایا نہیں ہنوز

ہی غنچہ لب خستہ و مرجھا رہی ہین گل
گلرو چمن کی سیر کون آیا نہیں ہنوز

کیون کر وو راہ عشق مین ثابت رکہہ قدم
مرشد نے جس کون راہ بتایا نہیں ہنوز

تجہ جنگ جو سی کے رہ مین رہی کیون نہ محو نین
قاصد پیام صلح کا لایا نہیں ہنوز

مہک مت چھپا و ہنسکے کہ تجہ حسن کی جہلک
جون نور مجہ نظر مین سمایا نہیں ہنوز

سرشار کب کہاوی تیری یا چشم مست کا
غمزہ نے جس کون نشہ پلایا نہیں ہنوز

کیون کر ہووی دعای فقیران سون کامیاب
جن دان دیا درد ہرم کہایا نہیں ہنوز

کیون کر نہ طفل اشک نکل جاوی رو رو مس
گہوارہ مین مژہ کی جہلایا نہیں ہنوز

دربار تیرا چھوڑ کہان جاوی صبا برا
درس زکات حسن کا پایا نہیں ہنوز

واقف ہماری درد کا دلبر نہیں ہنوز
بن نالہ دل کا مونس و یاور نہیں ہنوز

ہر چند ہی صدف کا گہر صاف و آبدار
مجہ چشم تر کی در کی برابر نہیں ہنوز

میری فغان سین سینہ خارا ہوئے شگاف
سنگین دلان کی من مین اثر نہیں ہنوز

دل کون کیا ہون شمع کی بہتی مین جلا پتنگ
اس شمع رو کون رحم مجہ او پر نہیں ہنوز

گذرے چمن پہ کہ نرگس سوں جدا ہے رات دن
میرا کہا کہ شوخ لوز یاور نہیں ہنوز

گلشن میں لالہ کرتا ہے زاری ز داغ عشق
میری جگر کے داغ کا ہمسر نہیں ہنوز

اک دیکھتا ہے سب حل مقصد و صابرا
دریای عشق کا جو شناور نہیں ہنوز

---

دکھا جس دن سوں خط من ہرن سبز
ہوا آئینہ دل کا چمن سبز

بہار سنبلستاں کے ہوا سوں
عجب کیا ہے کہ ہووے انجمن سبز

ہوئے سرسبز بخت عشقبازاں
جو ہے رخت وہ گل پیرہن سبز

کیا کس گلبدن نے جلوہ در باغ
کہ ہے گل سبز سرو و نسترن سبز

بلا ہوں ہدیہ دل لے گلرخاں کوں
کہ ہے درویش کا برگ سمن سبز

کھلا ہے نو گل خورشید کے گرد
بنفشہ زار سوں مشک ختن سبز

اسیر دام حسن سبز ہے دل
ہوا طوطی سے ازاں میرا بچن سبز

بہار نوخطاں کا گل کے بو سوں
ہوبے ریحان و سنبل کے چمن سبز

جو لالہ غم سوں شاہ دین حسن کے
ہوا ہے داغ [illegible] بر در زمین سبز

---

نخل ہے جنت [illegible] پر جو ریحان سبز
بنفشہ زار ہے دور گرد آب حیوان سبز

نسیم گذری ہے بر زلف مسوں از چمن
عجب نہیں کہ ہوئے شاخ سنبلستان سبز

بہار لالہ [illegible] دیکھ
ز داغ عشق [illegible] کھلا ہے بستان

بہارِ حسن کا تک جلوہ اگر سے کوئی دکہا / کہ ہووے چشم تماشا سوں باغ ریحان سبز
خیالِ سبز خطاں ہی انس دل صابر / ہوا ہی تخم محبت زبسکہ در جان سبز

ہوا ہی جب سوں تبسم سوں گلبدن لبریز / زرنگ و بوی گل و غنچہ در چمن لبریز
شگفتہ سن گلِ خورشید پر بنفشہ خط / ہوا ہی مشکِ تر از نافہ ختن لبریز
چمن میں تجہ نگہِ شوخ کا زبس ہی شور / انجہوں ہی شوق سوں از چشمِ نسترن لبریز
خمار رات کے مستی کا اگر سے ہیں دیکہ / کہ تیری نیند کے نشہ سوں ہیں نین لبریز
نہیں سے برق کہ چمکی ہی در شب ہجران / ہوئے ہی آہ میری دل کے برگ کن لبریز
تجا نو جلوہ دکہایا ہی حسن چند رہکہ / کہ نور عشق سوں ہی شمع انجمن لبریز
عجب نہیں کہ خجل ہووے درِ نیسانے / جو میری چشم کے دیکہی درِ عدن لبریز
اٹہوں زقبر شہیدان میں سرخ رو صابر / جو ہووے خاکِ شفا سوں میرا کفن لبریز

سرمہ سوں کیا شوخ نے ہر تیر مژہ تیز / ای دیدہ نشان کر دل وا ز معرکہ مگریز
کیوں زیر و زبر ملکِ دل و دیدہ نہ ہووے / از جلوۂ شہِ حسن کے ہر روز ہی مہمیز
ہر صبح دکہی نورِ تجلا کا ظہورا / جو عشق میں مولا کے ہووے ذاکر و شبخیز
رہتا ہی دل آشفتہ کہ جوں شانہ بیوسید / تک مہک کے اوپر سلسلۂ زلف بیاویز
تجہ لعل کے مہتلونے بچن گرچہ ہیں شیریں / کہتی تلخی دشنام تبسم سوں بیامیز

ہر سو بھبولے کے نمط از بس پھرایا چرخ نے ... با خاک رہ ہموارہ ہوں یا مصطفیٰ فریاد رس

پیرا کے آتش نے زخم جب سینے جلایا ہی جگر ... بر داغ دل انگارہ ہوں یا مصطفیٰ فریاد رس

میری فغاں و سوز سوں ہی داغ چشم مردماں ... ہجراں کا آتش پارہ ہوں یا مصطفیٰ فریاد رس

گرداب غم کے جھول میں کشتی پڑی ہے عمر کی ... بی ناخدا در نارہ ہوں یا مصطفیٰ فریاد رس

تجہ فضل سے امید سوں ہو محو انکھیاں رات دن ... بیدار جوں سیارہ ہوں یا مصطفیٰ فریاد رس

وقت مدد ہی کر مدد تجہ در کا تجہ اولاد کا ... مداح ہوں بیچارہ ہوں یا مصطفیٰ فریاد رس

صبا بر عنبر تجہ بن درد و غم کس کوں سناؤں برہ کا ... ناچار ہوا آوارہ ہوں یا مصطفیٰ فریاد رس

---

تیری جمال کے ہر یک عاشقاں کوں ہوس ... نظر ہی محو تیری دیدار میں بشوق دو رس

توں شاہ حسن ہے ہیں ہم گدا کیا ہو دے ... زکات دیوی اتھا کے کہو ہت نظارہ دیں

قدم کے پاس ترا زندہ کی سعادت ہے ... خدا جدا نکری تجہ سوں مجہ کوں ایک نفس

نظر چو آئینہ روشن ہر رات و دن ان کے ... وصال جن کوں میسر ہے در شب اقدس

سجن کے تیغ نگہ کا ہوا نہ جو زخمی ... نپایا عشق میں یاس نے زجانفشانی حس

ہزار بار کیا دل کوں زلف میں مت جا ... کہ شب رواں کوں اندھار میں خوف عسس

طلای خالص ہے اکسیر عشق سوں جو دل ... ہزار بار لگی کر محک نہ لاگے مس

مبادا قافلہ عمر سوں رہی غافل ... کہ دم ہی قافلہ سالار و ہر نفس ہے جرس

تیری نثار کوں آتے ہی جان بلب بلبل ... قبول ہدیہ مشتاق کر زشوق و برس

خدا نصیب کری دیکھوں پھر نظر صابر　　کہو نکہت میں مہ رخسان کا جلوۂ اقدس

میری نظر کا نور چندر مکھ پیا ہی بس　　اس پر نثار جان و تصدق جیا ہی بس

پر نور دیکھ باغ نکہ نورِ عشق سوں　　جوں لالہ داغ گلشن دل کا دیا ہی بس

سرخوش اتہی کا روز جزا میکشن کے نال　　جام شراب عشق مغان جن پیا ہی بس

نقصان چرا ہو دل میرزد و امین شوق سوں　　دل نقد دی کے عشق سجن کا لیا ہی بس

روشن جو آرسے ہی نظر ان کے رخ ودن　　دیدار جن کہن چاند مکھی نے دیا ہی بس

ہر من کا میر من کا ہوا آرسے زشوق　　جب جب جو نام دوست کا سمرن کیا ہی بس

صابر کہا سے جب جبین مجھی مہ عذار نے　　یو حرف تب سوں جبر کان پر سیا ہی بس

میری سجن کے حسن کا حافظ خدا ہی بس　　جو دس کا چاند ہے کہ کہو نکہت میں چھپا ہی بس

ای نور بخش چشم و دل عاشقاں نکل　　درس تیرا دکھن کوں کہ دمہ کہا ہی بس

تجھ زلف کے خیال سوں کیوں کر نہ بس چہرے　　مجھ دل کا کار و بار کہ باز دہا ہی بس

مجھ درد دل کا کیوں کے طبیباں کریں علاج　　تیری چرن کے خاک میں میرے شفا ہی بس

کرتا ہی میری قتل کوں کیوں تیغ و تیر نیز　　ظالم نگاہ کے تیری بانکی ادا ہی بس

کہتا تا ہی جوش خون جگر میرا اشک سوں　　تجھ دست بوس سین کہ مشرف حنا ہی بس

کاکل کا بو جسم دکھیہ تیرے سو گرا دیہ　　آشفتہ کے سوں آمت عاشق دو تا ہی بس

مجہ دل سوں تیرا عشق ہوا جب سیں آشنا ۔۔۔ بیگانہ جیو جب سوں ز بر آشنائی بس
شرح فراق و نالۂ شب ہا کیا کہوں ۔۔۔ تا صبح اشک سرخ مژہ سوں بہا ہی بس
تو دولت ان کے در کے اپر آبرو نہ ڈال ۔۔۔ شاہ نجف سوں مانگ کہ حاجت روا ہی بس
اکسیر معرفت سیں کہ ہوتے ہیں قلب زر ۔۔۔ دیوی کا حق کہ دل کے طلب کیمیا ہی بس
صابر نہووی نشہ بنا مشکلات حل ۔۔۔ ساقی کے در کوں نوج کہ مشکل کشا ہی بس

هو

مشتاق ہوں تجہ در کا ای حور لقا بس ۔۔۔ کہو نکہت کوں الفت کے مہ رخسار دکہا بس
تجہ زلف کے دیوانہ کوں زنجیر نہ حاجت ۔۔۔ کاہیں تیری گیسوی پریشاں کا پہندا بس
ہی محو تیری رہ میں دل و دیدہ جو تصویر ۔۔۔ جوں نور نظر در دل مشتاق سما بس
تجہ عشق کے قربان کوں نہ حاجت ہے کفن کی ۔۔۔ شہدا میں شہادت کوں شہادت کی قبا بس
سرمست ہے دل دیکہ تیری چشم کی مستی ۔۔۔ گر بادہ نہیں قلقل مینا کے صدا بس
گر گل کے تغافل سوں دل افگار ہے بلبل ۔۔۔ اس غنچہ خنداں کے تبسم کی ادا بس
کہتی ہیں کہ انکہیاں کی دوا خاک شفا ہے ۔۔۔ مجہ دل کے میرے درد کی دہ خاک شفا بس
ہر روز ہووی حسن چندر مکہ کا فزوں تر ۔۔۔ دلدار کے حق میں یہی عاشق کی دعا بس
صابر نکروں شکوہ ز دست غم دلدار ۔۔۔ گر میری اوپر مہر نہیں جور و جفا بس

هو

دل کوں لالہ رخاں کے یاری بس ۔۔۔ عشق کا داغ یادگاری بس

اینہ رو کے عشق ہین دل کون — مثل سیماب بیقراری بس
وصل کے شوق در شب ہجران — صبح تک آہ و اشکباری بس
عشق ہین عاشقان مولا کون — جذبۂ شوق نام داری بس
رس بہری سنک کہیل کے بہلے — رنگ سون بہرے انک وساری بس
دل لبہانے کون عشق بازان کا — غمزۂ شوخ مہ عذاری بس
مجہ ہوا تجہ فراق سون معلوم — زندہ کے تجہ بنا ہی بہاری بس
مجہ تجہ راہ پر ہین انکہیان — کل سون کہنچی جو انتظاری بس
چاند مکہ اچہپا کے کہونکہٹ ہین — نظر آکے نکر اندہیاری بس
یک نگہ تیری مہر کے دیکہہ ہین — عشق بازان کون غمکساری بس
رات و دن ہی فراق ہین بلبل — کل فتنہ سون کرکے باری بس
مت ہرن پر نثار کرنے کوہ — کو ہرا اشک شاہواری بس
مونس چشم و دل جدائے ہین — بیتر اران کون آہ و زاری بس
ارسی دیکہہ بیسو بن صابر — اج کہنچی ہے شرمساری بس

ہو

دلبر آشفتہ حال ہے کہ مرس — زلف کا کاہین جال ہے کہ مرس
رات اور دن ہے کے انتظار ہین — تجہ درس کا خیال ہے کہ مرس
دل لبہانے کون تیرا غمزۂ شوخ — اج صاحب جمال ہے کہ مرس

کیوں نہ پامال دل کریں خوبان
کن بہری تیری چال ہے کہ مپرس

ہر پلک تجہ نگاہ و غمزہ کے
تیر و برچہی کے بہال ہے کہ مپرس

ہر طرف توں بہری ہے میرا دل
تیری قدموں کے نال ہے کہ مپرس

زندگانی تیری جدا ہے میں
عاشقاں کوں وبال ہے کہ مپرس

کیا کہی تجہ کوں شرح غم صابر
عرض کے وقت لال ہے کہ مپرس

۴۴

تجہ رہ میں انکہیاں طاق ہیں کہیہ انتظار کے پرس
تجہ درس کا مشتاق ہوں کہیہ بیقرار کے پرس

تجہ ہجر میں از تاب و تب کندی ہیں تر بہت روز و شب
آتے ہیں تن سوں جاں بلب کہیہ جاں نثار کے پرس

مشتاق ہے دیرینہ سوں آیا ہی روشن سینہ سوں
ای ماہ رو آئینہ سوں کہیہ غم شمار کے پرس

تیری پلک کے ہر سناں کرتے ہیں چشم و دل نشان
تجہ پر فدا ہی مال و جاں کہیہ زخم کار کے پرس

تیری ادا پر ای گلبدن شائق ہے ہر غنچہ دہن
تجہ عشق سوں دل ہے چمن کہیہ نو بہار کے پرس

در خواب زلفاں کے کہتا دل دیکہہ کہ درد اتہا
پہر ناگہہ آشفتہ جہیتا کہیہ ناگہہ کار کے پرس

دل شاد و خوش ہر حال کر اپنا فزوں اقبال کر
دامن لٹکوں کوں پال کر کہیہ خاکسار کے پرس

تجہ ہجر میں کہینچی جو دکہہ صابر نے بہولے غیش سکہہ
دکہلا کے ہر نفس چاند مکہہ کہیہ آہ و زار کے پرس

برہ میں جہو سندا ای جب سجن توں پردیس
سہا و تا ہی میرا دل کوں جو گینے کا بہیس

بہن کے کیمر و لکہیری بہبوت مل مکہہ کوں
درس کے بہکہ کے کارن پہروں کیا بدیس

دکھا ہے سرو نے جس دن سوں تو نہالے کون — کھڑی ہے ہنس بدل کر چمن میں جھوڑ کے کیس

کہے کہوں کہ کبھی جا کے اس ہتیلی کون — بزم رنا ہی جو پردیس میں کبھی آ دیس

نظر میں آئینہ دل میں دیکھ کر صبا بر — خیال یار کون پہچانتا ہوں ہر ہیس

ھو

رہی ہی فکر جہاں سوں ہمیشہ جیو اداس — سجن کے عشق سوں لے لا کے بھو لیے وسواس

چرانہ آکے وطن میں ہووی پریشان دل — کہ خوش دماغ ہے کاکل میں از معنبر باس

صبا جو زلف کے لٹ میں گذر کری کبھو — کہ دل کے آج پریشان ہیں تجھ بغیر حواس

نہ فکر سر کے رکھی ہے نہ پانو کے مجنون — جو گرد باد ہی فارغ زخور دو خواب ولباس

جہنو لنے عشق میں ناموس ننگ ترک کیا — نہ ان کون نام کے پروا نہ خلق سوں ہی ہراس

شراب عشق کا رکھتا ہوں شوق دی ساقی — کہ میکدہ میں رہوں مست می پرستان پاس

نگاہ مہر سوں رکھنا شاد خاطر صبا بر — کہ آج دور سوں آیا ہی کر کے تیری آس

ھے

کہو نکہت الست کے جند رکھ کہا کر جو بن رد س — چلا ہی تیری تغافل سوں میرا کھر در موس

بہتی میں ہم کے جلنا نہ کار ہر کس ہے — وہی جلے کہ کری دل کون شمع در تن فانوس

ہر دکے درد کا سنجو کہ بن علاج نہیں — کری ہزار دوا کر حکیم و جالینوس

وطن کے یاد سوں آزاد ہو کبھی اے دل — رہیکا زلف کے بہندر میں کب تلک محبوس

بلبل کے بیک سوں کر رہی بلبلین دلی دعشق — کنشت سوں کہینچی ہر دل کون جو شوق در کر طاؤس

بجز با

سجن کے خاکِ چرن سوں نظر کروں روشن | اگر ز شوق میسر ہووے مجھے پابوس
گدا ہوں شاہ ولایت پناہ کا صائب | کہ خانہ زاد ہے اس در کا قیصر و کاوس

۱۴۲

مجھے ہے ساقیٔ مہ رو سیں چشم داشت ہمیش | کہ میکشاں میں اٹھا دل صفا ز مستیِ خویش
دکھا ہے آئینہ یوں جب سوں اس خندر مکھ کوں | رہی ہے چشم و نظر پر ز نور و محو ہمیش
کیا ہے زلف کے لٹ بیچ دل نہیں ہے خبر | کہ اس مسافر آشفتہ پر چہ آمد پیش
چمن میں کیوں نکرے نالہ بلبلِ شیدا | کہ ہیکا گل کے تغافل سوں سینہ اس کا ریش
عجب نہیں کہ ہوویں عاشقاں بدحن آج | صنم کے دوش اوپر دیکھ زلفِ کافر کیش
نہ [illegible] گزرے کہ گلشن کے سیر میں تجھ بن | نظر میں ہے گل و گلزار [illegible] نیش
لہو نکہت اپس کی چمن [illegible] راہ کوں | کہ شرم سوں زمیں بوس سر رکھیں درپیش
درس کے وان سوں لکھو نکہت کے خیر دیا یہ | کہ تیری راہ میں بیٹھا ہے صبا پر درویش

۱۴۳

دیکھ چشمِ دل سوں روئے یارِ خویش | دل ہوا آئینہ از انوارِ خویش
دل کوں فکرِ یار و من در فکرِ دل | ہر کسے خوش ہے ز کار و بارِ خویش
کیوں کے آوے اس کوں ہجر ایں قرار | عمر کاٹے جس نے با دلدارِ خویش
دیکھ گل کوں خار سوں ہم بستر ہن | ترک بلبل نے کیا گلزارِ خویش
طاقت آشفتہ کے دل کوں نہیں | زلف کوں مت چھوڑ بر رخسارِ خویش

آرسی مست دیکھ در پوشاک سرخ | تا نہووی عاشق دیدار خویش
شیشۂ ساعت ہی تن کہر بال دم | تا نہ ہووی غافل از کردار خویش
شاد کر زاہدہی از زہد و نماز | رند خوش ہی از میسی سرشار خویش
برہمن مشتاق ہو دین کسم صنم | دیوی تار زلف سین زنار خویش
دیکھ درسن چاند مہکہ کا قسا دا | دیدہ روشن کر زمہ رخسار خویش

آرسی مست دیکھ در پوشاک سرخ | تا نہووی عاشق دیدار خویش

ہی جو ساقی کا ثنا خوان بلبلکار ہمیش | ہی شب و روز میسی عشق سون سرشار ہمیش
کیون نہ آئینہ صفت اس کا ہی دل روشن | جس کی انکھیان ہین منور ز رخ یار ہمیش
مجو روشن ہی نظر ان کی تجلای سون | جن کا دل سیر ہی از لذت دیدار ہمیش
ای صبا زلف کون آشفتہ نکر ہر ساعت | اس کی ہر تار مین ہر دل ہی گرفتار ہمیش
زاہدان نشہ تقوی سون اگر خوش دل ہین | میپرستان ہین میسی عشق سون سرشار ہمیش
عشق کی داغ سون تن جس کی نظر گلزار ازسی | چشم و دل اس کی بہاری ہی ز گلزار ہمیش
جب سون دیکھا ہی چندر مہکہ کا تجلا سادا | دل چو نقش ہو نرسد شوق ہی بیدار ہمیش

دل سون خوبان بیچ جس کی رام ہمیش | عاشقان بیچ ہی اس کا نام ہمیش
زلف بین خوشنما ہی چاند سا مہکہ | کہ دکہا دی ہی صبح و شام ہمیش
عشق مین جو رہی خوش و سرشار | بیخودی کا جو ہووی جام ہمیش

بہرہ

کیون نہ دل عاشقان کے صید کری — زلف کے لٹ کے چہوڑ دام ہمیش
طبع میری سے شہد سان لبریز — میٹہا جب سجن کا نام ہمیش
عشق کے رہ مین بادیہ لذت — جو کری سیر شوق کام ہمیش
نکری دلوف میکدہ جب تک — میکشی مین ہی رند خام ہمیش
مہ و خورشید کو نہین مشتاق — بو جتے کیون ہین تیرا بام ہمیش
مہربانی ہی ہنس کے کر دیوی — درس کا دان فیض عام ہمیش
عاشقان ہو دین برہمن صابر — کر صنم بولے رام رام ہمیش

جس کون جس کا ہی عشق کا کم و بیش — مہرخان کا ہی کو چہ کر د ہمیش
عاشقان کا ہوا برہمن دل — دیکہہ آشفتہ زلف کافر کیش
کرم مہ روسین آشنائی کر — دل سے بیگانہ از عزیز و ز خویش
دیکہہ کچکول عشق کے لذت — سروران شوق سون ہوئے درویش
جب سون بہچرا ہی ود گل خوبے — ہی مژہ خار و چشم و دل پرنیش
زلف مین جب سون جا بہا ہی دل — ہی پریشان بہت ز کردہ خویش
کیون نہ دل خون ہو وی میرا صابر — عشق کے داغ سون جگر ہی ریش

تماشا ہی چند ر مکہ پر کر زلف عنبر افشان — کبہی آشفتہ ہی کا ہی پریشان کا دو قربان

ہوا ہی مہلکہ کے سرخی ان سو عرق یاقوت رمانی
کہان ہے جوہر دیکھی مرصع حسن رخشانش

عجب کیا ہی کہ یاوں زندہ کے تصویر ہو جی
تبسم میں اگر اوں جو خمیسے لعل خندانش

تجا نو کس نجاری کا کری یکا جیو آشفتہ
کہ پیچ و تاب کھا دی ہی خم زلف پریشانش

قمر نور تجلا سوں شرف رکھتا ہے شمس اوپر
کہ دی دل بوسہ تا نکلا ہے از چاک گریبانش

نپاوی کیوں حیات خضر خال کنج لعل او
ز آب زندہ کے لبریز ہی چاہ زنخدانش

جھکی شمشاد جلوہ دیکھ از شوق قد موزوں سے
لٹک سوں کر چلی گلزار میں سرو خرامانش

دیکھی کس نظر سوں چاند مکھڑی کے جھلک صاحب
کہ ہی تصویر محو آرسے از شوق حیرانش

[illegible]

مجہ نظر سوں کر دیکھی حور بادلہ پوشش
کیا عجب کہ جنت در پن ہووں محو و مدہوشش

رسکے نہیں طاقت مجہ دل پر ہتیا کوں
زلف کے لٹاں مت کھول ای نسیم بردوشش

ہم ہلال ابرو کوں کیوں نہ دیں مبارکباد
مشتری و زہرہ ہی آج حلقہ در گوشش

کب تلک دلاؤں یاد صبح و شام کے وعدے
رات و دن کہ ملنے کے ہیں بجن فراموشش

دیکھنیں ساقی کے ہوش کیوں رہی برجا
مست دل کوں رکھتے ہیں ہر نگاہ مینوشش

طور د نور موسے کا بت کہونکہ نہ کوں دکھلایا
جس نے دیکھیا دولت کا ہی ہنوز بیہوشش

کر کے ملک دل تاراج زلف عنبر افشاں نے
فتح کا سنادی ہے آج مژدہ در گوشش

کیا عجب جان پاوی یک نظارہ سوں نقش
جوں مسیح کر بولے ہنسکی لعل خاموشش

ہے مشتاق کے دل ذرہ ذرہ جاکتے سینے ہیں
زلف عنبریں کے دیکھنا کہ نے در آغوشش

خانہ زاد ہوں صابر جان و دل سوں ساقی کا     تا شراب وحدت سوں دیوی جام پر جوش

ہو

گلشن میں دیکھ رقص و رخ گلعذار رقص     تا دیوی نو بہار کی لذت بہار رقص

مردنگ کے ٹھکور میں کہنکرو کے تال سوں     دل تازہ کر ز نغمہ ساز ستار رقص

سرمنڈلاو بین کی دہن میں بہلا کے سہد     مطرب کوں بخش طاقت و دل کر نثار رقص

عیش و بہار و نشہ غنیمت ہے عشق کا     سرشار رہ ز شوق کر تو بی خمار رقص

عاشق پاکباز تماشا کے ذوق سوں     رہتی ہیں رات و دن ز خوشی در دیار رقص

مطرب سیں سن کے ساز جینے ہیں بار بار     کر رقص و بیخودی کا مزہ لے ز یار رقص

خوش دل ہو ورل کہولے کہو نکہت آفتاب رو     تا ذرہ ذرہ دل کا دکہون کام کار رقص

جو مست ہیں شراب محبت سوں صابرا     ساقی کے یاد میں ہیں خوش از یاد کار رقص

ہو

شراب عشق سوں ہو مست و دیکھ حالے رقص     کر نشہ بخش ہے از جلوہ بر نکالے رقص

عجب نہیں کہ ہو وی تازہ نوگل قالبے     رکھی جو نقش قدم ہے سکی نونہالے رقص

ستارو ہیں و یکہاوج کے سر میں پائل دیکھ     کہ تیج کے مست کری ہی زلاو بالے رقص

ہزار جلوہ حور و پری کہو نکہت میں دیکھ     رکھی ہی محو دل و دیدہ بی مثالے رقص

صباح عید کریں روزہ چہوڑ رمضان کا     دکہاوی آج جو مہ ابروی ہلالے رقص

نہ زلف ہی کہ کمر کوں کہلاوتی ہے لچک     دلاں کوں کہینچی ہے آشفتہ چہوڑ جالے رقص

نہ بوجھے رقص و مئے عشق و عیش یکبار کہ یادگار ہی مستی و خوش جمائی رقص

خون دل درو سنا اون غم ہجران خالص مجھ کون خلوت میں ملی کر شمہ خوبان خالص

بوسہ دل ز لبش تازہ کرون سرخی پان کر میری ہاتھ نکی وہ لب خندان خالص

دیکھون جون آئینہ کر جلوہ کری مہ رو کی بر رخش محو رکھون دیدہ حیران خالص

ای صبا کاکل مشکین کون پریشان مت کر دی نہ برباد دلان کا سر و سامان خالص

باوہ نوشان نمین کرون فخر ز مستی صابر کر مغان دیوی مئے عشق سون پیمان خالص

مجھی سیو بادہ کشان سجنا بین اخلاص کہ دیوین نشہ بعشق مغان ز شیشہ خاص

ز شوق رنگ حنا بوسہ دل تازہ رکھون رہون سجن کے قدمون مین اگر چو خواص

نکیا تون شوخ کون کیا دشمنی تہی مجھ دل سون کہ باندھ زلف کے لٹ ساتھ کہینچنا قصاص

صبا جو یاری خم کا کل معنبر مین سلام کہیو پریشان دلان کا از اخلاص

نکہیو دون ہاتھ سون دامان پاک او صابر جو پا اون شاہ کے خدمت مین رہ جو نعد خاص

دل نہ ہو غم زدہ ان بن اچ ہجر اس سی خلاص آئی دریوسف بنا یعقوب احزان سون خلاص

مانگتی ہی بلبلان نت خدا سین نو بہار تا گل خندان کری فریاد افغان سون خلاص

دیا نکر شمع ز پروانہ ز شوق وصال ہمیں کی آتش مین جلبل کر ہو آجان سون خلاص

دل پریشان حال آتا ہی وطن کوں زلف سوں
جوں اسیرے کو ہووے زنجیر و زنداں سوں خلاص

درد میری کا مگر بوجھی مسیحا خو علاج
عشق کا بیمار کب ہووے ہے درماں سوں خلاص

لوک کہتے ہیں کہ تھا دیوانہ مجنوں ہی غلط
عشق میں لیلا کے تھا ہشیار و فکراں سوں خلاص

مے پلا ساقی کہ بے خود ہو و پوچھوں نا پی خم
شیشۂ دل تا رہے لبریز و پیماں سوں خلاص

کون ساوے دن ہووے صابر کہ جیندے مہک دیکھ
من ہرن سازد دل غمناک ہجراں سوں خلاص

پروانہ ہو ہو جو جلا اس کوں کفن سوں کیا غرض
جو شمع رو یا میں رلا اس کوں اکن سوں کیا غرض

سہکہ سنوں بدا و جن لیا سر عشق کے رہ میں دیا
رودے سوں جس نے خو کیا اس کوں ہنسن سوں کیا غرض

جو عشق کا دیوانہ ہی بدنام ہی افسانہ ہے
جو خلق سیں بیگانہ ہی اس کوں ملن سوں کیا غرض

ہر دل کہ در زلف رسا گیر با رخ کے جا بجا
آشفتہ کان او بے ہنسا اس کوں وطن سوں کیا غرض

دیکھا ہے جس نے چاند مکھ ہو لا برتن من سوں دکھ
درس کا ہے جس دل کو ہے سہکہ اس کوں محن سوں کیا غرض

جو دل ز عشق گلرخاں ہے داغ و خونابہ فشاں
ہی لالہ زاری چشم و جاں اس کوں چمن سوں کیا غرض

طالب ہمیں صاحب یار کا مشتاق گلرخسار کا
بلبل ہی جو دلدار کا اس کوں سمن سوں کیا غرض

ہو

تجھ آگے کیوں نہ ہوے گل و غنچہ خوار محض
تجھ عشق سوں ہے لالہ دل داغدار محض

دیکھا ہوں تجھ کہو نکہت کے تجلا سوں بارہا
آئینہ تجھ جمال کا ہے شرمسار محض

انکھیوں میں آ کے جلوہ کری دیکھ داغ کے
تا دل میں گل کری چمن لالہ زار محض

درسن کا دان دیوی اگر حسن کے زکات — مجہ بینوا کون ہنسکی رہی یادگار محض
گل کے بہار دیکہ دو روزہ نہ بہول غم — دم زند دیکے باغ مین ہے نو بہار محض
ساقی نہیں ہے مجہ کون میے ناب کا خیال — ہی تجہ نگاہ مست کا دل مین خمار محض
آئینہ رو سین عشق کے جذبہ سون جا ملے — سیماب وار دل جو ہوا بیقرار محض
صابر خدا دکہاوی کہ مہ رو کے درسن کون — جان بر لب آرہی ہے بشوق نثار محض

ہو

ای دل نہ مانگ از لب لعلش زلال محض — آتش سون آب کرنا طلب ہے خیال محض
تا چاند مہک کے نقش قدم پر ہووی نثار — پہرتا ہی سایہ ہو مہ و خور یک کے نال محض
آئینہ سرخ و زرد کہ ہوتا ہی ہر گہری — ہی گل رخان کے عشق مین در انفعال محض
ہی شوق میکدہ کے در او پر کرین مقام — مسجد مین دیکہ غلغلہ و قیل و قال محض
جن عشق مین مزہ نہ لیا ہجر و وصل کا — وہ عاشقی کے پہنت مین ہے بی کمال محض
جو دم سجن کے یاد مین گذرا حیات بوجہ — ورنہ خیال و خواب ہے عمر و وبال محض
صابر ہوا ہی زلف سون جس دن سون دل جدا — رہتا ہی بیقراری و آشفتہ حال محض

ہو

جسد سے مہک کے لبو نکہت کے ہی مجہ کو اے بو فرض — درسن کے شوق سے عاشق کون جینوا ہے فرض
زکات حسن مشتاق کون نہ مجہ ہے دم — کرہ رخان کون گدایان سون نہ بہلا ہے فرض
شراب عشق کے مستی مین جو رہے ہین — ہی جن کون بادہ پرستان کے رہنما ہے فرض

پینے دو آتش دل اپنے مست کو ساقی کہ ہووے زہد کے مستی سوں پارسائی فرض
رکھی جو شوق کہ دشت جنوں کی سیر کری اسے ہے عشق کے رہ میں برہنہ پائی فرض
غبار میری نظر کوں ہے درد دوری کا غبار خاک شفا کے ہوئے دوائی فرض
ہمن کوں روز جدائی سوں خوف ہی صابر وگرنہ فرض ہے خوباں کے آشنائی فرض

هو

لیا ہوں ساقی نہ رکھیں نشہ مل قرض کہ دیوی شیشہ زمستی نوای قلقل قرض
میری سلونے سجن کا بڑا ہے آوازہ کہ مانگتے ہیں نمک سے رخاں کا تل قرض
بجز انہ سنبل تر باغ کوں کری خوشبو کہ لے گئے ہی سحر رنگ و بو زکاکل قرض
میری خواں سوں کہ ہوتے ہے آج مشکل و یاں کئی ہے گل کے رجھانے کوں لیکے بلبل قرض
شگفتہ لعل لبش دیکھ غنچہ سیں لیے کر کھلا ہے ناز و تبسم سوں رنگ و بو گل قرض
میری نظر سوں چند مہک کا کر دکھی پر تو کہو نکہت سوں لیویں پر جلوہ تجمل قرض
نہ ماہ نو ہے کہ ہر ماہ نو ہو دی ہلال کیا ہے شکل لے از نقش نعل دلدل قرض
چلا ہوں شاہ خراساں کے طوف کوں صابر رضا کے شوق سوں لے توشہ توکل قرض

هو

شاید کہ آج لادے قاصد نگار کا خط دل نقد اس کوں بخشوں پہر پہر کے یار کا خط
قاصد کے پانوں پر ہن سلے اور بلیاں پہنچا دے گر سجن کوں مجھ بیقرار کا خط
مہک سوں کبھی لگا اور راکھوں کبھی سر اوپر کر چشم و دل سوں دیکھوں گلگوں عذار کا خط

بیشک شہید اس کا عمر دو بارہ پاوے ۔ گر قبر کوں دکہاویں اس کے نگار کا خط

خاطر ہووی شگفتہ دل تازہ مثل گل سوں ۔ گلشن میں آ کے پہنچی گر گلعذار کا خط

انجہوں کے در تصدق کر خط اوپر لٹانن ۔ گر بیکسی میں آوی غم خوار و یار کا خط

انکیاں نہر کے صابر دیتے ہیں خون ترت ۔ بیشک کہ راہ میں ہی عہد و قرار کا خط

---

سجن کے چاند سے مکہڑا اوپر جو اور خط ۔ جو ہالہ نام خدا گرد مہ سہاور خط

بہار نو گل خورشید ہووی تازہ و تر ۔ بنفشہ سبز کئے ریحان میں کر دکہاور خط

زجلوہ سنبل مشکیں کے پرورش کر کر ۔ عجب کیا کہ تماشای گل پہلاور خط

بہرنا جو مصحف رخسار کا ورق دل سوں ۔ نظر میں نور کے تحریر سوں لکہاور خط

حبش کے فوج بالا ملک روم گہیر لیوی ۔ جو شاہ حسن سوں غارت کا حکم یاور خط

عجب نہیں کہ کری مشق دلربائی زلف ۔ دلاں کے صید کئے تسخیر کر سکہاور خط

نظارہ محو زر و شن رقم ہووی صابر ۔ کہو نکہت کے جوت ہیں کہ ماد رود کہاور خط

---

لمنا ہے مرغان کا غلط و خدو نا غلط ۔ امشب غلط ہی آج غلط ہی صبا غلط

ابو نکہت کوں جو الت کے نہ دہلاو ماد ۔ در سے اس نگار سوں امید ہا غلط

ای عندلیب [illegible] نو بہار [illegible] ۔ غنچہ کے آشنائی و گل کے وفا غلط

چشم کہ [illegible] ربنا بیکسی کے دن ۔ [illegible] ہی چشم دات زمنا دو کدا غلط

زاہد نے خمر کہو کے بجا نا ہزار حیف
جس نے ہد مین نہین ہر اثر ہی دعا غلط

جو نہ عشق کا درد نہ بوجہے زرنگ و بو
لقمان وقت ہو کے دیوی گردوا غلط

اس آخری زمانہ مین جز فضل کردگار
کر آشنا کے آس رکھی آشنا غلط

تا راد عشق مین طلے نکرے مرسون صبا
رہبر و اگر کہاوی غلط رد نہ غلط

ہو

سجن تجہ چند ر مہکے کے تجلا کا خدا حافظ
رہی کر نور ہو مجہ چشم دل امین مصطفی حافظ

ہوا تجہ جلوہ رخسار سون خورشید و مہ روشن
تیری حسن درخشان کا علی مرتضی حافظ

کہو نکہت کے خبر دیوی خوشبو سون دو دان در سکو
کہون تیری سنی وست کا حسن کان سخا حافظ

کرشمہ تیر ہے ابرو کمان ہے غمزہ قاتل ہے
کری کر قتل مشتاقان شہید کربلا حافظ

لباس سرخ جیون گل پہن کے کر سیر گلشن کے
کہ بلبل کہوی گل کہوی شہ زین العبا حافظ

جو کوے عشق کے رہ کھنن راطے مر قدم کر کر
ہی اس کا حضرت باقر امام سخا حافظ

چمن مین عشق کے ہے جس کا دل پر جعفر مائل
ہی اس کے رنگ و بو کا جعفر صادق و صفا حافظ

جہنون کے ذکر ہی والکاظمین الغیظ کا آیہ
انہون کے ورد کا ہی موسی معجز نما حافظ

مجہی ہے عشق کے دولت مین فقر و فخر عالم مین
میری فقر و قناعت کا علی موسی رضا حافظ

محبان کے بہار دل ہین گلزار محبت سون
تقی شہ کا ستان دل کا صبح و مسا حافظ

ہوا ہی عشق کے پرتو سون دل پر نور و رخشان
میری یاقوت دانے کا نقی شہ کے میا حافظ

حسن ہی عسکری شہ ہے دو جگ مین دوستان پر
اگر مشکل پری مت ڈر کہ ہر مشکل کشا حافظ

دل نے تجہ زلف مین بسیرا کر | آج بہولا وطن خدا حافظ
سن صفت تجہ نہال خوبی کے | ہی بہاری چمن خدا حافظ
کیون پہندا ڈالتا ہی آ کے تو کون | میری گل کسر رسن خدا حافظ
قتل کرتے ہی تیغ ابروسون | تیری بانکی نین خدا حافظ
صابرا پنے کون ہنسکے راضی رکہہ | میتہی گہ کہہ بچن خدا حافظ

ہو

دل آج چاند مہکے جہنکارسون ہی محظوظ | جون آئینہ ز حیرت دیدارسون ہی محظوظ
کیون غنچہ لب خوشخوان گل کی کرے نہ تعریف | دل کی شگفتہ کی گلزارسون ہی محظوظ
ہی اس کون زندگی مین عیش جنان میسر | گلشن مین عاشقی مین جو [illegible] سون ہی محظوظ
بلبل کون ہر نظارہ مار نظر مین نشتر | دیکہر اگر چمن مین گل خارسون ہی محظوظ
مشتاق جان فدا کی نزا آم کیون نہ آوی | [illegible] کر دلبر اغیارسون ہی محظوظ
مجنون ز شوق لیلا کہکن بعشق شیرین | بتخانہ مین برہمن زنارسون ہی محظوظ
زاہد ز زہد و تقوا رند و شراب خانہ | صابر ز جوش مستی اسرارسون ہی محظوظ

ہو

آج ہی سرشار سو وہ میرا شرابی الحفیظ | کیا دلان اوپر لیے آوگا خرابی الحفیظ
گل کی مستی کم نہ تہی پہر آج پر پینے کی شراب | کالیان دیو ہر گز کر بے حجابی الحفیظ
کیون نہ دل ہووی شہید اس چشم فتنہ خیز کا | ہی نگہ تیغ و مژہ تیر شہابی الحفیظ

ہجر کی آتش سی دو دن رکھ سکتی ہین دیکھ کر | جوش سون دل کی ز دیدۂ اشک ریزان ہون جو شمع
کب بجھی آتش جگر کی اشک عنابی بنا | خون دل لبریز کر کر گرچہ سوزان ہون جو شمع
عشق مین مہ طلعتان کی گر جدائی صرف و غم | ہیں ہمو در جان گداز شاد و خندان ہون جو شمع
سوز کی پروانہ کر کر داغ کہا کہا در جگر | گاہ ہون خاموش و گاہ ہزار رونا لان ہون جو شمع
دیکھ کہو نکہت کی جہلک مین چاند سا مہکہ ترا | شوق سون فانوس مین کل کل کی قربان ہون جو شمع

ہو

ای چندر مکھ دیکھ تیرا عشق سون ہر زار شمع | موبمو آتش فشان گرمی جگر انگار شمع
جیب سین کہو نکہت کی بدریا مین کہا ہر ماہ و ز | عشق کا کہا داغ دل پر ہی مژہ خونبار شمع
شب نشینان کا تماشا دیکھ و سوز تیغ خیز | صبح تک گا ہی خموش و گہی در گفتار شمع
طعنہ دی در عشق مین ستیان کون لم پروانہ کی سنگ | شوق سون ہر رین کون جلتی ہی کر سنکار شمع
گر نہین ہی برہمن جلتی ہی کیون بتخانہ بیچ | ڈال کی گل مین صنم کی زلف کی زنار شمع
شب نشینی طرح کر شوق سی ار شمع سہیکہ | رات کون کر سوز تی ہی خلق ہی بیدار شمع
ہووی چندر مکھ میرا جس رات کون مہمان شوق | گہر سون باہر کر دل خاموش اس پر وار شمع
نیہ کی آتش مین جلنا دل کون تلنا صابرا | جان گدازان گر کب [illegible] میکند اظہار شمع

چولی سی ہون تیری یک نظارہ پر داغ | کہو نکہت کی جوت کی ماہ و ستارہ پر داغ
چمن بسا رکھی لالہ رخان کی مشتاقان [illegible] | ز داغ عشق ہین دل کی ہزارہ پر داغ

نہیں ہے باغ و ہزارہ اگر نظر لگے — ہوا ہے دل جگر پارہ پارہ پر قانع

جو نور چشم نظر میں دکھاوے آب و ہوا — جو شوخ ہووے انجھو کی بہارہ پر قانع

نین سوں جھاروں مئے خانہ دیوار کر مجھ خندہ مت — شراب خانہ کے دل ہے اجارہ پر قانع

انجھوں کے موتی کے سمرن پرو کے پلکائین — زشوق وصل ہے استخارہ پر قانع

کفن کوں کھول کے نظارہ کر کہ تیرا شہید — درس کے شوق ہے عمر دوبارہ پر قانع

برکات حسن کے کر دیوے بوسہ صابر کوں — نکر شمار کہ ہے بے شمارہ پر قانع

---

قسم خدا کی کہ ہے عاشقاں کوں وقت نزاع — جو مہ عذار سوں ناچار ہووتے ہیں وداع

زبسکہ مدرسہ میں قیل و قال دیکھا ہے — اری ہے جانب میخانہ دل زشوق سماع

[illegible] محب فتح دشمنان اوپر — کہ رات و دن ہے انہوں کے مدام ورد شجاع

چمن میں رات کوں تھی شمع رو مگر مہمان — کہ عندلیب و پتنگی میں ہے ہنوز نزاع

خرید عشق کیا نقد دے کے دل صابر — کیا کروں کہ نہیں میرا پاس اور متاع

---

آج ہے انکھیوں میں سرو بت اندھیار وادریغ — دن کیوں کر غم سوں گذرے ہمار وادریغ

بیت جہد باد خزاں نے کر کے کاہے باغ میں — بنشم بلبل سوں کیا نابہ جار وادریغ

غنچۂ گلزار دین کوں ظلم سوں پامال کر — غم نے کیا کلیجہ کاں کے غم بہار وادریغ

اس زمرد رنگ طوطی نے بہکہ اوپر لے کر نقی — خاک میں غم سوں رلائے نو بہار وادریغ

وو گل محمد کہ تھا گلشن میں نبی کا آب و رنگ
جگ سوں نت شگوفہ سدا تن فگار وا دریغ

کیوں نہ کہاوں داغ دل جوں لالہ از قتل حسین
کربلا کے ترابی در خون لالہ زار وا دریغ

جب حسین گلزار شہیداں کا دکہا ہر جلوہ گاہ
در چمن کرتے ہیں بلبل آہ و زاری وا دریغ

سرو قد آل نبی کے دیکہ خنجر سوں قلم
فاختہ کرتے ہیں نت کو کو پکار وا دریغ

نو گل خورشید نیزہ پر شگفتہ دیکہ ماہ
دل ہوا جوں لالہ غم سوں داغدار وا دریغ

نونہالاں نبی کے جسم کریں در خاک و خوں
ہوئے طوطے پات جھڑ جھڑ سوگوار وا دریغ

غم سوں ہر گل کوں ہے خار در گلزار دہر
غرق خوں جیب سوں ہوا ہے گلعذار وا دریغ

باغ میں حیدر کے خار و خس کا زور دیکہ آہ
گلرخاں ہیں درد و غم سوں بیقرار وا دریغ

کاکل گلچہرہ کاں سن یہ تر از اشک و خوں
پیچ کہا کہا ہوئے سنبل شرمسار وا دریغ

سرخاں کے تشنہ کے کربا دو دشت کربلا
سر زمیں پر مارتا ہے آب جوبار وا دریغ

صابر الکہ مرثیہ شاہاں کا دیوانیں زغم
دوستاں کوں دہر غم کے یادگار وا دریغ

تمت

جو دل ز داغ عشق درخشاں ہے جوں چراغ
خوناب و اشک از مژہ ریزاں ہے جوں چراغ

مہ رو نے جب سوں چاند سے مکہ پر لیا نقاب
دل آتش فراق سوں سوزاں ہے جوں چراغ

پروانہ دیکہ شمع کوں مہ رو کے عشق میں
روشن ہوں بند بند و بلب جاں ہے جوں چراغ

جس کا جگر انگار ہے برہا کے آگ سیں
سینہ بہٹی میں تپ کے بریاں ہے جوں چراغ

پر نور جس کا دل ہے رشتہ دین کے مہر سوں
روشن دلاں میں صاحب ایماں ہے جوں چراغ

جس رات دیکہتا ہی چندرمہ کون روبرو
دل سون غش تے سون خوش و خندان ہی جیون چراغ

پروانہ کیون نہ بلبل شیدا ہووی ز شوق
لالے کا داغ شمع گلستان ہی جیون چراغ

جلنے بنا نہ آوی اسے چین صابرا
جس کے جگر مین شعلۂ ہجر آہی جیون چراغ

ہو

لالہ رخان کے ہجر کا انکہیون نین دیکہہ داغ
دل نے کیا ہی ترک تماشا و سیر باغ

سنبل کے رنگ و بو سین پریشان ہوا ہی دل
کو زلف کے نسیم کر خوشبو کری دماغ

جون لالہ ہی جشم ز روشن ز داغ عشق
مجہ گلشن نظر کون نہین حاجت چراغ

چہوٹے ہین زاہد خشک و ریائی نماز سون
پیر مغان کے عشق سون ہیئے جرعہ ایاغ

دنیا کے فکر و ذکر مین گذری ہی جن کی عمر
صابر نہ ان کون عیش کی لذت نہ ہی فراغ

ہو

اگر عشق مین ہی نظر سر طرف
نجی دلبر شوخ کی کہر طرف

جسے مہر ہی [illegible] کے کیمیا
نہ دیکہی کا اکسیر کی زر طرف

سخن [illegible] سون شیرین کی [illegible]
نہ دیکہون کبہی قند و شکر طرف

کری [illegible] طرف [illegible] وجہین
بری کر نظر دل کی دلبر طرف

[illegible] کہی [illegible] مین جو قدم
کری ننگ ناموس کون بر طرف

[illegible]
[illegible] سنجر بر طرف

[illegible]
[illegible] کیون جو تا ہی سکندر طرف

ملے فقر میں اس کوں دنیا و دین — اگر شاہ اوی قلندر طرف
جو ہے زلف کے بو سیں خوشبو دماغ — نہیں دیکھتا مشک و عنبر طرف
میرا دل ہوا صابر اکہربا — محبت سوں ڈھلتا ہے حیدر طرف

مجھے حق دکھاوے بہار نجف — کہ ہوں بلبل شاخسار نجف
مبارک سے زاہد کوں حور و بہشت — مجھے جلوہ گلعذار نجف
اسے قدسیاں کا مراتب ہے آج — جو آسودہ ہے در جوار نجف
کروں چشم کے زور سوں راہ طے — مدد گر کرے راہ دار نجف
محبان کے ہے درد دل کے شفا — غبار در شہریار نجف
اگر شیخ حاجی ہوا کعبہ دیکھ — میرا حج ہے طوف دیار نجف
صبا سر اٹھاوے نہ باغ نعیم — ہووے دفن جو در مزار نجف
بہشتی ہے وہ پاک دین صابرا — لگی جس کے تن کوں غبار نجف

ولے کر دوں چشم و سر سوں راہ نجف — ہووے سر جو نعلات نجف
دیدہ روشن ہووے تجلا سوں — تا نظر آوے جلوہ گاہ نجف
بادشاہاں ز چشم و سر جہارے — خاک درگاہ بارگاہ نجف
دیوے درویش کوں تت بنشاہ — کر رکہے شوق بادشاہ نجف

بیر پائے رسیت ز خلق جہان — جس کون حق دیوے عز و جاہ نجف
شیخ ہی کس امام زاہد کا — پیر میرا ہے دین پناہ نجف
شاہ عبد الحق معتقد کہلاؤن — کر کنیں مجھ کون در سپاہ نجف
کون سادات و دین ہووے صابر — بہر نظر دیکھن مہر و ماہ نجف

ہو

اغیار سون ملا ہی مرا گلعذار حیف — کہتا ہی گل کون خار نے دل ہی فگار حیف
بلبل ز نالہ کیون نکرے دل کون غرق خون — بت جہڑ خزان کے فکر سون ہی شاخسار حیف
جون لالہ داغ دل نہوا ہے ازیں سبب — گذری ہی آرزو مین خزان و بہار حیف
گلشن مین دیکھ غنچہ [illegible] — ہی عندلیب نالہ و زاری سون زار حیف
آئینہ رو کون سنتے رقیب سون ہمکنار — سیماب وار دل ہی مرا [illegible] حیف
آنے کا وعدہ دلدار نہ آیا کیا سبب — انکھیان ہوئین سفید رہا انتظار حیف
پردیس دیس چھوڑ کر سدھارا جو من ہرن — از دیدہ خواب دل سون گیا ہی قرار حیف
سینے مین دیکھ زلف کے ان کون صابرا — آشفتہ ہون کہ کیون نہ ہوا دل شکار حیف

آتا ہی وہ ابرو کمان لیے تیر مژگان یکطرف — ہی دل ان ہو یکطرف قربان ہوئی جان یکطرف
کس شمع رو کے عشق نے آتش لگایا در چمن — ہی داغ لالہ یکطرف پروانہ قربان یکطرف
کیا آج وہ غنچہ دہان ہنس ہنس چلا ہی باغ سون — بلبل ہی خوش خوان یکطرف غنچہ ہی خندان یکطرف

کس کے خرام ناز سوں پھر شور ہے گلزار میں
ہے سرو بیخود یکطرف قمری بنالاں یکطرف

سب غم کے اندوہ و غم دل سوں اٹھا ساروں گرہ ہو
ساقی و مطرب یکطرف دلدار مہمان یکطرف

جس دل کوں تیرے نور سیں روشن کیا جھمکا ہے
وہ ہے درخشاں یکطرف جان محو حیران یکطرف

صبا کے لیں ہر خبر کہنی ہی تجھ بن رات دن
درد جدائی یکطرف اندوہ ہجران یکطرف

توں زیب گلشن خوبی ہے کیا کہوں تعریف
پھرے ہے بلبل و گل تیری حسن کے تصنیف

چمن کے شوق کبھی عاشقاں کے مکھ کوں دیکھ
کہ ہر نظر میں دکھاویں تجھے ربیع و خریف

ہما جو دیکھی میری استخوان نہ پہنچے
ہوا ہوں تیری جدائی سوں بسکہ زار و نحیف

تیری نثار کوں موتی کے تھال بھر لیلے
کھڑی ہے شوق سوں انکھیوں میں لاؤ نگہ تیز

کھو نکلت اٹھا کے دلبا وہ روکہ دل واروں
تیری چرن کے اوپر مرا ہے یہی تکلیف

رقیب سوں نہ ملا عاشق وفا خو کوں
قیاس کر کہ برابر نہیں کثیف و لطیف

تجھے ہے نام خدا گلرخاں سوں کیا نسبت
کہ وہ ہیں خار و خس توں ہے گلعذار و شریف

نہیں ہے تجھ کوں خبر صبا بر ثنا خواں کے
کہ تجھ فراق کے اندوہ سوں ہے زرد و ضعیف

جس پاکباز کوں ہے رسول خدا کا عشق
ہووے مبارک اس کوں علی مرتضیٰ کا عشق

برجا ہے عاشقاں نہیں کر فخر کسر ز فقر
جس پاکدیں کوں ہے حسن مجتبیٰ کا عشق

روز جزا تھیں کے شہیداں میں سرخ رو
حق نے دیا ہے جن کوں شہ کربلا کا عشق

تن پا ... سے انہوں کے عبادت قبول و زہد — ہی جن کوں درجہاں شہ زین العبا کا عشق
از دولت بقا ہی دو عالم مین برملا — ہی جس کے دلمین باقر کان سخا کا عشق
ہی جس کا دل شگفتہ زگلزار جعفری — جھا جی ہی اس کوں جعفر صدق و صفا کا عشق
جون خضر زندہ دل ہی زاعجاز موسوی — جو را اکھتا ہی موسی معجز نما کا عشق
گھکول اس کا نعمت الوان سوں بھرا ہے — حق جس کوں دیوی شاہ خراسان رضا کا عشق
ان کوں نہیں ہی فکر ہر یک پل صراط کے — ہی جن کا حرز جان تقی رہنما کا عشق
مولا کے عاشقان سوا تہی کا ہر روز حشر — جس کا انیس ہی نقی پارسا کا عشق
کر جاودانہ اہل ریاضت کا مرتبہ — مولا سوں مانگ عسکری مقتدا کا عشق
... مہدی ہادی کا صابرا — جو حق سوں پاوی حضرت آل عبا کا عشق

ہی ... نور حق کا ہی نشان عشق — بحق معشوق و عاشق کا بیان عشق
دکھی آئینہ دل مین تجلا — ہووی کسر جلوہ گر درچشم و جان عشق
کبھی دیوانہ کر ناموس کھووی — نکل داوی کبھی نام و نشان عشق
کبھی عاشق ہووی معشوق کا یہ — دکھا کے جلوہ مطلعات عشق
کبھی ... زہد و تقوا آزماوی — کبھی سرمست راکھی درجہان عشق
کبھی ... سنوان کے دل مین باندھ زنار — دیوی بتخانہ کے در بر مکان عشق
کبھی ... ہی ... ان کوں ... سر — بنا ہی ہر کوں کا ہی جوان عشق

کبھی صبا بر کون دکھلاوی خزاں بہ | بلا کے نشے از شوق مغان عشق

انکھیون مین جلوہ کری میرا گلعذار عشق | کیون باغ باغ دل نہووی از بہار عشق

سینہ خانہ لالہ رخان کا ہی جس کا دل | ہی داغ دل کے سیر سی لالہ زار عشق

دیوانہ وار تا نہ پھرے کوہ و دشت مین | لذت نہ پاوی پھول کی در خار خار عشق

تا حال رقص مین ہی دل عاشقان ز شوق | اس سن کے مطربان سون سحر بار بار عشق

اپنے رو کے وصال سون کیون ہووی کامیاب | سیماب وار تا نہ رہی بیقرار عشق

کب شمع اس کے سنگ جلی کر سکے کا بھس | بلبل کے کر پتنگ نہ ہووی نثار عشق

سن سن کے ناصحان کے سخن دق ہین صبا برا | اب شوق ہی کہ جا کے بسین در دیار عشق

ہو

ہوا جو عاشق و مستانہ عشق | پڑا ہی بر در میخانہ عشق

جو موسی محو ہووی از تجلا | جو دیکھی نور آتش خانہ عشق

کری دیوانہ کے کہر بار رنج سے کے | ز مجنون جو سنے افسانہ عشق

اگر چاہی رہی آزاد جگ سون | جنون مین آ کے ہو دیوانہ عشق

رہی خوش کا کل مشکین کے لت مین | ہو دی گر شوق رکھو دل شانہ عشق

رکھون نظرو نمین نور چشم گر کر | نین مین آوی گر جانانہ عشق

مغان کے شوق سون سرشار رہوی | دیوی ساقی جسے پیمانہ عشق

اگر دیوانہ کے پاوے لذت | جنوں میں یک رکھی فرزانۂ عشق
رہتی اس شمع رو کے سنگ فردا | ہووے سرو زجو پروانۂ عشق
مژہ سوں جھاروں یک مستاں کے صابر | جو پاوں خدمت میخانۂ عشق

لیوی خوناب دل سوں جوش کر چشم تر عاشق | بہی گنگا و جمنا ہو سرشک احمر عاشق
صدف کے چشم سوں نکلے ہر یک یوں اجھو ہو غلطانی | نہیں کر در نیساں خانہ زاد گوہر عاشق
جو اپنے قناعت کر رہی نظارہ اوپر | دکھاوے کر چندر مکھ ہنس کے خاطر پرور عاشق
غرض گویاں کے کبھی پر نہو آزردہ عاشق سوں | کہ غم خوار و نہیں کر ڈھونڈی نپاوے ہمسر عاشق
بہر اوی کب نلک پر کے اتھا کے پوٹ کاندھی پہ | خدا وہ دن کری تجہ پر فدا ہووے سر عاشق
نگاہ مہر تیری کیمیا ہی کر نظر ہنس ہنس | کہ اکسیر محبت سوں ہو وِل بیغش زر عاشق
ہووی در حسن روز افزوں شدا کر مانے تساہر | کہو نکہت میں ست جھپا مکھ از چشم انور عاشق

اے ناز بھری دیکھہ کبھی زاری عاشق | تجہ عشق میں ہے نالہ بسیاری عاشق
جس دن سے کہو نکہت یہ چندر مکھ تہہ نہ بیا | لوہو ہو بہا اشک زخونباری عاشق
| ہے بیخودی و نشۂ سرشاری عاشق
| میثاق کے دن سوں ہی گرفتاری عاشق
| عاشق نہ مبادا ہووے اغیار مکین

نشر

بیشک کہ تبسم سوں دیوے شربت دینار  معلوم ہووے تجہ کوں جو بیماری عاشق
ہجراں کے اگن سوں جو جاے غلط انداے  جز دیدہ تر کوں کرے یاری عاشق
صابر دل و جاں نقد تبسم کا بہا دوں  گر فرخ ہووے خوش نزخریداری عاشق

۳

آنکے بوتہہ کہوں اندیشہ دیکہ فال اشتیاق  کب میسر ہو کا تمنا کوں وصال اشتیاق
سیج پر تڑپہوں شدن من ہرن کے درسن .  دل کے مہچلی پڑا ہے آج جال اشتیاق
جیو کہت سن آرہا ہے بر لب از شوق نثار  کب دکہوں درسن کہ واروں از خیال اشتیاق
کہیو ای قاصد نہ پاتی بہیج تے ہونے پیام  انتظاری صدسوں گذری در کمال اشتیاق
سیر گلشن سوں نہووے آج کیوں کر دل ادک  سروہی کل ہی نہیں ہی نونہال اشتیاق
بوسہ ما دوں جیوں حنا پا کے نگارین پر زرق  دیکہوں کر خونابہ دل پایمال اشتیاق
عشق میں اینہ روکہ صابر اسباب وار  بیقراری تن او پر ہی بال بال اشتیاق

[illegible]

ہوآئی جب سوں دل و دیدہ داغدار فراق  کہلا ہی چشم و نظر آگے لالہ زار فراق
نہو وے بلبل شید اطرف سمن مایل  اگر اثر نکرے نالہ بہار فراق
نپاوے لالہ رخاں کے وصال کے لذت  جو دل کہ داغ نہ راکہی زیاد کار فراق
لوہو میں غرق کروں کر فراق ناتہ لگے  جو چاہی خون بہا دیے اوس دل بیار فراق
شب وصال کے دیوے اگر شتاب خبر  در سرشک کروں روز و شب نثار فراق

کری ہو ملک جنون شہ ہے عشق سون آباد — جو دیو حکم مین اس کے رہین دیو تن بلند
اگر محب ہے محب کا نواز رد کر لکین — جگر مین دشمن دین کے زبغض و کینہ خدنگ
نہ ہلکی عشق کے دریا مین ہکنجہ زبر — کہ دو ورتے ہین زہر موج ہر طرف سون نہنگ
نظر ہی جن کے سہانے زعشق گل رو پان — نہال و گل کے طرف دیکھنا ہی ان کون ننگ
ز شوق بلبل و گل ہووی اس اوپر قربان — رکھی جو شرم کے او بر من ہرن گل او رنگ
ہزار سال ہی یکروز ان کون ہجر الحذر — جنہون نے عمر گذاری ہی ماہ رو کے سنگ
ستار و بین کے نغمہ سون دل کا غم نہ گیا — لگا خروشنے کے مغنی ٹکور بر مردنگ
شب برات ہے ساقی کہاں ہے شیشے دم — کہ دل کون زندہ رکھی دور بادہ گلرنگ
ہووی مغان کے محبت کے راز اس پر کشف — پھری جو پیر طریقت سون عشق کے فرہنگ
کشش کے شوق سون ملتا ہی دل سریجن سون — کتہین ہے عشق کے ہر چند راہ بعد فرسنگ
ہنوز رقص مین دل عاشقان کے مین صبا پر — ہیا کے دہن مین جو مطرب نے گل بجایا چنگ

۲۷

جو فن مین عشق کے ہی رند وہی خود چالاک — اگر ہزار دیوی طعنہ خاص و عام چہ باک
بہ سیف وش و نیت ہے میر ستان کے — اگر شہید ہووے مین دفن کر ب یہ تاک
مغان کے عشق مین آمت تلہی زاہد — ہووے یکا زہد ریائے سون ورنہ خوار و ہلاک
کہان سون ایک طرح رہو حال غانمہ کا — کہ چرخ مین ہے مہ و خور ز گردش افلاک
لیا ہون عشق چند رمہکہ کا نقد دل دیکر — کہ میری پاس نہین کیا کرون جز این ملاک

برہ کے آگ میں جل بل کے داغ ہوتا دل     نہوے لالہ رخاں کے اگر میاں کے کلک
طلائی صاف تپاتے ہیں آگ میں صراف     بھٹی میں ہجر کے جلنا ہے عاشقاں کوں محک

کس شمع معنی مہکر سوں کہولا چمن میں انجل     کر شوق غنچہ و گل ہوتی ہیں سب کل کل
دل میں خیال اس کا کیونکر قرار لیوے     وو شوخ نامداری ہے دلربا و چنچل
مطلعاں کے باتاں سب خوب ہیں ولیکن     درس کے وقت ہر شب بیتی ہیں آج یا کل
ہجراں کے جاگنے کی لذت نہ پوچھ مجھ سوں     پانی ہیں زہر قاتل خواب و خورش ہیں حنظل
یو خال تجھ رخ کا مہر درس دلربا ہے     تفسیر زلف و خط سوں کرتا ہے مسئلہ حل
کیا عاشقاں کے دل کے سوز و تپش سنا اوں     تجہ نیہ کے اگن میں جل بل ہوئے ہیں کاجل
تجہ زلف سانپنی کا دل جانتا ہے منتر     گل میں کہ پلے پہر ہی آشفتگی کے ہیکل
دل میں چراغ روشن کر داغ کا چو لالہ     از نور عشق خورشید ہمن دیکھا ہوں سوں پہل
برگ حنا نہ پاوے کیوں مرتبہ چمن میں     جوں رنگ لگ رہا ہے کالجہ کاں کے پکھل
کیونکر نہ شمع دیوے گل سوں لگا کے عزت     صابر پتنگ اس پہ جان ارتا ہے جل بل

بہو

جن دل کوں پتنگا نہ کیا شوق سوں جل جل     در شوق کہا شمع نے سب تار کا بل بل
کس کے نگہ کرم سوں ہے شور چمن میں     جھڑتا ہے شگوفہ کہ فقط بوسے کے غنچہ گل
ہوتے جو حنا سبز اگر بخت ہمارے     اس پای نگارین کا مزہ لیوتے مل مل

ہمن [illegible] بت کی کیہ نکہت دان درش — ہنس ہنس کے تغافل سون کہا اکھون چل چل

کیہ نکہت نہین تجہ چاند سی مہکہ پرکہ پراے — ہی ابر طلا و شفق نور کا جہل جہل

کیا [illegible] ہی خوبان مین کہ دی [illegible] دیدار — کہتی ہین نہ ناز و زرا دا آج نہ کل کل

کر بس [illegible] مجہ دل کا تیر کل سون لگیا نت — بن بار چنبیلی کا نئے پہولون مین لگا کل

مجہ چشم مین جس دن سون کہلا داغ محبت — خوش ہین کہ ملا لالہ صفت شوق کا پہل پہل

اباد کیا [illegible] ویرانہ کون صابر — ابادی عالم مین بہت دیکہے کل کل

ہ

چمن [illegible] ای شوخ گلعذار نکل — تیری درس کون کہڑی گل زشاخ سار نکل

نہ داغ [illegible] لالہ سہا یو تجہ دیکہین — کہلی ہی چشم تماشا ز لالہ زار نکل

[illegible] تیری قد کا سرو گلزاری — کہڑی ہی راہ مین تیری زجویبار نکل

[illegible] آئی ہی تیری درسن بن — کہو نکہت کے ابر سون جہن ماہ دو چہار نکل

[illegible] لیکہر ہین ترے [illegible] — شکار کا ہی اگر شوق تنہ سوار نکل

[illegible] نثار [illegible] — کبہو چشم سون ای اشک شاہوار نکل

[illegible] چشم مشتاق — ہی زخانہ آئینہ مہ عذار نکل

تیری [illegible] — نہ کون اپنے ثنا خوان کی شہر یار نکل

[illegible] — صبا نہ میری آنہ آہستہ ویرای مرنکل

مجھ سوں کبھی مل نہ مل پر زینہار نال
درس مجھ دی نہ دروعدہ کے آج و کل

بات میری سن نہ سن غم کے جہنے تج جت
گھر میں میری چل نہ چل اپنے کبھی بر جھجھک

یاد وفا لے نہ لے جور و جفا کا نہ ترک
دل میں میا رکھ نہ رکھ بغض کی ہجو غزل

کل سوں میری لگ نہ لگ اور کے کہنے اوپر
کس نے کہا جا نہ جا ہمرہ اہل دغل

دل میں گذر کر نہ کر اور طرف کا خیال
نور نظر رہ نہ رہ چشم سوں دور ایک پل

اول شب سو نہ سو آخر شب صبا را
ذکر کا پھل لے نہ لے نیند کا انا ہمیں بہل

ہو

آج ہوں ایسا اداس تک سوں میخانہ چل
بادہ پرستاں کے پاس بھیر و سہ پیمانہ چل

شیشۂ ناموس توڑ زہد ریائے کوں چھوڑ
مستی کا کر ہو دی زور بر در خمخانہ چل

خوش ہو جنوں میں ہر خلق کے باتاں سہہ
جو کوئی دیکھے کہے آئے کہ سوں دیوانہ چل

سبحہ کو رو کرو دو دیں عشق کا نشہ پوئیں
پیر مغاں سوں لیویں خدمت میخانہ چل

گر کئے سینے کا سنگار شمع کرند دل انکار
جل کے ہو جیو نثار آگ میں پروانہ چل

عشق کے مئی کا خمار توری جو منصور وار
نعرہ بر روی دار کھینچ کہ مستانہ چل

صابر آشفتہ حال کس کوں کہے دیو خیال
دل اوپر ڈالا جال زلف کا جو شانہ چل

گر سیر گل کا شوق ہی ای نونہال چل
تا سرو و دکاں نہاں کری میر نال چل

ماری ہے لاف غنچہ و گل از بہار حسن
کر ناز و دلبری سوں نہیں پامال چل

مشتاق دیکھنے ہیں کبر ماہ نو زشوق / کھو نکھٹ اٹھا دکھا خم ابرو ہلال چل
روشن تھی عاشقاں کے نین تجھ جمال سوں / کس نے کہا کہ مکھ کے اوپر پردہ ڈال چل
ای دل وطن بسار کے بیچ رہ فراسہ / کب لگ رہی کا زلف میں اشفتہ حال چل
کر شوق ہے کہ یو بھی قدم سرو ناز کے / جوں سایہ جس چمن میں چلے توں بہر نال چل
کر چاہتا ہے مرتبہ در بزم میکشاں / میخانہ کے طواف کوں رنداں کے چال چل
ہے بات کہ بات عشق کے مشکل اگر چلے / اس سنگ لاخ میں نہ تدیک سنبھال چل
صابر دور روزہ عمر کہ خواب و خیال ہے / مت اس خیال و خواب میں بے اعتدال چل

نک سوں چلا جوں میرا نونہال / ہوا سرو و گل در چمن پایمال
فراموش بلبل کری عشق گل / جو سنبل کے لٹ دیکھی بر خد و خال
کبھو نکہت بیچ مت ڈال پنج چند سا مکھ / کہ عاشق درس دیکھ ہو دین نہال
میرا شیفتہ دل ہے زلف میں / پریشان نکر دوش او پر سنبھال
ہووے کون سا دن کہ صلوات پھر / تیری مصحف حسن میں دیکھوں فال
تیری سنگ ہی خضر کے عمر کم / جدا اپنے سوں تیری ہے دن ماہ و سال
تیری آنکھ آ [illegible] لٹک [illegible] / پلک ہے بی تجھ غمزہ دیکھ ہاتھ بھال
اسے دیکھتی ہی مہ نو کول [illegible] / [illegible] ہی مشتاق ابرو ہلال
بس دولت حسن تجھ ذی زکوٰت / کہ در دلربایی ہوئی تجھ کمال

تیری

تیری زلف کے لٹ کون سینے مین دیکہ — میری دل کا ہی آج آشفتہ حال
جو کچہ ہو سکی خیر اس دو زکر — کہ ہی وعدہ فردا کا خواب و خیال
جو دم عشق مین کٹنا وہ عمر بوجہ — بجز عشق ہی زندگانی وبال
جو طالب ہین مولا کے آزاد ہین — بد و نیک کے چہوڑ کر قیل وقال
جسے عشق کے ہوی دولت نصیب — نہین اس کے نعمت کون ہرگز زوال
خدا دیوی عشق مغان صابرا — کہ بے عشق دستے ہر جیو نا محال

ای چندر مہک کبہی دکہا و جمال — کہ دیکہون مصحف جمال مین فال
مت چہپا و کہو نکہت مین آٹہ نور — جس کے زیر و زبر ہی خوش خط و خال
تیری بانکی نگہ سون کیون کے بچی — دل عاشق کہ ہر پلک ہی بہال
چاہتا ہون کہ تجہ کون حال کہون — آکے تجہ پاس ہوتا ہون لال
مو بمو شانہ شکوہ کرتی ہے — زلف کے اس کے ہاتہ مت دیوی بال
خدمت میکدہ مجہی دی کے — ساقیا اپنے میکشان کون پال
تیری خدمت مین عمر خضر ہی کم — تیری دوری سون دن کہ ہر دم سال
جن کیا ہی طواف میخانہ — بزم میکشان کے ہی خوشحال
آج ساقی نے دل کون مت کیا — دیدمی ہی جہان عشق مالامال
مرد کر سہ بقا کے عشرت ڈہونڈ — عیش دنیا ہی ور نہ خواب و خیال

عمر کا دم حباب سین پوچھا ہنس کے بڑ لیا کہ ہی ہوا کا مثال

پیر جن کا ہی ساقی کوثر ان کون کیا ڈر ز نامۂ اعمال

ایک دروازہ کا گدا ہوا رہ ہر کسی آکے آبرو مت ڈال

عشق بھولے ہی سرو و قمری کا دیکھ تجھ قد دلربا کے چال

ماہ ان کا تمام خوش گذرے جو تیری ابرو ان کے دیکھی ہلال

تجھ نکہ کون دیا ہوں شیشۂ دل طاق ابرو سون مت گرا و سنبھال

بس اگر ہو دین عاشقاں کا چلن سایہ ہو ہو تیری قدم کے نال

پوچھ مت ہجر کے جلون کا علاج ہوا گن کب بجھی بغیر وصال

اپنے صابر کون پھر جدا مت کر کہ اسے جیو نا ہووی کا محال

ہو

کبھو نکہ تھا مین چاند مکھ کا ز ابرو دکھا ہلال لوگون کے عید کل ہی میرے آج بی ملال

اس زلف سانپ کون کہ جو اس مکھ اوپر دل ڈس کیے ہین زہر مباد ا جہر سنبھال

کافر بھی کا دیکھو تماشا کہ سحر کر خورشید رو کے مکھ سون لگا ہی مین خال

زلفان کے لٹ جو ماد زمان جھوڑ دو شن کر آشفتہ کے کلمین کرین عاشقاں کون جال

سب یہ کون دیکھ نین کنگرہ ادے دل میرا رقیب ہوے پھر سجن کے نال

کل رات سٹن سر جینے سو بار بار دل ہنچ درکے بزم مین ہی محو تا بحال

ہین عاشقان نامہ مین خطا ہر ان نام فرد ا ہین کامیاب و مجاز ہر درد بال

کہو نکہت انہانے حسن کے لسا کون زکات
نظارہ کہ تیرا دشا کو ہی داد وسال

اج کونا کون ہے تیری غم سوں برا حال حال
لرزتا ہی صبح تک ہر رات تن پر بال بال

اشک دریا میں انکہیں ڈوبتی ہیں تا کمال
دیکہ تجہ ہجران کا دل کے پہلی اوپر جال جال

کیوں نہ ہووی کہا والانت تیری نخچیر کا
تجہ نگہ کے تیر کے کہٹکی ہے دل میں بہال بہال

سرو جہک جہک یو جیتے ہی تجہ عمر کے نقش کوں
دیکہ تجہ سرو خرامان کے لٹک کے چال چال

ہووی گلشن کا تماشا عاشقاں کنہہ زہر مار
پیو پیو کر کر پکاری کریہ پپہا ڈال ڈال

مثل آئینہ قناعت کر رہوں نظارہ پر
گر دکہاوی مہکہ سریجن ماہ ماہ و سال سال

عارفاں ہر وقت در میخانہ کرتے ہیں نماز
دیکہ در مسجد ریائے زہد کا سب قال قال

صابر مسکین لگا ہے تیرے دامن سوں زتو
یو مثل مشہور ہی دامن لگو کوں پال پال

ھو

کیا ہووی کہ کہو نکہت بت کے ماہ پارہ دل
زکات حسن کے دیوی مجہی نظارہ دل

نہووی سیر چمن کا خیال گلرو کوں
جو داغ عشق سوں دیکہی میرا ہزارہ دل

جو شمع جس کا جگر شعلہ زن ہے ہجر امین
عجب نہیں کہ مژہ سوں جہرے ستارہ دل

زبسکہ جوش ہے انکہیوں میں اشک گلگوں کا
مژہ سوں موج اچہلتا ہے خوش بہارہ دل

ہی چاک چاک زبس خنجر جدائی سوں
ڈہلی ہے اشک ہو از دیدہ پارہ پارہ دل

شب فراق میں روشن نہووی کیوں ہر مو
کہ میری آہ سوں لبریز ہی شرارہ دل

نہ آہ کا ہی اثر نے فغان و زاری کا | رہا ہن بہت مگر اس کا سنگ خارہ دل
کری علاج سجن ایکے کر سینے صابر | میری فغان و میرا دردی شمارہ دل

*

اگر ہووی اسے معلوم زخم کاری دل | میاں سوں رحم کری بر جگر فگاری دل
ستاری نیند سوں بیدار ہو ہو جھڑتے ہیں | شب فراق میں سن کے آہ و زاری دل
نہووی وصل کا گر شوق در شب ہجران | انجھو میں غرق رہی چشم اشکباری دل
چمن کے سیر و تماشائی گل بسر جاوے | ز داغ عشق جو وہ دیکھی لالہ زاری دل
خبر جو ایکے کبھی پوچھی درد مندان کے | کروں نثار در چشم شاہواری دل
جو نور چشم نہ ہووی جدا ز دل شب و روز | نہووی جو شوخ کوں معلوم دوستداری دل
غم فراق ہر غم خوار و چشم تر مونس | چرا نہووی جگر خون ز بیقراری دل
بسا ہی زلف پریشاں میں جب سوں دلبر | ہوا ہوں بی سر و سامان ز یادگاری دل

*

سناتی ہر چمن میں گل کوں بلبل داستان دل | کہ گلرو کے تغافل سوں ہی فریاد و فغان دل
جو سوسن شرح دیوں دس زبان سوں درد ہجراں کا | نہووی مہر کر تجہ غنچہ لب کے بر دہان دل
جرس کوں نالہ سنجی ہوا اپنا بسر جاوی | سنے گر قصہ بار فراق کاروان دل
ہوا ہی زلف میں خوباں کے جب سوں صید و شکستہ | رہے ویراں و ہی کاہ پریشان خانمان دل
جو مجنوں عشق ابتلا کے ہوں مشہور عالم میں | نہ نکلے کیوں زرسوائی میرا نام و نشان دل

اگر خون جگر مین غوطہ کہاوے اج ہر جاہ — قبول لعل خندانش نہ ندیوں نک پان دل

زپیچ و تاب ہوتا ہے زمو باریک تر صابر — کہ ذرتا ہی نظر آکے سو جن موی میان دل

کہو نکہت الت کے دہلا شمس الضحی شمایل — پر نور تجہ درس سون تا ہو وار چشم سایل

خورشید رو سندر ہی تون مہ رخان کے صف مین — جون ذرہ تجہ اوپر ہی دل عاشقان کا مایل

حور و پری تجہ آکے کرتے ہی شان اپنا — چندر سا مکہ دیکہ کے ان کا حسن زایل

ہر رات چشم میری ہی محو تیری رہ مین — کر مجہ طرف کمہن اول جہن جہن بجا و بایل

بانکی نین کون سمجیا ہو دل موہ عاشقان کا — ہر چہب سون ہر پلک کے کرتے ہی جیو گہایل

سب گلرخان کے خوبی نام خدا ہی تجہ مین — بہرتے ہین عندلیبان تجہ حسن کے فضایل

کیون حنبلی نمانے سن وصف مالکی سون — تیرا ہی دین اعظم ہر شافعی ہی قایل

نادیدہ حسن تیرا کرتے ہین بحث زاہد — کہو نکہت الت کے حل کر یکنہ ذرن مایل

صابر طرف خدا را تک مہر کی نظر کر — تا غیر کا نہووے دل بیچ عشق بایل

ہو

نکرا شگفتہ بر رخسارہ کا گل — کہ ہی ہر تار سون دل کون توسل

مکر دیکہا ہے گلرخ رتیرا — کہ گل کا عشق بہولا ہی زبلبل

نکہ ساقی کے کیون سرخوش نرا کے — کہ ہی گردش مین اس کی نشہ مل

دل مستان پر قصص اوہی رسن سن — نوای چنگ مین مینا کے قلقل

رکھی کسر سرا او کل وو چندر مکھ | انا ہی شمع اپنے سر سوں جل کل
میری من موہنی کی دیکھنی کون | زدل مشتاق ہیں خوبان کابل
ہووی خوبی سوں رنگا رنگ بن | کری کسر پہن سکے زیور تجمل
نہووی کسر سجن کی دستگیہ سے | برہ سکے دیکھ میں جاویں عاشقان ال
تبسم کسر رکھی سے زندہ دل کون | کری سب قتل کر تیغ تغافل
جو دیوی کا رقیبان کون دلاسا | رہیکا کیوں سکے عاشق کا تحمل
طلب کسر فقر کی دولت کون صابر | کہ چھاجی سب قناعت میں توکل

یہ

گلشن میں اج یار وہی کیوں اداس بلبل | شاید کہ خار سوں ہے ہم بزم غنچہ و گل
باد نسیم دل کون کرتی ہے پریشان | اشفتہ کیا ہو نہ ہر گل جہرہ کان کی کاکل
گلرو کی زلف میں دل جس کا ہے رسیدہ والہ | گلشن میں کیوں سہاوے ابر کو بہار سنبل
اتا ہی رقص میں دل از شوق میکشاں کی | سن سن کی چنگ و دف میں مینا سوں نای قلقل
ساقی کی مست انکھیاں دیتے ہیں نرگس سوں | کیوں میکشاں نہ بھولیں مستی میں زنہ دل
مہ طلعتاں جبیں کا کیا سک کر دل لبھاوے | زیور سوں وو رسیلی جیسا کری تجمل
سن سن کی جھنجھا بہت بندر بر جیں خوبان کی | مشتاق ہیں درس کی خوبان سند کابل
بانکی نمہ پلک کی برچھی جو لگے اوی | مشتاق جان فشان کرن کیوں کر رہی تحمل
خوبان کر از تبسم دیتے ہیں زندہ کانے | کرتے ہیں قتل لیکن از تیغہ تغافل

در کنج فقر صابر در حق نے استقامت
کچکول بھر دیا مرا از نعمت توکل

بہو

گلشن میں آوے گر وہ غنچہ دہان گل
بلبل ثنائے حسن کہے از زبان گل

شبنم دو بے دل غرق انفعال میں
گر دیکھے جلوۂ قد سرو روان گل

بلبل نوا سے رقص میں لاوے چمن میں پہول
گر رات دن نہ ہووے بفکر خزان گل

کیوں کر قفس نہ چاک کرے تن کا عندلیب
کرتے ہی یاد شاخ گل و آشیان گل

توں نو بہار عمر سے غافل مباش دیکھ
تیرا یو دم ہی بلبل و تن بوستان گل

قمری و عندلیب میں ہوتی ہے تازہ جنگ
جوں دیکھتے ہی سرو کے سر پر مکان گل

رنگ رہے کے گلعذار نے گلدستہ سر اوپر
افزوں ز آب و رنگ کیا عز و شان گل

گلچہرہ گان سیں جتنے وفا صابر اُن کہہ
سن سن کے بلبلاں کے زبان داستان گل

کب عشق کے پہندے میں پڑے وہ چمن گل
بلبل کے اگر گلمیں نہ ہووے رسن گل

گل شاخ سوں جہڑ جہڑ کے گرے شوق سوں تک پر
گرنا ز سوں گذرے ز چمن گلبدن گل

معلوم مجھے رمز ہے تجہ غنچہ دہان کے
بلبل کے بنا کوئے نہ سمجھے سخن گل

تجہ غنچہ شگفتہ اوپر سرخی پان دیکھ
لبریز ہے تجہ شرم سوں رنگ دہن گل

پروانہ ہوا داغ اوپر بلبل شیدا
روشن جو دل لالہ کرے انجمن گل

کہرا جگر سوز سوں بلبل نے جلایا
از باد خزاں دیکھ کے ویران چمن گل

خوبی ہی رنگ و بو ہی گلشن مین گل کی خاطر — ہی آہ و شور و نالہ گویا برای بلبل

کاکل مین گلرخان کی دل کیون نہ گھر بناوی — سنبل کی شاخ اوپر آ کر جاوی بلبل

کب رات و دن چمن مین رہون اسیر و شیدا — کر عشق گل نہووی پہندا بپای بلبل

تو داستان سنا وان ہر وقت گل کون صابر — کر گل رکہی خوشی سون ہنس ہنس رضای بلبل

چندر مہکہ پر زراعجاز تبسم — عرق ڈہل ڈہل ہوا یاقوت و انجم

ہوا ہی سبز سن تحت طوطی — رسیلی لعل سون شیرین تکلم

سجن کی مہربانی دیکہ مشتاق — بہلاتی ہین رقیبان کی تظلم

صنم کی زلف کی زنار باندی — کہان برجا رہی اسلام مردم

سلامت حق کہر انکہیون کی کشتی — اٹھا ہی بحر انجہون کا تلاطم

برہ کی آگ مین دل داغ ہوتا — نکرتا دیدہ ترگر ترحم

تیری فرمان سون کیون باہر رکہون ٹیک — کہ ہی تجہ عشق کا مجہ پر تحکم

پریشان دن بدن ہوتا ہی صابر — ہوا ہی جب سین دل تجہ زلف مین گم

دل تجہ سون رام ہیکا تون مجہ سیتی نکر رم — تیری نگہ کی وحشت تر و اس سون تہین کم

تجہ وصل کا تصور مونس اگر نہوتا — ہجرا مین خون ز دیدہ زندہ بہاوتا غم

خاموش کر زبان کی تجہ شوق سون جو مورت — تجہ ذکر خیر سون دل ہر مو زبان ہی ہر دم

لالہ رخان کون غنچہ دل دیکہے صابر | مشہور داغ عشق سون ہین مرد و زن ہم

بیاباے عشق مین مشہور ہین ہم | کبہی سرخوش کبہی مغرور ہین ہم
مئے گلرنگ پیہ از دست ساقی | کبہی بیخود کبہی منصور ہین ہم
کشش کے شوق جون مجنون و لیلا | کبہی نزدیک و کاہی دور ہین ہم
جو ذرہ عشق مین خورشید رو کے | کبہی روشن کبہی پرنور ہین ہم
خماری دیکہہ کے ساقی کے انکہیان | کبہی مست و کبہی مخمور ہین ہم
ملن کے شوق سون ہجران کے دکہہ مین | کبہی غمگین کبہی مسرور ہین ہم
کبہی شمع و کبہی پروانہ شمع | ز جلوہ ہر طرح منظور ہین ہم
کبہی عاشق کبہی معشوق صابر | ز عشق سہ رخان بہرپور ہین ہم

ہو

تیری درشن کا طلبکار ہون خدا کے قسم | فدای جلوہ دیدار ہون خدا کے قسم
ز بس ہے شوق چند رمکہ کے درشن دیکہن کا | دو چشم آئینہ سون چار ہون خدا کے قسم
شعاع جلوہ خورشید دیکہہ کہو نکہت مین | جو ذرہ عاشق جہلکار ہون خدا کے قسم
ہوا ہی جب سون مجہی عشق خوبرویان کا | ہو دیدہ محو رخ یار ہون خدا کے قسم
نگاہ نرگس مستانہ دیکہہ ساقی کے | ز شوق بیخود و سرشار ہون خدا کے قسم
طواف در کہ میخانہ کر بعشق مغان | گدای ساقی غم خوار ہون خدا کے قسم

خیال یار جو نور نظر نین میں دیکھ — نثار کو ہمہ شہوار ہمن خدا کی قسم
ایس کے حال پریشان کے کیا کہوں ما — اسیر کا کل خم ادہو خدا کی قسم

عشق تیرا مونس جان ہے محبت کی قسم — چین ہے تجھ عشق سوں مجھ دل کوں راحت کی قسم
آرسی تجھ حسن کا کوں سوں ہو ویں رنگ رنگ — مجھ نظر سوں جلوہ کر دیکھ ملاحت کی قسم
دل کے خاطر سوں عرق ہو جو لو بوسہ کی ہوس — کر تصور ساوی تجھ لب کا نزاکت کی قسم
خوشنوائے وقت گل بلبل سوں سنی در چمن — دل شگفتہ نا رہے جوں غنچہ بہجت کی قسم
کر ملی معشوق رہتی نا قیامت کل سوں لگ — شمع و پروانہ صفت از شوق الفت کی قسم
بینوا ہے درس کے ہے عاشقاں کوں سلطنت — ہے گدائے آرزو مجھ کوں شفقت کی قسم
یار کوں خلوت موں کر یا اوں قدم کن بوجھ — لعل و در قربان کروں انجہوں کی ہمت کی قسم
حسابرا ہجر امیں خوش دل ہمن خیال وصل — کرہیں عشرت غنیمت غم ہے محنت کی قسم

دل شہید ناوک مژگاں ہے قاتل کی قسم — جان فدا ہے عشق کی لذت ہی بسمل کی قسم
شیشۂ دل دی نگاہ مست خوباں کہن زر شوق — ان سیں پھر لینا بہت دشوار ہے دل کی قسم
کب کر دیوانہ کے کا در جنوں عشق دو — بات سن نا عقل کی ہے تلخ عاقل کی قسم
زلف مع جو ہوا صید و شیفتہ ہے خستہ حال — ا بہندی سوں چھوٹنا مشکل ہے مشکل کی قسم
عشق کے دریا میں ترنا کار ہر رہرو نہیں — جس نے کشتی ہی نے ساحل ہر ساحل کی قسم

لہور

شور مجنوں سوں جرس تلملا کرتا ہے فغاں — کاروان عشق میں لیلا کے محمل کی قسم

دل ہی پروانہ ہے اس شمع پر رات و دن — جس کے مکھ سوں بزم اہل دل روشن محفل کی قسم

ہوا ہے پیر مغاں کے در کا جو ہووے گدا — عشق کے مے سے میں رہوں چور کامل کی قسم

زندہ تیرے شوق سوں ہوں زندگانی کی قسم — عشق تیرا حرز جاں ہے یار جانی کی قسم

مہرباں تجھ کوں رقیباں پر ہے ناز و غمزہ دیکھ — دل حزیں ہوں جاں غمیں ہوں قدر دانی کی قسم

درد کہنا ہر کسے سوں کام ہے بیدرد کا — میں خوشی ہوں درد سوں آہ نہانی کی قسم

سینے کے آتش سوں روشن ہے ز عشق شمع رو — دل جو پروانہ فدا ہے جلوہ فشانی کی قسم

چاہتا ہوں روبرو دیکھوں سو مکھ سر و تن کوں — دیکھ مکھ دیکھ بھولتا ہوں بے زبانی کی قسم

وسمہ در دور تیغ ابرو کوں ز قتل عاشقاں — کام اپنے آج کے ہی تیغ رانی کی قسم

لشکر خط سوں کیا ہے ملک دل زیر و زبر — چہرہ کے شاہ حسن نے صاحب قرانی کی قسم

دل کیا آئینہ کہو نکہت کے جھلک سوں صفا — مکھ دکھا کے چاند سا یوسف کے ثانی کی قسم

تجھ عشق سوں اے ناز بھری مست الست — کیا ڈر ہے اگر شیشہ ناموس شکست

جس دن سوں ہوا ساقی مہ رو کا سلامی — کہ عشق میں سرشار ہوں کہ بادہ پرست

بدنامی سوں کچھ باک نہیں عشق کے فن میں — جو کچھ کہ کہی خلق کہے ہست و ہست

دل کیوں نہ برہمن ہووے از شوق صنم کا — مدت ہے کہ اس زلف کے زنار بہ بست

کبھو یوسف ثانی محبت مین جوانی ・ صبا بر چو زلیخا بسر راہ نشستم

ہوا ہوں ام بر در میخانہ جب سے اکے مقیم ・ دیوی ہی درد کش میکشان مجھی تعظیم
خدا مراد بجاوی کہ شمع رو کی سنک ・ رہوں ز شوق وچو پروانہ جان کرون تسلیم
دماغ سنبل تر سون ہوا ہی اشفتہ ・ کہان صبا کہ خم زلف کی لیاوی شمیم
رفیق کہتی ہین بی توشہ راہ عشق نہ چل ・ کماوی وہ کہ تہی دست جاوی نزد کریم
چمن چمن گل و سنبل ہوا ہی خوشبو تر ・ مگر کہ مشک فشان زلف کی کہلی ہی نسیم
بہشت دی کی لیا آج عشق گلرو یان ・ قرار نیو کہ بجا ہوں صبا بہشت نعیم
وسیلہ ساقی کوثر سی درجۂ اصابر ・ مغان کی بادہ پرستان کو ز احباب حریم

عشق کی میخانہ سون دیوی مغان کعبا جام ・ مستی سرشار سون از نشہ باادن کام کام
کیون نہ کہو نکہت کون انبار مہکہ دکہاوے ماہ دو ・ دان درس دیونا ان کا ہر فیض عام خام
برہمن ہو ہو صنم کی پاس ہو دیں عاشقان ・ زلف کی زنار دی ہنس ہنس کہر کر رام رام
تا نہو وے عشق کی آتش مین بعشق دل جوز ر ・ ہی نظر مین عاشقان کی درکد از تن خام خام
زلف کی ات کی ع چند بہکر ادبر اشفتہ کر ・ در تلوث صبح دکہلاوے سے مہ روشن شام
نہ لیلا سون لگا کے ترک ز نام ہش ننگ ・ در جنون عشق مجنون نی نکالا نام نام
کہر مین میرے دیکہ مہی شمع وجود سی کی آ ・ تا سحر پہرتا ہی مہ پروانہ سا بر بام بام

زلف کے پھندے سوں مشکل ہے نکلنا دلبرا
عاشقاں کے گلمیں ہر ہر تار اس کا دام ہے

ہوا ہے جب سوں صنم اپنے عاشقاں سوں رام
ہمیں کوں اس کے پرستش بنا نہیں کچھ کام

بلیاں تیری لیے اوں نقد دی کے دل واعظ
جو نہ بے دی کے میرا او منے ہرن کے پیام

برہ میں چھوڑ سدا ری ہو جب سوں دیس بدیس
نہ بھیج تے ہو سندیسا کبھی نہ خط و سلام

کبھی ہوں جمع و پریشاں کبھی ہوں آشفتہ
خیال کاکل مشکیں کا دل میں دیکھ مقام

نظر ہے اس کے چو آئینہ رات و دن روشن
چندر مکھی کے درس کا ہے جس کوں شوق مدام

رہے ہے دل میرا از بجور و ضعف مدت سوں
کہ وو مسیح شفا دیوے از خجستہ کلام

پڑے ہیں بادہ پرستاں مغاں کے در اوپر
کہ بخشے میکدۂ عشق سوں زرحمت جام

چندر سے مکھ کے اوپر زلف کے جولت چھوڑے
طلوع صبح دکھاوے سجن زجلوہ شام

ہمن کوں زہد کے باتاں سوں تھکیں ہیں زاہد
کہ تیری پند نہ مانے کے میکشاں کے غلام

رہوں چو آئینہ خوش یک نظارہ اوپر
کہو نکہت کے خبر اکر دیوے ماہ رو انعام

زکات حسن کے طالب ہیں عاشقاں دلبر
کہ مکھ دکھاوے چندر مکھ زفیض و رحمت عام

تجہ شاہ کوں ہیں سرور دیں کا نکہوں کیوں
دل نقش تیری نام و نگیں کا نکہوں کیوں

از عرش اترتا ہے تیرے طوف کوں ہر جبریل
درگاہ تیرا قبلہ زمیں کا نکہوں کیوں

ہے عرش تیری صورت پر نور سوں روشن
خورشید تجہ عرش بریں کا نکہوں کیوں

پروانہ تیری شوق سون ہر دل مشتاق / رخسار تیرا شمع یقین کا نکہون کیون

تجہ نور سون روشن ہی مہ و مہر شب و روز / تون مظہر انوار ہی دین کا نکہون کیون

صد مشک ختن ہی تیری گیسو کی تصدق / ہر مو مین تیری نافہ ہی چین کا نکہون کیون

تون علم کا ہی باب و نبی علم کا ہی شہر / استاد تجہی روح امین کا نکہون کیون

در راہ خدا اپنے کی بر بر مین اس کون / سائل کون دیا تخت زرین کا نکہون کیون

تون عرش اوپر تہا نبی خاص سون ہم خوان / ہمراز شہ پردہ نشین کا نکہون کیون

ہوتے ہین تیری مہر سون مشکل میری آسان / درمان دل غمناک و حزین کا نکہون کیون

صابر ہون تیری در کا بکہاری ہون گدا ہون / تجہ کون شہ ایمان و یقین کا نکہون کیون

---

تجہ مکہ کی صفت نور تجلا پر لکہا ہون / یو معجز موسی ید بیضا پر لکہا ہون

جون آینہ حیرت زدہ ہی چشم تماشا / تصویر کہ تیری دل شیدا پر لکہا ہون

تجہ عشق کی گلشن کا گل داغ محبت / از سوز جگر لالہ حمرا پر لکہا ہون

تجہ یوسف ثانی یا کہو نکہت کا یو تجلا / جون نور نظر چشم زلیخا پر لکہا ہون

تجہ غمزہ دلناز کی رم دیکہ ز شوخی / وحشت یو تیری چشم چکارا پر لکہا ہون

گر باغ مین تجہ چشم کی مستی کا تصور / مستی سند نرگس شہلا پر لکہا ہون

دل عشق کی راہ مین جو سون گر خار کی لذت / از نوک مژہ آبلہ پا پر لکہا ہون

سبزی کی وعدہ [illegible] / ملنے کہ کشش فرد تمنا پر لکہا ہون

دل دی کے چندر مکھ کوں لیا جلوہ دہر کا | ہر سود و زیاں عشق کے سودا پر لکھا ہوں
صبا بو مجھے اس چاند سے مکھڑے کی نسیم سے | کہو نکہت کے جھلک دیدۂ بینا پر لکھا ہوں

چندر کے تجلا تیری در رو سوں لکھا ہوں | نت گل سے تو تجھ خشم ابرو سوں لکھا ہوں
تجھ مصحف رخسار کے تفسیر کی آیت | اوراق دل اوپر مژہ دو سوں لکھا ہوں
ریحان کے قلم کر گل و سنبل کے ورق پر | تجھ زلف کے تحریر کوں خوشبو سوں لکھا ہوں
کیوں رام ہووے دل سوں ترا غمزۂ طناز | تجھ چشم کے وحشت رم آہو سوں لکھا ہوں
چنچل نگہ شوخ کے طومار کوں صبا پر | عاشق کے نظر پر خط نیکو سوں لکھا ہوں

اسیر حلقۂ زلف رسا ہوں | جو دل آشفتہ کے سوں مبتلا ہوں
جو آئینہ چندر مکھا جلوہ کر دیکھ | ز حیرت محو نور کبریا ہوں
نہوں بیگانہ کیوں خلق جہاں سوں | سر یجن کے میا کا آشنا ہوں
خم زلف شکن کے بوسہ کارن | ابھی شانہ کبھی باد صبا ہوں
گل و بلبل ہیں خوش میرے سدا سیں | ز بس از شوق گل و خوش نوا ہوں
بہار رنگ و روئے عاشقاں دیکھ | جو گل مشتاق رنگ کہربا ہوں
اگرچہ رند ہوں در عشق خوباں | ولے خوش ہیں کہ مست و بے ریا ہوں
کوئے زاہد کا کوئے شیخ کا ہے | شہ معجز نما کا میں گدا ہوں

فدا ہو ہوں شہیداں کے چرن پر / تن خواں شہ کرب و بلا ہوں
دوا مجھ چشم کے خاک شفا ہے / خدا دیوے کہ مشتاق شفا ہوں
سر مجھ کوں وفا میں دیکھ محکم / اپس کا نقد دل ہدیہ دیا ہوں
کبھی خوش ہوں ز شوق وصل صابر / کبھی ناخوش ز ہجر دلربا ہوں

جس دل رتن میں عشق سوں مستانہ ہوا ہوں / مشتاق رخ ساقی جانانہ ہوا ہوں
در زلف رسا جس دل آشفتہ وطن کر / ہر تار میں ہر چاک مثل شانہ ہوا ہوں
خوشنودی سن را کمینے مر دیکے صلابہ / جس عشق میں لیلای سے بیگانہ ہوا ہوں
کہو نکہت میں پیر دیکے سحر دیکھ تجلا / آئینہ دل محو پری خانہ ہوا ہوں
مسجد میں بہت قال و مقالات دیا سن / جاروب کش در کہ میخانہ ہوا ہوں
سن تیہ نگہ دیکھ میں ناز سوں لبریز / مدہوش ہے و عاشق بیگانہ ہوا ہوں
صابر مجھ ہنس کے کہا جب سجن بیانے / خوش ہو مجد اجر میں مردانہ ہوا ہوں

تجھ شمع رو کا جب سوں پروانہ ہو رہا ہوں / با داغ عشق جل بل ہمخانہ ہو رہا ہوں
کیوں احتیاج ہووے مینا و مے مجھ کوں / تجھ مہد بھری نگہ کا مستانہ ہو رہا ہوں
جس دل سوں لے لگی ہے تجھ عشق کے چو مجنوں / دیوانہ زخلق عالم بیگانہ ہو رہا ہوں
تجھ زلف عنبریں سوں جن دل لپٹ لپٹ کر / باد نسیم کا ہی کر شانہ ہو رہا ہوں

خلق جہان کے سن سن بیہودہ کہے باتان — اہل جنون سون ازل دیوانہ ہو رہا ہون
طے راہ عشق کر کر انکھیان کے زور سا بر — از شوق رہرو انجمن فرزانہ ہو رہا ہون

خوش دل ہووے کہ شوخ دلبر کر رکھون — دل کا انیس و چشم کا انوار کر رکھون
ہی عشق من ہرن کا بیر چشم دل کا چین — کیون کر اسے نہ جیو کا ادہار کر رکھون
انکھین کا ہو سرمہ کبہی یا ہتہ مین حنا — کہ سیس پہول و کاہ چندر ہار کر رکھون
کہتمالہ کر کے گل رین لکا اون کبہی زرق — چنپا کلی مین کمو ہند کے سنگار کر رکھون
انکھیان ہین تیری رہ مین جو تصویر محو آج — تک آ کہ نور دیدہ بیدار کر رکھون
جس رات کون اٹہاوے مکہ چندر سون تون نقاب — گل کر خموش شمع شب تار کر رکھون
جون لالہ داغ عشق اگر دیکہون در نظر — دل نوبہار و چشم کون گلزار کر رکھون
جاتا ہی دور دور چمن مین رقیب نال — اس گل کون کیون کہ خار سون بیزار کر رکھون
گر اس کون شوق ہووے کبوتر کا صا برا — یا ہو وکہان کے دل کا خریدار کر رکھون

گر نکہ چندر سنے مکہ کہ کچہ کہون تو شگفتہ پروا کرون — دل کے انکھیان سیتی تماشے نظر پیدا کرون
صفحہ کاغذ ہو در روشن رقم سون آر سے — گر صفت خورشید رو کے حسن کے انشا کرون
نجہ بنائی کو ہر مقصود چشم نمانہ تھا — کیا عجب ہے رو رو جاری اشک کا دریا کرون
لاف مارے کر مجلس مین شمع شعلہ ور — چاند مکہ دکہلا کہ اس کو شرم کر خجل رسوا کرون

گرم ہے مجہ عشق کا بازار آبو سوز دن
تا زلیخا وار دل نقد دل سودا کروں

دی اوان راہ عشق میں مجنون نے تعلیم جنوں
قطع کر پلکاں سے یک یک کوں دنت یا پیدا کروں

میر امن مہ منہ جد مجہ سوں کیا دو تین آج
شکوہ اس کے ہاتھ سوں تا چند در ہر جا کروں

نور دیوی کر درس عشق ماہ رو مجہ چشم کوں
بیوفا باشم نظر گر مہر و مہ پروا کروں

عندلیباں آشیاں اپنا جلاویں سوز سوں
در چمن گل رو بنا کر نالہ و غوغا کروں

ساقی مہرو کا از دل ہوں گدا و خانہ زاد
ہی بجا گر وصف جام و بادہ و مینا کروں

صابرا مجہ کوں مغاں کا عشق ہے آب حیات
کیوں نہ دل کوں پر یا از نشہ صہبا کروں

---

ای دیدہ و دل عرش کے پابوس کری توں
گر طوف در خانہ شہ طوس کری توں

گر آج ملے توشہ رہ لیلی کہ فردا
خالی نہ رہی دست کہ افسوس کری توں

پاوی چو دل شمع گل داغ کی لذت
گر تن کوں تپا نیہ میں فانوس کری توں

سودا کری مجہ دل کوں تیری زلف کا سودا
گر نافہ تاتار میں محبوس کری توں

کیا شک ہی کہ پانی ہو بکش جاوے چو سیماب
در تن کوں ز نظارہ چو مایوس کری توں

میخانہ میں از عشق مغاں نام نکالے
گر زہد ریا ترک چو ناموس کری توں

صابر نہ ہی عشق طلب نشہ اسرار
تا عشرت جمشید و کاوس کری توں

گر جام ہے عشق مغاں نوش کری توں
دل مست و خوش از نشہ سرجوش کری توں

بندر زا

پوشاک زری پہن کے گر جلوہ دکھاوے — سب صفحۂ آئینہ زری پوش کرے توں

آشفتہ ہووے شوق سوں دل در بر عاشق — جوں زلف پریشان کنے ہم آغوش کرے توں

جوں شیشۂ مے چشم کوں گر لاوے بگردش — دلہا نکے مست سوں مدہوش کرے توں

انجھوں ہی پیرا کو ہر یاقوت سوں خوش رنگ — گر تار کے بالے میں دُر گوش کرے توں

بیشک کہ ہووے طوطی تصویر شکر ریز — گر مٹھی بچن از لب خاموش کرے توں

مشتاق نوازی میں کسر از سر مژہ طناز — غارت کرے پبر و دل و ہوش کرے توں

کیا ہووے کہ صفا کے رخسار رکھنہ سمر بجن — اغیار کے ملنے کوں فراموش کرے توں

---

ہنس ہنس کے جند مکھ سوں کہو نکہت جو اٹھاوے توں — خورشید درخشاں کوں بدلے میں چھپاوے توں

آئینہ کیا شک ہے سیماب ہو بہ جاوے — گر مکھ کے تجلا کا جھلکار دکھاوے توں

خوباں کے تجھے شاہی کوں چھاجی ہی مبارک ہے — خلخال کے گر نوبت ہر وقت بجاوے توں

مشتاق تجھے دیوے دل نقد جو گل ہدیہ — گر سر کے اوپر رکھ کر رکھہ گلدستہ بناوے توں

ہرگز نکرے عاشق پھر شوق مٹھائی کا — باتاں لب شیریں سوں گر ہنسکے سناوے توں

اے دل ہے بہت مشکل در عشق قدم رکھنا — جز مرشد رہداری یو راہ نہ پاوے توں

ساقی کے محبت سوں سرمست و خوشی رہوے — گر جام میں وحدت پیوے و پلاوے توں

مطرب بخدا الخستوں دل تجھ کوں خرد بجہ کوں — گر ساز حسینی میں خوش نغمہ بجاوے توں

کب تک نہ ملے کا توں دیدار کے دن وعدے — یارت کوں یاداں کوں کیا ہووے کراوے توں

انکھیاں نہ تہر اوپر کہو سینے نہ کبہی صابر ۔ جوں نور اگر ایکے نظر میں سماوی توں

کہو نکہت میں چاند مبکہ کے رُخ نے کون دیکہ توں ۔ نور خدا کے جلوہ فشانی کون دیکہ توں

دہو صفحہ نظر سوں خیالات غیر کا ۔ درپن میں دل کے دلبر جانی کون دیکہ توں

ہوتا ہی حال خلق کا بلبل میں اور کچہ ۔ یو گردشات عالم فانی کون دیکہ توں

آشفتہ کر دلاں کون مر بجن کے کوش میں ۔ کہتی ہی زلف راز نہانی کون دیکہ توں

لکہ تیری خط و خال کے تحریر ہی خموش ۔ روشن قلم کے چرب زبانی کون دیکہ توں

دیکہا نہیں سبب گر در نیسان کا برسنا ۔ میری مژہ کے اشک فشانی کون دیکہ توں

بلبل کے قدر گل نے نجانے ہزار حیف ۔ بہرتے ہی نالہ کرتے دوانے کون دیکہ توں

سن سن کے میری عشق کے باتاں کون سو ۔ کہو نکہت میں مہک چہپا کے کہانے کون دیکہ توں

صابر کہو نکہت میں چشم زلیخا کے شوق سوں ۔ کر کر نظارہ یوسف ثانی کون دیکہ توں

درپن میں چاند سہاگ کے صفائے کون دیکہ توں ۔ کہو نکہت الت کے نور خدائے کون دیکہ توں

دلبا اسے زلف میں کر گو بسر کنے ۔ آشفتہ کان سوں اپنے بہلائے کون دیکہ توں

تجہ حسن کے نکات کون تہارا ہیں عاشق ۔ کچہ درس دان در گدائے کون دیکہ توں

گلشن میں پامال ہو تجہ خوش خرام کا ۔ گل سرخ زرد ہی پائے حنائے کون دیکہ توں

بجز نہی تیر عشق میں رسوا ہو در بدر ۔ عاشق کے رنگ کاہ ربائے کون دیکہ توں

کہو نہ

اگر رند بادہ نوش ہی زاہد ہی شیخ وقت — تجہ کون کیا پڑی ہی کہ اسکون دیکہ تون
پیہ پیہ شراب عشق ز اسرار معرفت — بجام جہان نما کے وہ نمائی کون دیکہ تون
میخانہ کے طواف کون چل چل ز چشم و سر — پیر مغان کے راہ نمائی کون دیکہ تون
کر عشق مین رضا و قضا اوپی صبر — خوشحال رہ قضا کون رضائی کون دیکہ تون

نہین دیکہا ہی جس نی دن کون خورشید و ستاری کون — کہو نکہت کے جوت مین دیکہی سجن کے کو شواری کون
نین کا نور و دل کا حرز و تن کا جیو کر اکہو — بکام خویشتن پاوان جو من موہن پیاری کون
تماشا لالہ و گل کا سرجن کون نہ خوش آوی — ز داغ عشق دیکہلاوون اگر دل کے ہزاری کون
نہوتا تہا جدا جن نور مجہ انکہیون سین یک پل — نجانون کس نے بہرمایا میری حق کے ستوری کون
بچاری مردمان کا گہر کیا تنگ ہی کہ بر جاوی — ز جوش چشم و دل کہولون انجہوان کے بہاری کون
جگر ہی شمع و تن فانوس ہجران یک شب مین — ہووی پروانہ دل جلبل نکالون کر شراری کون
تہہ انجہون کے قربان کر لتا اون انہی یک اوپر — تو کوئی وصل کے بتیان سناون مجہ بچاری کون
رکہی جو عشق کے دریا مین پی مرشد مصفا — بہت مشکل ہی کہ پہنچی سلامت اس کناری کون

چہپاوی کس طرح عاشق عشق گلعذاری کون — کہ رنگ زرد رن سو بہی نیت ہین دلفگاری کون
ملا لالہ رخان کے عشق کا جس کون سرخج منصب — سند کر دیدہ و دل ہین رکہیا داغ ہزاری کون
شکایت کر لکہون ہجران کے بہیکی اشک سون نامہ — زبانی کہیو ای قاصد حقیقت غمکساری کون

کیا شک ہے کہ جن تصویر انکھیاں محو رہیگا و حیا
نہ دیکھے گر سریجن آ کے میری انتظاری کوں

ہوا ہی آینہ رو جب سوں میری چشم سوں او چھلا
کیا ہوں وقف جوں سیماب دل اپنے بیقراری کوں

عجب کیا ہی کہ من موہن موتین کا ہار گر لا کہ
اگر دیکھی میری انجھوں کے درشت ہواری کوں

نظر ان کے پو آیینہ منور ہیں تصور میں
دکھاہی دل کے انکھیاں سوں جنہوں نے رخ عذاری کوں

ستاری نہ فلک پر صبح تک بیدار رہتی ہیں
شب ہجراں میں سن سن کے میری فریاد و زاری کوں

مبادا عاشقاں کا دل پریشاں کر رہے رستہ دیوے
نہ دی باد صبا کے ہاتھ زلف تابداری کوں

کبھی کہو نکہت تا تھا کے مہک دکھا کے ہنکے رافی کر
رکھی کا کب تلک در کس کے وعدوں پر بکھاری کوں

تیری در پہ پڑا ہی صاحب مستانہ ای ساقی
میا ہی کر زجام عشق بنوازی خماری کوں

ہو

کہو نکہت یہیں جند مہک سید کہا جلوہ کری کوں
تا عشق سوں مبہوت کری حور و پری کوں

دل شوق سوں رہتا ہی کئی دن سوں پریشان
کلمین جو رس ڈالی ہے زلفاں کے لری کوں

جوں لالہ چراغ نہ بجھی گلشن دل میں
روشن جو کری نور سوں داغ جگری کوں

البتہ کہ دل نرم ہووے سنگ دلاں کا
حق دیوی اثر گر میری آہ سحری کوں

کہتا ہی مسافر کوں جرس دل کے زباں سوں
کیچ لیلے کہ چھوڑی کا سہ اپے دربدری کوں

رنداں کے خبر زاہد بیدرد سوں مت پوچھ
اسرار کے کب ہووے خبر بیخبری کوں

ہوتا ہی کبھی محو کبھی فکر سوں حیران
نقاش کہ کس ڈھب سیں لکھہ مو کمری کوں

دل شوق سوں پروانہ کری شمع کوں تجہ
گر ہوئے کہو نکہت بہن کے بدن گذری کوں

یو دم کہ حیات کا غنیمت ہے میاں کر — پھر کون دیوی غم کرامی یہ گھری پن

خوباں میں تجھی ڈھونڈ کے صابر نے دیا دل — جن دیکھا کہا عشق ہے صاحب نظری کون

گل کیوں نہ دیوی باج تیرے غنچہ دہن کون — تجہ عشق میں بلبل نے کیا ترک چمن کون

کیوں زندہ نہووے دل مشتاق وفا کیش — خاصیت عیسیٰ ہے تیرے میٹھے بچن کون

مدت سوں بکھارے ہے تیرا ارمان درس کے — کیا ہووے کہ کھو نکہت یہ دیوے خبر من کون

ہے جس کے نظر ماہ رخ یار سوں روشن — کب ماہ و ستاروں سیتی دیکھے وہ نین کون

شب ہائے ہجر میں یہ نکرے شکوہ و زاری — جو مونس [illegible] کون

کر سرو خراماں سیتی نہیں عشق میں قمری — کیوں پھرتی ہے گل دل پہ کہ کل یار سوں

تا حشر رہے قبر شہیداں کی معطر — کر خاک شفا کا ملے کافور کفن کون

کب چین ہووے دل کوں پریشان نہ صابر — اس زلف کے سودا میں بسارا ہے وطن کون

ہو

اگر دیکھی لالہ رو جگر پارہ پارہ کون — البتہ خوش کرے میرے دل کے ہزارہ کون

قیمت سیتی جو حسن درخشاں کے نور کا — دیوی ہزار جان تیرے مکھ کے نظارہ کون

وہ دن خدا کرے کہ کہوں حال روبرو — کب لگ لکھوں ہجر کے غم بے شمارہ کون

بیشک پڑے ہو ہوا رے جن کتان شوق — گر دیکھی آرسی میں میرے ماہ پارہ کون

ہیں شب ہوا مجہ صدف چشم کے گہر — لے کے جرات تازہ گہر کو شمارہ کون

باہر نکل نظر سوں ہوا اشک بیقرار — کیوں کر نہ طفل یاد کری کا ہوارہ کوں
ہر مو سیں اچھلی آتش ہجران کا شعلہ — جوں شمع کر جگر سوں نکالوں شرارہ کوں
کب رام ہووے ہم سوں وہ طناز دلبرا — شوخی سکھاوتا ہی جو ہر خس چکارہ کوں

انکھیاں میں آنوازی اگر مجہ حقیر کوں — تجہ رہ میں پتلیاں کی بچھاؤں حصیر کوں
گر توں نکالے حسن کے اموال کی زکات — بھیجیا کا شوق ہووی امیر و فقیر کوں
گر تجہ حرم کی خاک شفا ہووے حرز جان — باہر کریں شہید کفن سوں عبیر کوں
جوں آسیہ چشم و نظران کی پاک و صاف — روشن دلاں کی من کی جو بوجھیں ضمیر کوں
گر کوئی شیخ کا و کوئی عمر و زید کا — ہم پر جانتے ہیں شہ دستگیر کوں
سنگین دلاں کی من میں کرے پند کب اثر — آہن اپس کی بر میں نہ جا دیوے تیر کوں
محنت و الم سوں جہاں او رہی صابرا — کرتا ہوں یاد دل سوں جو مشکل میں پیر کوں

پھروں نہ مشکل میں کرنا دعا علی کوں — تب پاؤں دشمنان اچھلے کوں
کسی کا پیر ہے شیخ زمانہ — کہے بوجھے ہے رہبر جنیدا کوں
کوئی مالک کا کوئی شافعی کا — کوئی ڈھونڈا ری مذہب کی کلی کوں
مجھے ہووے مبارک دین اعظم — کہ بوجھا ہوں بحق حق کی ولی کوں
ہمارا یہ ہے مذہب کو جنید دار — کہ اس کی زیب ہی تمنا علی کوں

کہو نکہت میں دیکھ تجہ مکھ کی جھلک | چمن نے چھوڑ دی ہے باد کو
ہوا از در تو سرا نزا دمساز | دیا دل جس نے حسن صندلی کون

کہو درد دل صاحب درد کون | سنا او نہیں درد بیدرد کون
زبس عشق کا رنگ ہے دل پسند | زحق چاہتا ہوں رخ زرد کون
جو درپن رہیں ان کے پرتو رہیں | جو پوچھیں تیری پانو کے گرد کون
لکیا قد تری دیکھ کر ہلال | فلک پر بھنواں کی تیری فرد کون
دعا کرم جس کے سوں مقبول ہے | اثر کب ہووی نالہ سرد کون
انجھوں روی رو دل ہوا بیقرار | دکھوں کیوں جدا نازپرورد کون
بہت مفلسی سخت ہے در جہان | نہ دیوی خدا مفلسی مرد کون
عجب زلف کی بات میں ایک ہے | غنس کا بہت خوف شب گرد کون
غبار در شاہ دین مصطفیٰ | شفا ہی میری چشم کے درد کون

لکھ سکے ہی نقاش حیران شوخ کے تصویر کون | مو قلم سوں کیوں کھینچی ناز کی تحریر کون
وعدہ دیدار وصل کا سینے میں بھرا یا نہیں | خوش ہوا [illegible] سنا [illegible] تعبیر کون
عشق میں یوسف کے کب دیتے زلیخا نقد دل | گر نہ لکھتے عاشق و معشوق کی تقدیر کون
درد جگ تک پنہاں رکھ کا رنگ و بو | تازہ کر [illegible] غنچہ خاطر دلگیر کون

دل اوپر لیوی ہی تیر ناز کا خوش ہو سنان
شوق تجہ فتنہ اک بوسے کا کہی خنجر کون

قلب اس کا زر ہووے بیغش مس توحید سون
جس کوں حق دیوے مغان کے عشق کی اکسیر کون

ملک دل کے فکر سوں فارغ ہوے ہیں دلبرا
عشق کا اخراج دل ہور حسن عالمگیر کون

مہر کی تعلیم کر تک غمزۂ خونریز کون
جس نے جلادی سکھاتی اُن نگر چنگیز کون

تجہ نگاہِ مست کے مشتاق ہیں بیجان کن
لاؤ مستی سوں بگردش شیشۂ لبریز کون

تجہ برہ کے آگ سوں دل آج میرا جوں سپند
بیقراری میں سبق دیتا ہی جست و خیز کون

اشک گلگوں سیں کیا ہوں نقش دل کا جلوہ گاہ
تا خیالش خوش ہووے دیکھی جدول نگار آمیز کون

گوشوارون نے خاطر اس کے دیوی لعل بیبہا
مو رشبی در جوش لاوں چشم گوہر ریز کون

ملک لینا لشکر مژگان سیں کر زیر و زبر
ناز کے جولان دل شاہ حسن نے شبدیز کون

قتل سوں عشاق کے شمشیر ابرو تیز ہے
کیوں سیہ کرتا ہی دل دل وسمہ تیغ تیز کون

ساقیا بخور ہوں سن کے بند ناصحی
عشق کے مے دی کہ توڑوں زہد کے پرہیز کون

جیسے میں دوستی کرتا ہی لعاب تجہ تک
موں سیں دل کیوں نہ بوجہوں دیدۂ خونریز کون

[illegible]
دنیا ہوں اب تاب جہ تن لعل و در نایاب کون

[illegible]
ہے ... پیچ و تاب ... پیچ و تاب میں

[illegible]
... خط ... لباس ... شید عالمتاب کون

ہیکی جنون عشق میں خاکستر تن بکھرا — کتنا ہکنے ہیں دو دست و دشال و زر سنجاب کا

پیر مغان کے عشق میں جو مست رہوے رات دن — وہ بوجھتے ہیں زہر کر جام شراب ناب کون

جس چشم و دل میں ماد ورہتا ہے جوں نور نظر — خوش ہے درس کے شوق سوں کر ترک خورد و خواب کون

جن فقر کے کچکول کے جا کہے لذت مسابرا — نے شوق دولت کا رکھے نے خوش کرے اسباب کون

جن نور سوں روشن کیا مہر و مہ و سیار کون — پرتو نہ دیوے عشق کا کیوں دیدہ بیدار کون

موسی نبی سوں پوچھیے نور و تجلا کے خبر — کہو نکہت میں دیکھا طور پہ جس حسن کے انوار کوں

گل سوں ادا سیکھے بلبلاں پھرتے ہیں باغ و راغ میں — کیا پھر نظر دیکھا نہیں اس گلشنے رخسار کون

سنبل کے بو سیں جا نمن کب لگ رہے آشفتہ دل — کا کل کے لٹ کہول دی تکہ نافہ تاتار کون

وسمہ کے آب و تاب سوں ابرو کے خم کوں تیز کر — کرہے سیاہی تیز رکہہ شمشیر جوہر دار کون

جوں ارسے من میں رچا جس کے تجلا حسن کا — وہ یاد کرتا ہے سدا ان تجہ جلوہ دیدار کون

گر مہر و مہ عاشق نہیں تجہ حسن کے انوار کا — کیوں پوجتا ہے رات دن تیرا در و دربار کون

موتین بھری چنمپا کلے جھاجھی زری پوشاک پر — مالا حمایل ڈال کے پہنی جو چندر ہار کون

میرا سجن نام خدا معدن ہے حسن و ناز کا — دل موہ لیوے حور کا جد دام کر سنگار کون

گر غنچہ لب نا مجہ نظر دیکھیں پیارا گلبدن — خاطر سوں جاویں بھول کے باغ و گل و گلزار کون

یار دو و حسن سندلی مجہ درد سر کے ہر شفا — ناحق طبیباں درد سر دیتے ہیں مجہ بیمار کون

نے دل کوں نا کول چین ہے رات کنہ تاب و توان — ہجراں کا دکہ کس کن کہو جا کے سناؤں یار کون

پرورش کرتا ہوں انکھیاں کے صدف میں اشک سرخ
بلکہ میں موہن کری خواہش در نایاب کوں

جب سوں وہ گلرو رقیباں سوں ہوا ہے ہم سخن
ہر مژہ ہے خار چشم و دل اوپر احباب کوں

کیوں نہ دیوے ذرہ دل کوں زجلوہ روشنی
نور بخشی ہے جو مکھ نے سوں مہر عالم تاب کوں

فقر کی دولت سوں جن کا بوریا ہے فرش خواب
کب نظر میں لاوتے ہیں مخمل و سنجاب کوں

میفروشاں کی محبت سیں جو ہیں مست الست
کیا کریں کے شیشہ و جام و مئے ناب کوں

نرگس مستانہ ساقی کا ہوں پیمانہ نوش
جو رکھی ہے مستی و خوش غمزہ سوں شیخ و شاب کوں

پاوتے ہیں نشہ وحدت مغاں سوں صدہا
پوچھتے ہیں ہر رات و دن جو میکدہ کے باب کوں

عشق کے میخانہ سوں پیتا ہے مے گلفام کوں
مے پرستاں بوسہ دیتے ہیں خم کوں جام کوں

جو مغاں کا بینوا کہلاوتا ہے روز و شب
پاوتا ہے ساقی اسرار سوں انعام کوں

نشہ ہوتا ہے مجھے جب دم میں گلرنگ کا
یاد کرتا ہوں نگاہ نرگس بادام کوں

دل لیا ہے نرگس بھری انکھیاں نے جب سوں موہ کے
کاہ خوش ہوں کاہ بیدل ترک کر آرام کوں

جو ہمارے تجھ عشق میں مجنوں ہو بن میں شوق میں
طاق پر رکھتا ہے ہم ناموس کوں ہم نام کوں

جلوہ دیکھا تجھ جبیں رہکا کا خورشید نے
پوجتا ہے کاہ تیری در کوں کاہی بام کوں

کیوں نہ دل لیا ہوئے مشتاقاں کے ہر لٹ میں اسیر
زلف نے چھوڑی ہیں ہر مکھ اوپر کمند و دام کوں

سو کے سیکھی تجھ نوں مژہ ہرن نے چال نو
جب دمن کا داں مانگو ہے ہنسکے کھو رستم کوں

کیوں نہ باندھیں عاشقاں زنار جیوں صنعاں ز ذوق
زلف کرتی ہے صنم کی برہمن اسلام کوں

دھوم ہی جگمین کرت وحسن دہنا ہر زکات — خبر کہو نکہت کے درس کادان خان بغانہ
کل بنا دشوار ہی بلبل کون کرنا زندہ — بہجول کس کے ہاتہ سون کلر وطرف بیغام کو
دل میرا ہوتا ہی جون غنچہ شگفتہ دمار — شوق سون جبتا ہون جس دم کلرخان کی نام

جن حسن نے اخراج لیا حور و پری سون — تسخیر کیا ملک دلان جلوہ گری سون
کیون ذرہ دل کون نکرے مہر جہان تاب — روشن جو کیا آینہ روشن نظری سون
لبریز ہوے شیر و شکر سون دل مشتاق — ہنس ہنس جو سنے میٹہی بچن اب شکری سون
آشفتہ ہلان دیکہ کے ہر مو مین گرفتار — ہی شوق کر دل باندہی زلفان کی لری سون
البتہ کہ نقاش ہو ملک فکر مین حیران — تصویر لکہی شوخ کے کر مو کمری
ہر راز چہپی عشق کے عشاق کے دل مین — ظاہر نکری اشک اگر پردہ دری سون
از شوق تماشہ کہ دکہی جلوہ دیدار — آیینہ دل نقش ہی خون جگری سون
حسن کہ تیری مجہ کون بہاوی نہ رخ حور — واللہ کہ میرا عشق ہی رشک قمری سون

جن مصحف رخسار دکہا زیر و زبر سون — انکہیان مین خط و خال لکہا نور نظر سون
کیون چمن عشق کا گل لالہ چہپاوی — مشہور رہی ہر باغ مین وہ داغ جگر سون
صد بار کہا دل کون بچا زلف کے لٹ مین — شبکیر بہر خوف نکلتا ہی جو گہر سون
ہرگز نہووی نرم جیا سنگدلان کا — جب تک نکری نالہ اثر دل پہ اگر سون

بسرن

فردا اٹھاوی حد صفت مستاں بیرما
مجھ ہی امید ساقیؔ یوم الحساب سوں

جو چشم و دل ہی جلوہ دیدار دیکھ سیر
مانند ارسی ہی بری نور دو خواب سوں

جب لکھیں ہیں زلف کی تعریف صابرا
ل کھن قرار و چین نہیں پیچ و تاب سوں

* * *

زلف میں جب سیں کیا ہی دل نے گھر تدبیر سوں
اُس گھڑی جون دیوانہ کان آرام ہی زنجیر سوں

عشق کا نقشہ میرا ماتھے اوپر سیں کب مٹے
در ازل قدرت کے کاتب نے لکھا تقدیر سوں

وقت خط لکھنے کے شوقِ وصل کرتا ہی ہجوم
کیا لکھوں ہجران کا شکوہ مجھ ہوں تقریر سوں

تجھ درس کے یاد میں کل رات سارا جاگ جاگ
باج انکھیاں نے لیا ہے صبح تک تصویر سوں

زخم کھا کھا جان بلب رہتا ہی از ذوق نثار
ہی نیری قربان کون الفتنا ز کے شمشیر سوں

ہی طریقت میں محبت میں قیامت تک درست
سلسلہ جس کھن ملا ہی بندہ کے کا پیر سوں

آج ہی خونریز چشم شوخ وہ شاہین صفت
بر کری کا من ہرن فتراک کون نخچیر سوں

کہربا یہ رنگ نے یو قلب میرا زر کیا
کیمیا مجھ ہوں حاصل عشق کے اکسیر سوں

صفحہ آئینہ کیوں روشن نہو وی صابرا
چاند مکھ دیکھی ہی بلبل نور کی تحریر سوں

* * *

دریا میں سیر چاند کے کر روی ماہ رو
ہر موج ہی ستارہ تیری جلوہ گاہ سوں

کل اپنے سر سوں دور کری شمع انجمن
توں کل جا نمیں اوپی جو زریں کلاہ سوں

کبنو نکھت ملا لتی کے دیکھ پھر آسمان طرف
تا باج لیوی حسن میں خورشید و ماہ سوں

غمزہ ترا زرہ کے سبہ سوں اگر جہرے
لیوے خراج ملک دلاں کہیر شاد سوں

حق چشم بد سیں تجہ کوں رکہے اپنے امن تے
مہ رو اگر چہپاوے نہیں خیر خواہ سوں

جس کا شفیع روز جزا ہیں ہی شاہ دیں
کیا ڈر اسے حساب و کتاب و گناہ سوں

حاجت نہیں چراغ کے ہجراں کے رات کوں
روشن ہے میرا بیت حزن شمع آہ سوں

ساقی کے چشم مست کے تعریف کیا کہوں
سرشار دل کوں راکہی ہے جام نگاہ سوں

دل میکدہ کے طوف کوں دوڑی ہے بسا برا
آیا ہے تنگ مدرسہ و خانقاہ سوں

مشتاق درد عشق نہ کہوں ہیں طبیب سوں
دل کے دوا ملی ہے انہوں کوں حبیب سوں

گر حیا ہو چشم بد سیں امان میں ہے سجن
پوشاک سرخ پہن کے مت مل رقیب سوں

ٹک یوں نقاب سیتی گل خورشید کوں نہ ڈہانپ
گل کیوں نہ چہپاوے جلوہ کری عندلیب سوں

زاہد کوں زہد و رند کوں مے مجہ کوں عشق یار
قسمت ملی ہے ہر دونہ ازل سوں نصیب سوں

حق کے جناب کیوں نہ دعا ہووے مستجاب
عرض و نیاز دل سوں ہے میرے مجیب سوں

جو نور ہو نظر میں بسے دل کے آس پاس
کیوں جاوے دور دیدہ و دل کے قریب سوں

اغیار بیحیا کوں نہ دو انجمن میں راہ
خوباں ڈریں کے دیکہ کے شکل عجیب سوں

مہ طلعتاں کے پاس کروں فخر صبا برا
وہ شوخ ہنسکے بولے اگر مجہ غریب سوں

من طالب کیوں برات ان ہووں زراتن کے اہت سو
آشفتہ دل ہوں ہیں زلف شکن کے لٹ سوں

خورشید از خجالت چھپتا ہی بادلے مین — پرتو دکھا دتا ہے جن چاند مکھ کو نکہت سون
کیون ناوک نگہ سون زخمی نہوے نین دلبا — مر مر کے دیکھتے ہی عالم بلک بیت سون
وو دن خدا دکھاوے مہک دیکھنے ہرن کا — بلبل مین ہوو قربان جیو نکل کے کہت سون
سمجھا اپس کس طرح سون دل کون کر رہے شاد — یہ کام عاشق کا آگے پرامی نت سون

رہ عشق کے کر طے جو چشم و سر کے پا سون — جا کے ملی کشش سین دلدار با وفا سون
ہجران کے درد و دکھ مین طاقت ہے طاق دل کے — سجن کر مانگتا ہون ہر رات دن خدا سون
اکے خیال کا کل دیتا ہی پیچ دل کون — آشفتہ کے کا قصہ کو کر کہوں دلربا سون
پا بوس سین مشرف ہوتے ہی رنگ دی دے — کیون دوستی نہ باندین مطلع حنا سون
اکسیر عشق نے زر بغش کیا ہی دل کا — مجھ عشق سون ملی ہی نعمت نہ کیمیا سون
بیگانہ ہوں ز عالم تجھ عشق مین پریجن — ار از سن کہ خفیہ کہتی ہین آشنا سون
زینت ہے عاشقان کے رخسار زرد کا سے — اس واسطے ہی الفت مجھ رنگ کہربا سون
میرا علاج صابر کب ہووے از طبیبان — خاک شفا دیون کے درمان مجھے شفا سون

ھہ

ہنس ہنس کے وہ چندر مکھ کر بولے دلبری سون — بیشک کرے وہ لیون دل حور و پری سون
افسون گری کا منتر کر میرے ہاتھ ہووے — کر تکمہ سے رکھون دل موہن کے بکتر سون
طے راہ عشق کر کر انکھیان کے زور پہنچون — خورشید وقت کھینچی کر ذرہ پرور سون

کر بخت کے در سوں شوق سن رفیق ہوا
دو عشق کے کو دن طلی کر سر لیو کہ پلک سوں

کیوں کر نہ ہوون مشتاق تجہ درس کا
تجہ چشم کن بہر نے چھپنا ہے دل پلک سوں

تجہ حسن سانورا سوں زیبندہ ہے ملاحت
ہر شے کے ابرو ہی نام خدا نمک سوں

تجہ عشق کے اگن میں دل کیوں نہو زبن عشق
سونے کوں تاؤ دے را انج کرین محک سوں

صابر کا کیوں کے رہوے صبر و قرار برجا
پامال دل ہوا ہے تجہ چال کے لٹک سوں

ہو

دکہا ہے آئنہ جس دل سوں اے سجن تجہ بن
نفس ہے زہر و پلک نیش در نین تجہ بن

میری نظر میں برسے ہے تیرا بہاری رو
مجہے ہے عار اگر دیکھوں تجا چمن تجہ بن

فغانِ بلبلِ شیدا سوں مجہ ہوا معلوم
نظر میں خار ہے نظارہ و سمن تجہ بن

شہیدِ عشق کوں تجہ رہ میں اے کمان ابرو
ادو چشم مجہ درس کعنہ ہیں در کفن تجہ بن

تیری نگاہ کے شوخی کوں نہ سن کے صحرا میں
پہری ہے وحشی و دیوانہ ہو ہرن تجہ بن

نہ دیکھوں در شبِ مہتاب چاندنی کے طرف
کہ جوت ماہ و ستاروں سیتی اگن تجہ بن

بجہا اول شمع و جلا اول جگر جیوں پروانہ
خدا نخواستہ دیکھوں کر انجمن تجہ بن

سراج نہ صابر ہو رہو دل انگار
کہ شعلہ ہو ہو نکلتا ہے ہر سخن تجہ بن

ہو

کس دل سوں جلکے دیکھوں باغ و بہار تجہ بن
گلشن کا ہر تماشا انکہیوں میں خار تجہ بن

جس دن سوں مکھ دکہا کے چندر نے پہر چھپایا
میری نظر میں جب سیں ہے کا اندہیار تجہ بن

بلبل میں رہتا ہے تو بیچ دیکھ سونے — کیوں کر منا اوں جو بن ہر بار بار تجہ بن

برہا کے دوں لگی ہے از بس جو شمع تن کوں — جل بل کے جوں پتنگا دل ہے انکار تجہ بن

جب کر جیتے ہیں با دل اندوہ کے گھٹا میں — برسے ہے نیر انجہو کے کلکوں بہار تجہ بن

کیوں آج دل نہ لیوے سیماب کا طریقہ — آئینہ دیکھ کل سوں ہوں بیقرار تجہ بن

صابر کے کیوں نہ ہوویں تجہ رہ میں محو انکھیاں — زریں گذارتا ہے در انتظار تجہ بن

ہوا

تلتے ہیں جگر غم کے بہتی ہے بیچ اگن بن — جل بل کے انکار اہوے مشتاق سجن بن

پروانہ پرای شمع بنا گنبد فانوس — لازم ہے شہیداں کوں کریں دفن کفن بن

دل زلف سوں آتی میں ہوا آج پریشان — ہم جوں کہ مسافر ہوویں آشفتہ وطن بن

بلبل صفتم عشق میں اس غنچہ دہاں کے — پھرتا ہوں سدا نالہ و غوغا میں چمن بن

دل زلف کا کل بیچ پھندا ڈال کے خوش ہے — قمری کوں کہاں چین ہووے طوق رسن بن

من موہ کے موہن جو ہوا چشم سوں اوجھل — تن برہ کے آتش میں جگر داغی من بن

سن سن کے یہ بیہا کے خوش آواز سوں پیو پیو — جیوں روس کے جاتا ہے کہ کیوں رہوں للن بن

کہہ صابر غمگیں کا کبھی پوچھ و خبر لے — بیتاب بہت ہے ترے درسن کے دکھن بن

بنسا ہے جب سوں دل اسیر اس کا کل کے جال تیں — ابھی شاد و کبھی ناشاد ہے آشفتہ حال میں

ہے [illegible] سفحہ آئینہ رنگا رنگ جلوہ [illegible] — تجلا دیکھ تجہ مکھ کا [illegible] بدلا [illegible]

ہے جو آئینہ نظر محو تماشا شب و روز — جب سیں ہو آ کے بسا دیدۂ حیرانی میں
جلوہ گر ہو کہ تیری قامت رعنا کے لئے — نقش ہی نقش مرے دل کے گلستانی میں
عید قرباں ہے کہو نکہت گل کو مشتاق زشوق — نام پاوے زشہادت تیری قربانی میں
تجھ کوں یو خوبی و یو حسن کرے نام خدا — خلق کہتی ہے نہ تھا یوسف کنعانی میں
تو ان اگر جلوہ کرے در دل مشتاق کرے — مردم چشم رہیں تیری ثنا خوانی میں
شب ہجراں میں کہ مجھ چشم سوں خونابہ بہے — ولولہ اشک کا تھا کشتیٔ طوفانی میں
لالہ رویاں سوں لگا عشق مرا جس دن سیں — داغ دل شمع ہے مجھ کلبۂ احزانی میں
خاتم عشق سوں مجھ عیش سلیمانی ہے — بلکہ یو عیش نہ تھا ملک سلیمانی میں
صابرا شکر خدا کا کہ میسر ہے مجھے — دولت فقر و خوشی گوشۂ ویرانی میں

ھو

سرمست ہیں جو عشق کے جام ایاغ میں — بوئے شراب زہر ہے ان کے دماغ میں
عاشق کے زندہ کے ہیں سر بجن کے عشق سوں — کیوں کر جلے جو تیل نہو دیے چراغ میں
کرتے نہیں جو لالہ ز دل عاشقاں جدا — لذت زبسکہ عشق کے پانے ہیں داغ میں
ہے جس کا دل شگفتہ ز گلزار جعفری — کیوں جاوے سرو و گل کے تماشا کوں باغ میں
آشفتہ آج ہے دل عاشق صابرا — افسردہ دیکھ سنبل تر باغ در اغ میں

ھو

دل سے ادا من بزم تماشا کے آس میں — مضطرب کباں کر اک سنا و بہا میں

ای کاشکے بہنوں ہو کنول نین کا ذوق    دل غم کوں گذارتا پہولن کے باس مین
ہو کر خزاں کے عشق مین شیدا جو عندلیب    پہرتا ہوں در بہار و خزاں یک لباس مین
دل مجہ کوں چہوڑ جا کے بسا جب سون زلف مون    رہتا ہوں صبح و شام پریشاں ہواس مین
ناز و عتاب دیکہ ہتیلی کا عشق باز    ناخوش ہی گاہ و گاہ خوشے کہ ہراس مین
ہر روز جبہا روں در کہ پیر مغاں زچشم    کر میکدہ کے در کے رہوں آس پاس مین
صابر بہار عمر خزانے او پر نہ بہول    دو دن کا آب و تاب ہے رنگ کپاس مین

ہو

کب چشم و دل کوں چین ہو وں اشتیاق مین    رہتے ہین تر سرشک سو انکہیاں فراق مین
خوش دل ہوں کر دیکہوں جو نور نظر زدوق    بلو چیندر رکہی کا پلک کے رواق مین
مجہ چشم کے صدف کا در اشک آب دار    شکر خدا پڑا ہی سجن کے براق مین
جین بر جبین نہو کہ مبادا دو ر شکست    سینہ پر رکہا ہوں دل کا تجہ ابرو کے طاق مین
اہل عراق مست اگر ہو وین کیا عجب    گر یو غزل سناوں مغنی عراق مین
ازاد تہا ز فکر تیری زلف و خال نے    مجہ دل کوں کہیر سید کیا اتفاق مین
صابر کا حال زرد رخ و چشم تر سو بوجہ    رہتا ہی تیری عشق مین نت فراق مین

[illegible] مقام مین    [illegible] کے ملک مین [illegible]
[illegible]    ہماری [illegible] نام مین

چل باغ میں کہ سرو و صنوبر ہے تازہ تر
ہی جہ قد نہال کی نازک سرام میں

آئینہ سان کدہ تیری پہ بچن کا ہو رہوں
کر یک نظارہ دیوی مجھی صبح و شام میں

کیون تجہ بچن سوں زندہ نہ ہوین زندہ دل
ہی دم مسیح کا تیری میٹھے کلام میں

خورشید وو نہیں تیرے نکہت کے گرد ا
کیون صبح و شام ہین تیرے در پہ سلام میں

پاتے ہیں کس طرح سوں لکہوں دکہ فراق کے
قاصد کہی کا میری حقیقت پیام میں

مجہ درد کا علاج طبیبان سوں کب ہووے
میری شفا ہی اج ہیسے سرخ فام میں

بتخانہ مین طواف کری قبلہ تین کا
جلوہ صنم کا دیکہی جو بیت الحرام میں

کیون بزم میں تہو وین کہ ہمیش صنم نے اج
دل عاشقان کا موہ لیا رام رام میں

کر ورد اسم اعظم شہ کامیاب ہوں
پایا ہی ذکر سوں مزہ فرخندہ نام میں

باہر نہ اوی از در میخانہ ضا برا
لذت جو پاوی عشق کی مینا و جام میں

بہ

کیا نشہ عشق کا ہی میرے خوشگوار میں
ساقی جسے پلادی نہ اوی خمار میں

کر راز عشق فاش نکر تا ز بیخودی
منصور کیون کے پاو تا اسرار دار میں

از شوق گلرخی میرے گلرنگ نوش کر
نامت وشاد رہوں خزان و بہار میں

کیا مہ رخان طرح ہی دل موہ ناز سوں
رکہتے ہیں عشق باز کہن دار و مدار میں

کہاتے داغ شرم سوں جوں لالہ خوبرو
خوبی و ناز دیکہ میری گلعذار میں

در سوں کہیں پنا مہ خوبی کا رات و دن
سبکہ کیون کے اوی جسم و دل بیقرار میں

گر آشیان کری تیری کاکل مین دل مرغ
ہوتا ہی عندلیب کا گہو شاخ سار مین

صابر ہوں تجہ درس کا بکہار رہو مہر سوں
آیک کبھی مرا دیکا انتظار مین

تجہ مہلہ کا تاب دیکہ خط مشک ناب مین
غوغا ہوا کہ ہالہ پڑا آفتاب مین

بیدار ہی جو آینہ درس کے شوق سوں
اے نہیکہ نے جب سین جلوہ کیا چشم خواب مین

تجہ زلف کا خیال زبس ہے انیس جان
آشفتہ دل ہی گاہ و کبھی پیچ و تاب مین

سن سن کے قصہ لیلی و مجنوں کا خلق سوں
چرچا ہی تیرے عشق کا ہر شیخ و شاب مین

جو دن کے رت آیک کبھی چاند مکہ دکہا
تا شمع جل کے آب ہو دل آفتاب مین

کیوں تیرا معتقد نہو دل حضرت مسیح
تون کان معجزہ ہی سوال و جواب مین

گستاخ دیکہ تجہ لب شیرین سوں رنگ پان
دل عاشقان کا غرق ہوا خون ناب مین

[illegible] کا وعدہ دیر کہا آج و کل کے بیچ
[illegible] تے ہو کیچ دیا نہ دیا سب حساب مین

ہرگز نہ ہیوین بادہ کت دل کے جاد [illegible]
تجہ عشق کا جو نشہ نہو دل شراب مین

آشفتہ کیون دماغ ہین مشتاق باس [illegible]
گر بو نہین ہے سنبل تر کے گلاب مین

[illegible] جس کے مکہ جہلک دیکہ انقلاب
[illegible] وصف امی کے حسن کا اور حجاب مین

[illegible] نی ج مجہ کیا دل کون [illegible]
سنو ایک بار [illegible] ستار و رباب مین

[illegible] عشق کا نغمہ ساز مین
بیشک کہ آدمی رقص مین زاہد نماز مین

خوبان

خوبان دہر مین ہی اگرچہ ناز و دلبری ‏ ‏ ہی حسن و ناز و مہر میری دل نواز مین

جو ہین ہمیشہ حق کی محبت مین پاکباز ‏ ‏ پاتی ہین سرّ عشق حقیقت مجاز مین

پیر مغان کی بادہ کشان کون ہی آشکار ‏ ‏ پنہان جو راز عشق ہی ساقی کی راز مین

دل میرا آج موہ لیا شاہ حسن نی ‏ ‏ درسن دکہا کہو نکہت کون اتہا ہنسکی ناز مین

جو شمع رو کی عشق مین قربان ہین چون پتنگ ‏ ‏ رکہتی ہین ان کون اہل وفا جان نیاز مین

کب عشق مین ایس کی کرین مرزخان قبول ‏ ‏ گر خلق و کر وفا نہووی عشق باز مین

دل کیون نہ ہووین کاہ پریشان و کاہ جمع ‏ ‏ رہتی ہی دیہ رات سو دل خم زلف دراز مین

بیغش نہ نکلی عشق کی آتش سون صابرا ‏ ‏ دل جب نہ طلا کہ تا و نکہا وی گداز مین

ہو

سنیاسی کا عشق دیکہ کہ جلتی ہین آگ مین ‏ ‏ شاید لکہا ہی دہر سین یہی انکی بہاگ مین

کل رات سون ہی رقص مین دل میرا شوق سون ‏ ‏ سن سن کی بار بار مغنی سون راگ مین

شب زندہ رکہہ کہ صبح کا دیکہی ظہور نور ‏ ‏ سووی کا کب تلک کہ گمای ہی جاگ مین

زاہد کی دیکہہ گنبذ دستار بہول مت ‏ ‏ مکر و ریا کی پوٹ ہی سب اس کی پاگ مین

صابر مجہی قبول ہی کچکول فقر کا ‏ ‏ الوان مزہ ہی جو کی چپاتی و ساگ مین

میری موہن کا حسن و دلبری ہین ‏ ‏ نہ تلنی حور مین ہی نی پری مین

چیند رمہکہ کی کہو نکہت کی وہ بجلا ‏ ‏ نہ دیکہا ماہ مین نی مشتری مین

چھبیلی رام کے مٹھے بچن سنے / مٹھا ہے تلخ کے شکرتری میں

کتب درپن نے کہو نکہت میں دکھایا ہے / کہ ہوتے ہیں مرصع ہر گھڑی میں

وطن میں کیوں بری آرام دل کوں / کہ خوش ہے تیری زلفاں کے لڑی میں

نگہ سوں مارو غمزہ سوں جلانا / یو کن سے تیری چشم کن بھری میں

کہتا ہیں ہجر سیں دل کانپتا ہے / کہ کیوں گذری کے انجھوں کے جھڑی میں

چھپی کب رنگ رخسار محباں / کہ ہے انجا زعشق حیدری میں

سلامی دل سوں ہوں پیرمغاں کا / کہ ہے امید جام کوثری میں

خوشی ہوں منقبت خوانی سوں صابر / شہاں کے بندہ کے میں شکری میں

۳۷۲

بہلی کر بخت ہوئی اوّلی میں / لٹک رہتی چو در حینیا کلی میں

یہ پیہا کے طرح سوں پیو پیو کر / پکاروں کا سریجن کے گلی میں

چند و مہک سوں ہیں تیری چشم بیدور / کہ جھلکی ہے کہو نکہت کے بادلی میں

بچن سن تیری شیریں تر شکر سوں / مزہ کب رہی مصری کے ڈلی میں

عبث دیتے ہیں دردسر طبیباں / شفا میری سب حسن صندلی میں

میری دیکھ کے سدا ہیں ان سن / بری سوراخ غم کے بانسلی میں

بھر کیتے انکہ سے ادی کا موہن / کرامت ہے میری فال بہلی میں

نہ حق مانے نہ پہچانے بحق کون / شناسائی کدن ہے اجنبی میں

کیا ہو

کیا ہوں ورد صبح و شام صابر
کہ ہر مشکل ہی حل نادعلی سیں

۳۷۳

گر ہووی جلوہ گر وو ماہ جبین
در نظر آوین مہ رخاں پروین

کیوں نہ خورشید و مہ ہوویں روشن
روشن اچھی نور سوں لطف سوں شہ پرین

جلوہ دیکھی سجن چاند سے مکھ کا
جس کے دل کوں ہے دیدۂ حق بین

زندگی کی نہ پاوی وہ لذت
جس کوں مہ طلعتاں کا عشق نہیں

دل جگر کاٹتا ہے جیوں فرہاد
یاد کر کر تبسم شیریں

عشق کے کیوں نہ باندھے وہ زنار
جن دیا ہے صنم کے عشق میں دین

صبا دل کوں مت کر آشفتہ
کھول کے من ہرن کے زلف کے چین

میکدہ کا ہوا ہے دل خادم
کیوں نہ پوجے مغاں کے در کی زمین

خوش ہیں دیکھ کے شوق سوں شب و روز
ہم نہ خاطر میں لاویں حور العین

ای خیند رمہک سجن خدا کی قسم
ہے گدا تیرا صابر مسکین

۳۷۴

بحر

دیکھتا ہوں چشم شوق سوں مہر و قمر منیں
تیری کہو نکہت کے جوت نہیں ہے چندر منیں

انکھیوں میں آکے جلوہ گر اکری ز شوق
کہ نور کر سکے دل میں رکھوں کہ نظر منیں

شیریں ہے تیرا بچن کے جیکی جس چاشنی
لذت نہ پائے اتنی نبات و شکر منیں

تجہ مصحف جمال میں کہتا ہوں فال دیکھ
تا نئے ترانہ حور میں ہے نہ بشر منیں

پایا ہی زاہد الملن نے اکسیر لانور ہو میں
مجنون کا نام و غلغلہ ہی دشت و بر منین

لذت ہی جن کون عشق کے زہر کے جو گردیا
رہتی ہین کوہ و دشت مین نسدن سفر منین

کرجو ہر البجھون کے مبہلک دیکھ رشت ہو
کی کر اب و تاب نہین لو کہر منین

بیدار ہو کہ حصہ دل شب ہووی کامیاب
ہوتی ہی مستجاب دعا ہر سحر منین

جون لالہ سرخ رو ہی خزان و بہار مین
جس دل نے داغ عشق رکھا ہی جگر منین

ای شاہ حسن جلوہ صبا کر کہ دن زکات
نور خید اکہ دیکھی کہو نکہت تیرے چند رمنین

حق تیری مبارک سون دور کری چشم بد کے تئین
کہو نکہت سون کے چاند پر کہ ستار دمند دیکھے تئین

البتہ ہووی فاختہ و سرو مین نزاع
گر دیکھین در چمن تیری شمشاد قد کے تئین

منصب ملا ہی مجہ کون ہزاری ز داغ عشق
از مہر لالہ دل مین رکھا ہون سند کے تئین

ہجران کا سن کے نالہ تغافل دیوی ہی شوخ
ای آہ پہنچ وقت مدد ہی مدد کے تئین

لذت سے زندہ کیے سر یجن کی عشق سون
بی یار و عشق حیف ہی عمر ابد کے تئین

راکھا ہون راہ عشق مین جس روز سین قدم
چہوڑا ہی خلق و خلق کے سب نیک و بد کے تئین

سہد بہد کنوائی جس نے محبت کی راہ مین
وہ کیا کری کا صبر و قرار و خرد کے تئین

زاہد ہووی زنشہ اسرار باخبر
مستان کا دل سون دور کری کر حسد کے تئین

بتخانہ مین ز طوف حرم کا ہووی سرفراز
پوجی صنم کے عشق مین جو دل صمد کے تئین

کر ذوق راہ عشق ہی کر شوق حق رفیق
ہمرہ لیوی دہن مین رہرو بلد کے تئین

ہی اسم اعظم شہ دین ورد صابر     تسخیر آج کیتا نہ کن دیو و دد کے تئیں

بند رمکھی نے دیا ہے جلوہ کرنے تئیں     کھونگھٹ اپر کیا ہے تعقید پر سکر کے تئیں

مٹھی سخنے ہیں جب سوں بچن مہ عذار کے     بھولا ہوں قند و مصر و شکر کے تئیں

ہوتے ہیں عاشقاں کے پریشان زلف سوں دل     زلفاں کے دیکھ چاند میں مہکہ پر ابر کے تئیں

مہکہ عاشقاں کا جلوہ گر اہی زرنگ ذوق     زرکتے ہیں سر او پر جو گل جعفر کے تئیں

آئینہ آج رنگ نکلے ہی ذوق سوں     گلگوں کیا ہے دیکھ جو گل تن بہار کے تئیں

دل کوں کیا ہے آئینہ وحدت سوں سرفراز     کیوں کر اکہوں دوست میں حمر کے تئیں

لبریز میرا شیشہ دل اہی زنور عشق     در جلوہ دیکھ پیش نظر شہ پر کے تئیں

حل ہووتے ہیں ان کے مہمات و مشکلات     جو پوجتے ہیں سرور دین پدر کے تئیں

ہیں اس چندر مکھی کا تماشا خواہ ہوں روز و شب     بخت ہی جس نے نور مہ و مشتری کے تئیں

بحر چشم کا ہووں در بحرین خانہ زاد     میری انجہون کے دیکھی لہی کر جوہر کے تئیں

گذری ہی عمر جن کی سفر جن کے عشق میں     وہ بوجھتے ہیں عیش بقا ہر گہر کے تئیں

روشن زعشق دل کا کر آئینہ صابرا     دیتا ہوں طعنہ غیرت اسکندر کے تئیں

ہنس ہنس دکھا کے لالہ عذار ارنے کے تئیں     مت کر زوال عشق نہ ما ارنے کے تئیں

پھولن کے ہار ڈال کے موتن کے تال پر     زنور کا کہ ... ار نے کے تئیں

جھلکار سو کہو نکہت میں دکھایا ہر کیا ظہور — تجہ درسن بن نہیں جو قرار آرسی کے تئین

سنبل کے شاخ جہو کے خورشید رو اوپر — کر گلشنی نکہ سون بہار آرسی کے تئین

جب تک کہو نکت الت کے نہ دہلاو چاند مکہ — ہرگز نجادی دل سون غبار آرسی کے تئین

سرشار دیکہ تجہ نکہ نشہ بخش کون — ہی دیکہنی کا دلمین خمار آرسی کے تئین

زلفان کے لت کون کہول کے چند رسی مکہ اوپر — کر غمزہ و ادا سون شکار آرسی کے تئین

دیکہا ہی جب سون رخ دلدار در نقاب — ہی چشم و دل کے آنکہ اند ہار آرسی کے تئین

مجلس مین دیکہ غیر کے کلشہ کون صبا برا — ہی چشم و دل مین ہر مژہ خار آرسی کے تئین

---

عشق کے فن مین نجا جس نے خور و خواب کے تئین — جون کتان جاکہ بلا جلوہ مہتاب کے تئین

بیقراری کے نسیم تجہ دا جون سیماب — آئینہ رو کے طلب ہی دل بیتاب کے تئین

تو خطش دیکہ چرا دل نہو و زیر فلک — کہ نشہ حسن کے سنجر ہی اجباب کے تئین

واقف سر نہان ہو وزیر مستی عشق — تو جی جو صبح و مسا میکدہ کے باب کے تئین

مستی عشق نہ سرشار ہی تار و زجرا — جس کون ساقی نے پلایا ہی مینے ناب کے تئین

سرد کرتا ہی میری آتش دل انجہو پیہ — دوست کیونکر نہ رکہون دیدہ پر آب کے تئین

ای ... شعلہ دل ہی تیر جلوہ کا مکان — ایک پرنور کر اس چشم کے سرداب کے تئین

سرسوا ... تیر عشق کے ... — اج ارام نہیں اشک کے سیلاب کے تئین

... نظر ... — نیند نکہیا مین کہان عاشق بیخواب کے تئین

تجر

نعمت فقر سوں ہے پر خوان قناعت یاو ے — جو بھی ملک جہاں دار واسباب کے تئیں
بوریا کے بی جسے فقر میں لذت خواب — یاد کرتا وو نہیں بستر سنجاب کے تئیں

چمن در مہک کہو نکہت کوں اٹھاتا نہیں — کیسے دل ہوے درسن دکہاتا نہیں
اٹھا شمع و گرد و رمینا و جام — پیا بن مجھے عیش بہاتا نہیں
مغنی ز سور ہتہ ہے خاطر اداس — حسینی نوا کیوں بجاتا نہیں
ملا وے خدا وو چمن مہک سجن — کہ جس در میں بن چین آتا نہیں
فدا ہوں خیال رخ دوست پر — کہ انکھیاں کے آگے سوں جاتا نہیں
نظر جس کے روشن ہے از نور عشق — اسے عشق میں کچھ سہاتا نہیں
کہو آج جس نے دل حلقۂ زلف میں — پریشان ہے جب تک کہ پاتا نہیں
دکہا جس نے دیدار دلدار کا — دل اپنا کسے سوں لگاتا نہیں
پڑا ہے جو میخانے کے در اوپر — بجز نشہ اپس کوں بہکاتا نہیں
تصدق ہوں ساقی اوپر صفا — کہ پیمانہ کشاں کوں بہلاتا نہیں

پیر مغاں کے عشق کے جن مے پیا نہیں — جام جہاں نما کے طلب میں جیا نہیں
فردا کہاں سوں نفع کرے اس کا نقد مال — جن آج جنس عشق کے بہت سوں لیا نہیں
اندھیار رین کوں جو کرے پو بھی ادا میں — کب پاوے جس کے ہاتھ دیا کا دیا نہیں

وہ کیا کرینگے حشر کے بازار مین صلہ | بیپار و بیج آج جنھون نے کیا نہین
کب بہرہ مند ہووے قناعت سے ن صابرا | جس نے کہ خرقہ صبر کا تن پر سیا نہین

ہو

جو صدق دل سون مرد ریاضت کا گدا نہین | گر شاہ ملک فقر کہا دل روا نہین
کیونکر باور زندہ کیے مرد وہ جہان کے بیچ | جس تن کہ عشق دلبر کا لولا قبا نہین
مجھ دل کا درد دیکھ طبیبان نے رو کہا | ہم کیا کرین کہ خاک شفا بن دوا نہین
ہے قفل مشکلات کے حب شہ کی کلید | جن کون ہے بوجہ خوف زر و رنج و عنا نہین
خم اہل بزم جس کا دیدہ و دل شہ کے مہر سین | ان کے نظر مین جلوہ نور خدا نہین
محشر مین ہو کا شربت کے بر سون نا امید | جس کا وسیلہ ساقی روز جزا نہین
کیون مدح و منقبت شہ دین کے کرین پسند | جن کون کہ دل مین حب شہ کربلا نہین
شکر خدا کہ مجہ شہنشاہ دین بنا | مجہ دلمین نقش غیر کا نشو و نما نہین
کب پاوے راہ عشق سے لذت جو گرد باد | جو دشت و بر مین ہر کوئی قدم کر چلا نہین
آشفتہ عاشقان کا چمن مین ہوا دماغ | سنبل مین دیکھ بو کہ زلف رسا نہین
بلبل نے گل کے عشق مین کہو عمر صابرا | اتنا نجانا حیف کہ گل مین وفا نہین

[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]

نظارہ کر زکات حسن دیو اخیر کہو نکہت سے
خدا کسوں کہ یہ دل کے غم و اندوہ کل جاویں

کبہت اکے تماشا دیکہ نیساں کے برسنے کا
کہ مجہ انجہوں کے تو ہر بچہ ادپر قرباں ہو دہل جاویں

نہو وی کر شفقت من ہرن کے عاشقاں صابر
جو مجنوں سنگ طفلاں سوں کلی کوچوں میں رل جاویں

دکہا درشن کہو نکہت التہ کر تا منہ پل جاویں
رقیباں رشک سوں دل بغض کے آتش میں جل جاویں

اگر خورشید رو تیرا چمن میں کل رخاں دیکہیں
کیا شک ہے کہ حیرت سوں جگر جیوں غنچہ کل جاویں

تیری مہک نے تجلا نے کی طاقت ہی دیکہیں سے
کہ کہو نکہت سے بہلکے سوں شمع رویاں دل پگل جاویں

بہنور سوں کر سنیں تعریف تیرے خشم شہلا کے
عجب کیا ہے کہ نیں مرجہلکے گلشن سوں نکل جاویں

دکہنیں تجہ خشم کے بانکے نگہ کر قتل پر مائل
تیری انکہوں سوں بانکی شہر کے ڈر ڈر کے ٹل جاویں

خدا وہ دن کرے دیوں زکات حسن ہنس ہنس کے
درس کے دن کوں ہم بہی کدا ایک عنان ہل جاویں

میری ہر شعر میں مضموں ہے شہ کے مدح کا عابد
کہ سن کے محبان خوش ہو ویں دشمن دہل جاویں

چہنم برسات

ہی شوق چاند مکہ کوں مہماں کبہی بلاویں
آئینہ خانہ دل کا تنگ نور سوں سجاویں

انجہوں کا کر کے جہر کاؤ خسنے نہ نیں میں
انکہیوں کے لے سفیدے خوش چاندنی بچہاویں

پتلی کے مسند ول کوں کر فرش پلک کے بیچ
پلکوں میں رکھہ جہروکے آب ہو دکہاویں

جنت کا نقیب ہے جیں ملک محبت اندر
صنعت کا ایک بر ہر جگہ ہونٹاں منگاویں

جو سب فراق لیکر کر رنگ لاجوردی
خوش ڈول کا چپر کہت منے ایک کر کہراویں

جون گل ہمیشہ ان کا رہتا ہے سرخ چہرہ ۔۔۔ جو چشم و دل شگفتہ از شوق جعفری ہے

دل نقد کیونہ دیوین سو اپنے منہ ہرن کے ۔۔۔ جون دست زلیخا جو جان سو سستری ہے

کیون عشق مین صنم کے آشفتہ دل نہ ہووے ۔۔۔ زنار جن نے کھلین اس زلف کے لڑی ہین

ساقی کے آج انکھیان کرتی ہین مست لوگ ۔۔۔ گویا کہ شیشۂ مے بھر بھر کے لے بھری ہین

مجھ عشق کے لگی ہے جب سون لگن یو صابر ۔۔۔ دیتے ہین طعنہ ہنس ہنس سبھکیان مکر جری ہین

خوب رویان جو ناز کرتے ہین ۔۔۔ عاشقان جان نیاز کرتے ہین

صید ہوتے ہین دل پریشان ہو ۔۔۔ زلف کے لٹ جو دراز کرتے ہین

دیکھ محراب لٹ خم ابرو ۔۔۔ عشق بازان نماز کرتے ہین

پھول کا گل سے بیچ مہکہ او کیا ۔۔۔ عمر خوبان دراز کرتے ہین

ہر کسے سون نہ مل کہ گلرویان ۔۔۔ خار سون احتراز کرتے ہین

شمع رخسار پر جو پروانہ ۔۔۔ عاشقان دل گداز کرتے ہین

منہ ہرن کے خیال سون مشتاق ۔۔۔ رکھ کے انکھیون مین راز کرتے ہین

ریختہ نو بنو سنا صابر ۔۔۔ کہ پسند اہل راز کرتے ہین

جون بتان رام رام کرتے ہین ۔۔۔ برہمن خاص و عام کرتے ہین

زلف کون گو بند گو بندو کر حلقہ ۔۔۔ دل پکڑنے کون دام کرتے ہین

چھوڑ خورشید رو اودیر کا کل — روز مشتاق شام کرتے ہیں
تازہ بانی ہیں عشق باز حیات — جب مسیحی کلام کرتے ہیں
نشہ کے وقت چشم کے گردش — شیشہ و غمزہ جام کرتے ہیں
دل کے بیرماو سنے کون ہنس ہنس کے — لب لنگ سون نام کرتے ہیں
خوش خرامی سون نازنیں دلبر — سرو و گل کون غلام کرتے ہیں

---

گلرخان کر سنبہال کرتے ہیں — دل عاشق نہال کرتے ہیں
آپ وسمے کے دل ابرو کون — تیغ کون بیدمال کرتے ہیں
صید کرنے کون عاشقاں کا دل — پیچ کاکل کا جال کرتے ہیں
تاب دی زلف عنبرافشان کون — دل کون آشفتہ حال کرتے ہیں
دیویں تا عاشقان مبارکباد — خم ابرو ہلال کرتے ہیں
وعدہ دی دی کے مہک دکھانے کا — آج و کل ماہ و سال کرتے ہیں
دل عشاق ناز و غمزہ سون — جون حنا پایمال کرتے ہیں
صبا سون بیہج جنگ کے پیغام — رو ہنی کا خیال کرتے ہیں
موہ لیتی ہیں جنگ دل دلبر — جب جواب و سوال کرتے ہیں

گل دین ہت ہے سنے ناز ادا بہنا — موتی انجمن کے وارد اپنے ہیں

خار سون دیکھ کال کون ہم زانو — بلبلاں نے [illegible] ڈالے ہین

تیشے کو ہکن نے شیرین بن — شور ہین کوہ [illegible] ڈالے ہین

کھل خاں سکے وارث او رقیب — کہ تیری رہ مین خار ڈالے ہین

دل سے [illegible] ون سون کھیل کھیل قمار — راحت و ہوش ہار ڈالے ہین

شوخ نے عاشقاں کے قتل اوپر — خوش کمر مین کٹار ڈالے ہین

چشم ظالم سون کر حذر اے دل — کئی عاشق پچھاڑ ڈالے ہین

اے صبا زلف کے لٹاں مت کھول — ان مین مشک تار ڈالے ہین

بیقراراں کے کیوں نہ لیوے خبر — جس نے دل مین [illegible] ڈالے ہین

آتش غم نے در شب ہجراں — میری تن مین شرار ڈالے ہین

شعلہ ہو ہو نکلی سب — منہ مین دیکھ کے انگار ڈالے ہین

بره نے لالہ رو بن صابر — داغ دل پر ہزار ڈالے ہین

---

ہم سکے کہا واج رستے ہین — مرغ انجھوں کے مینہ برستے ہین

[illegible] کب آوے ان کو سیج اوپر — جب پردیس پیو بستے ہین

[illegible] ان کون زہر قاتل ہے — زلف کے ناگ جسن کون ڈستے ہین

[illegible] سوں کھو نکہت اٹھا کر مشتاق — دیکھنی کون درس ترستے ہین

ہمت ناز و غمزہ کر سو جاہ — کہ کہین عشق باز سستے ہین

دل مشتاق کھاوتی ہین لچک | ماہ رو مو کمر جو کہتے ہین
خوب رویان کون مل نہ دل صابر | طعنہ بیدردی دی ہنستے ہین

ہو

جان نہ دوری اداس رکہتے ہین | گرچہ دل تیری پاس رکہتے ہین
یاد کر چہرا و ہجران سون | کہ پریشان ہواس رکہتے ہین
جو تیری نام سے پکہاری ہین | تجہ شفقت سے آس رکہتے ہین
گلشن حسن کا تماشا دیکہ | دل مین سنبل کے باس رکہتے ہین
تجہ مسیا کے بہار مین پہر پہر | مثل گل خوش لباس رکہتے ہین
اپنی صابر کون مت بہلا دل کون | کئی التماس رکہتے ہین

جب سون دیکھی تیری رسیلی نین | من کے کہوئے قرار دن کے چین
دل چترا ناز سون ہوا منکر | غمزہ شوخ کے کہون کیا بین
تجہ کرشمہ کا جو نہین قربان | اس کے اوپر ہی تجہ نگہ کا دین
جگ مین کاری گھٹا سے دھوم پڑے | کہولے گر چاند مہکہ اوپر زلفین
میری انجہونہ کی آبداری دیکہ | در غلطم سے صابر البحرین

چھپا دی کا ہم سون چاند مہکہ تا چند ایمو ہین | رہین کب لگ درس کے شوق کون خورسند ایمو ہین

ہین

نین مین اگر تیری چشم بد کے دفع کے کارن
جگر برہا کے آتش پر گرو اسپند اہوں

بہتی مین ہیم کے جنسن شمع دل اہے تہر روشن
جلانا وعدہ یا دینا نہ آنا جند اہوں

نگاہ شوخ تیر ایسی جگر کر کر کے سو ٹکڑے
پلک کی بہال کے سو دل کون کیا پیوند اہوں

بلبل چار تجہ ادپر وار نے کون شوق سون صابر
اپس کی جان کون جا بلب مین سند اہوں

---

رہے بس تجہ ہجر کی شب با مین ہو بیتاب اہوں
نہ راحت ہے نہ طاقت ہے نہ خورد و خواب اہوں

لگا ہے جب سے تجہ آئینہ رو سین جب سون مجہ دل کا
رہے ہر ہے بیقرار و زار جنسن سیماب اہوں

چو ذرہ تجہ درس کون عاشقان کا دل ترستا ہے
کہو نکہت مین مت چہپا خورشید عالمتاب اہوں

بلب ہے جان و دو رہ چشم و دل مشتاق درسن کا
نہ آوے کر بہ بیداری بیا در خواب اہوں

تجلا دیکہ کہو نکہت مین تیرا چندر سے مہکری کا
فدا ہوتا ہے ہر شب تجہ ادپر مہتاب اہوں

شکایت کے جہے ہر وقت لکہنا شرح ہجران کا
حقیقت کس کی قاصد سون کہی دریاب اہوں

مبارک دن ہو وہ دن کر یو جہی حال صابر کا
کہ یہ بہتا ہے تیری درسن بنا بیتاب اہوں

---

مجہی ہے عشق مین یو آرزو دکہال سجن
نہ سایہ ہو ہمو پہروں تجہ چرن کے نال سجن

نہ دل اسیر ہم پہندی مین زلف کے تنہا
بندہا ہے تیری محبت ہمہ ہال بال سجن

صبح عید ہے رمضان کے آج کہو نکہت کہو دل
کہ تجہ بہنواں کا دکہیں عاشقاں ہلال سجن

نظارہ دار دکہ مہکر اچہپایا کہو نکہت مین
نظر ہے محو چو تصویر ماہ و ہلال سجن

صبا کے ہاتھ تیری زلف عنبر افشاں دیکھ — دلم کہتی ہی پریشان نہیں بحال سجن
خوش بحال حنا ہی کہ بوسہ ہاد دی — اپس کے رنگ سے لیا ہی تیرا پامال سجن
چمن میں سرو و صنوبر ہیں منتظر تیرے — خرام ناز کے لٹکی سوں کر نہال سجن
نہ خال ہی یہ تیری محراب ابرواں کے پاس — رکوع و سجدہ میں مشغول ہی بلال سجن
برہ میں میرا انجانو کیا ہودی احوال — اپس کر نہو دور وصل کا خیال سجن
تیری درس کا بکھاری ہے رات دن صابر — نظارہ دی دور اپس کے گدا کوں پال سجن

نہ پوچھ مجہ اپنے جدائی سوں حال زار سجن — نہ دل میں چین ہی نہی طاقت و قرار سجن
کبھی ایسے جس دن سوں تیری درسن — ہوا ہوں زار وجو سیماب بیقرار سجن
بہار دیکھ تیری داغ عشق کے دل میں — نہ ذوق گل ہی نہی شوق لالہ زار سجن
ملا ہی جب سیں جو گل جا کے توں رقیباں سوں — چمن کے سر ہی مجہ دل میں نیش خار سجن
امیدوار پریشان دلاں رہیں کب لگ — کمند زلف کے نت کہوں دکر شکار سجن
کہو الت کے دکہاتا نہیں ہے کیوں درسن — نہیں ہی بیوہ میں تیری اگر غبار سجن
تیری نثار کے جان کب تلک رکھوں بر لب — لٹک سوں آکہ مبارک ہودی نثار سجن
زرشک جوش میں آتا ہے خون دل میرا — کہ رنگ پان دی تیرے سوں نکام کار سجن
زکات بوسہ کر دیوی خبر کہو نکہت کا — تیری دعا میں رہوں خوش زیاد کار سجن
دکہن سوں ہند کے سیر ملک میں ڈھونڈ — نہ پایا تیری مثل ماہ رخسار سجن

کیا ہووی کہ خبر لیوی آ کے صبا بریں
کہ پہنچتا ہے شب و روز انتظار سجن

تجہ لب یاقوت سوں بے قیمتی سن بجن
تر ہے خوناب دلیں شرم سوں لعل یمن

جس کے انکھیوں میں ہی جلوہ تجہ گل رخسار کا
کیوں رہے مشتاق گل کا کیوں کرے سیر چمن

جب خیاباں سوں گذرتے ہو خرام ناز سوں
بوجتے ہیں نقش پا کوں قمری و سرو و سمن

کیا خبر تجہ کوں کہ تیری درس کے مشتاق کوں
تجہ تغافل سوں ہے ہر دم سال از درد و محن

بسکہ تجہ برہا کے آتش سوں نفس ہے شعلہ خیز
تا سحر مجہ آہ سوں روشن ہی شمع انجمن

ہی بلا گرداں جو شانہ تیری زلف و خال کا
جب سیں مجہ دل نے کیا ہی تیری کاکل بیچ وطن

ہی شہیداں کوں درس کا شوق از بس رات و داں
واز جوں تصویر ہیں انکھیاں بچارے در کفن

جب سوں خط نے بالا پاندیا ہی چند رہے میکہ اوپر
خانہ آینہ سوں نکلی ہی کم میرا سجن

عشق کے می کا پرا ہی جس کوں جس کا درجہاں
بے می و معشوق اس کوں زندہ کالنے ہی کتہن

کاش میخانہ کے در پر تن ہیرا ہوو غبار
رات و دن تا ساقئے مہرو کے دل بوجی چرن

مانتے ہیں پیر کر پیر مغاں کوں صبا برا
بوجہتے ہیں میہ پرستاں ہی ہمارا یک سجن

سن کے موہن سوں خوش جواب سخن
دل ہوا میرا کامیاب سخن

اہل معنے پسند کرتے ہیں
تازہ مضمون و انتخاب سخن

خوش ہووی نغمہ ہای رنگین سوں
منہ ہر یک کم بکہتے رباب سخن

فیض ... کمال — هر که از صدق بوجهی باب سخن

نوس ... — ... دل سی زاب و تاب سخن

نئی مضمون سون خوش کهون نا دلر — کر ملی شوخ بیلی جا ب ... ن

کیا عجب سی که گوشوار کری — وه سخندان در خوشاب سخن

شعر حسن سی کے خوش هو دل موهن — کهولون کر عشق کے کتاب سخن

سر کو و مکو هووی ظاهر — صابر اگر اٹهی نقاب سخن

هو

حسن ... هی ... رخان کے صف مین تون ای سیمتن — سیمتن دیکهی نه دیکها جگ مین تجه سا من هرن

کهه بدن خط غلامی تجه کهن دیتے هین ز شوق — شوق سون تیری بکهاری دیکه جگ کے گلبدن

کهون کے زلف شکن مشک پر نکر آشفته دل — دل هزاران صید هین تجه زلف مین در هر شکن

درد و محنت کب تلک کهینچین گے مین عاشقان — عاشقان پر مت روا رکهه محنت و درد و محن

تجه چرن بوسی کی هی صابر کهن نے آرزو — آرزو بر لا کر آ کی شوق سون بوجهی چرن

هو

چهورا هی جب سون زلف کا دل نی شکن شکن — آشفته رات دن هی ز شوق وطن وطن

پایا نه چاند مکه کے مقابل کا دلربا — سب چند و سهند دیکه کی ڈهونڈا دکهن دکهن

کهو نکهت اسها کی جب سین دکها یا هی باد ... — روشن هین عاشقان کی جو در پن نین نین

گر سرو خوشخرام کی شیدای فاخته — کو کو پکارتی هی که پهر پهر چمن چمن

تجہ غنچہ لب کے غنچہ کری کس برابری — اس کا کری نسیم پر از خندہ دہن دہن
دی دیا شکنج زلف کوں باد صبا کے ہاتھ — یوں مت لٹا و نافہ مشک ختن ختن
اس سن کے وصف تجہ لب یاقوت کا شرم — خونابہ دلمیں غرق ہے لعل یمن یمن
کر حسن کے زکات نکالے نظارہ — ہیں مستحق ہوں ای شہ خوباں بمن بمن
آہو کوں میں سنا ہوں کہ لائے ہو دام میں — مجہ کلمیں کیوں نہ زلف کے ڈالو رسن رسن
تیری شب فراق میں شوق وصال سوں — عاشق کہینچتے ہیں بر دیکے آہ اگن
پہنچی ہے جس شہید کوں تجہ راہ کا غبار — خوشبو ہے اس کا خاک شفا سوں کفن کفن
صدا برکے آرزو ہی کہ از شوق رات دن — رہوی تیرے حضور میں پوجی چرن چرن

ہو

مست چہپا مہکر اکہو نکہت میں از نگاہ عاشقاں — خوش نہیں ہے تو بانپنا یا دل میں تہا عاشقاں
خوبرویاں کے تجہی در بہر خدا نے سلطنت — نوبت پائل بجاے جا براہ عاشقاں
منہ ہر ان کے مہربانی سوں دا معلوم آج — خوب رویاں کے میاں ہی عز و جاہ عاشقاں
آینہ دیکہن سوں ہوتا ہے پرت دل از شوق — جلوہ زلف و رخ زرین کلاہ عاشقاں
اشک کے گوہر کا خزینہ دیدہ کرتا ہے نثار — جوں گذرتا ہے نظر آیے سوں شاہ عاشقاں
عشق کا پرتو پڑا ہے جب سوں دلمیں شوق سوں — ہے جو آینہ منور جلوہ گاہ عاشقاں
عشق کے دولت سوں خوش دل ہیں بملک ... — بوریا ہے تخت و افسر کلاہ عاشقاں
دردمنداں کا گذرتا ... سنگ پر — جا نمن شافی نرد از دردہ او عاشقاں

زلف میں گر گہر کرا ہے دل سیجن کا نچ
کہیو از آشفتہ سے ہے از نہان خانہ

کیا عجب ہے وصل کا پیغام بہیجی جنگ جو
ہجر کے قاصد کہی کر داستان خونشند

کوں سا وہ دن ہوویگا ضابر کہ ہو نکہت گل کہو
چاند مکہ ہنس ہنس دکہاوے قدردان عاشقاں

---

چند رکہی ہے دو رنگی کا ہر جمہی گر موسپید یہاں
زجلوہ گاہ تماشا ہر اس کون خمید یہاں

دو وقت دیکہ میخانہ کے زیارت کر
کہ قفل نشہ کو ترکے ہر کلید یہاں

اتہک کا سوز جگر امیخ ور شہید امین
جو کوی آج ہو دل سرخ رو سفید یہاں

کفن میں اُس کے نظر مجہی درس کارن
براہ عشق ہوا دل رسو جو شہید یہاں

ہمیشہ تر ہے ہر پیر مغاں کے رحمت سین
شراب عشق کے جس کون زخم رسید یہاں

ہمای وقت ہوا بیخود رکے جذبہ سون
جو راہ عشق کی طی کر ز خود برید یہاں

وہاں وصال ای سو ہو دیکا مشتاق ضابر
شب فراق میں کر دل جفا کشید یہاں

---

منہ ہرن جب سوں رقیباں پر ہوا ہی مہربان
عاشقاں کے دل کے اوپر لکتے ہیں غیرت کے سنان

ای صبا تجہ کون خم زلف پریشان کے قسم
کانو میں کہیو سجن کے قصہ آشفتہ کان

عشق بازاں بوجہتی ہیں قدر ہجر و وصل کو
جس میں رہتے ہیں بہ غمگین کا ہر شادمان

جون زلیخا نقد دل دردار بہا میں در سکے
ہو رہی مشتاق کہو نکہت کے جہلک کی عاشقاں

اج شاید گلبدن آتا ہی گل کے سیر کون
کر شگوفہ شاد ہیں بر نر ہی در گلستان

نہ چھوڑ دیکھتی ہیں نے سنا تو رہے یاد ہمیں
که ہیں تجہ وصل کے شب ہا میں درس کے بی نکہیں

کیا ہووے کبہی نور نظر بخشے کر صانع
رکھیں ہیں تیری دکھیں کو جو درپن سقالی نکہیاں

---

دکھا مت ہر کسے کوں جا نمن کا جل بھری انکھیاں
که چشم زخم سوں رہویں اما نمیں من ہری انکھیاں

نہ ہوویں کیوں تیری جادونگی کے بند میں عاشق
که پہیرتی ہیں نظر کر فسوں ساحر انکھیاں

عجب کیا ہے که ہوتے سامری سنا کر دغمزہ کے
نظر پھر دیکھ تیرا اگر افسوں بھری انکھیاں

دلاں یکہ ملک کے تسخیر کوں یک غمزہ کافی ہے
چہرا او مت مژہ کے فوج سوں غارت گری انکھیاں

اپس کا بی بہا دل عشق بازاں نذر کرتی ہیں
تیری جوہر شناسی دیکھ ومن کے جوہری انکھیاں

سنانے تیری آنے کی خبر جس دن سوں قاصد نے
خدا کیسوں امید دن سوں کھلی ہیں یو میری انکھیاں

کہاں تک ناز سوں غمزہ سوں دل محروم رکھتا ہے
کبھی کبھو نکہت التفات کے ہم سوں دکھا من پروری انکھیاں

ہوا ہی صابر مستانہ بیخود آج ای ساقی
ز مستی دیکھ سرشاری تیری رس بھری انکھیاں

---

دکھا ہے دل کے انکھیاں سوں جنھوں نے جلوۂ جاناں
جو آئینہ کبھی ہیں محو از شوق کبھی حیران

کیا صد مرتبہ دل کوں نجا زلفاں کے پھندے میں
که ہووے کا کبہی آشفتہ کا ہے سید ہی سامان

نجا نو نہ چنچلا ہٹ اس نے کس چنچل سوں سیکھی ہے
که دل کہوارہ ہوتا ہے خیال اس دیکھ جز جان

جو آئینہ تجلا سوں نہ ہوویں چشم و دل روشن
نہ دکھلاوے چمن مہکہ آپنا کر خوبان

مبارکباد دیتے ہیں میر کلک و کوں مہ رویاں
ہجوم سنبلستاں دیکھ کر تو خط ریحان

نہ کھایا داغ دل پر عشق کا جس نے جس گل پنے
رکھا گلشن میں اس کا نانو عشاقاں نے نافرمان

مگر شور و فغان میں شوخ بی پروا کوں نہ بھاوی
کہ تلملا ہے جگر مشتاق کا در آتش ہجران

اپس کے پاس در فانوس ہنس کر کوں بی بلایا
ہنسنا شمع پر از شوق جب کر تا ہے جان قربان

سخن میں رسوں صاحب طبع خوش ہوتا ہے مجلس میں
کہا یا ہوں جگت میں جب سوں مداح شہ مردان

بسایا خانہ آئینہ مجہ دل کا تجلا سیں
ہووی اس چاند سے مہکے کہو نکہت کا خانہ آباد

رچا ہے عشق میرے دل سوں جوں سیماب در آئینہ
مبارکباد مجہ کوں کیوں نہ دیوں سب آوتی گلشن

شگفتہ ہے نظر جوں لالہ داغ عشق سوں پیار
ہو آتی جلوہ گر انکھیاں میں جب سوں وہ گل خندان

---

نو گل رخسار سوں ہے تازہ باغ بزم حسن
کیوں نہ سنبل سوں ہے خوشبو دماغ بزم حسن

لالہ رو بادہ کا جگر ہے رشک سوں جلبل انگار
دیکھ غنچہ کے بغل میں خال داغ بزم حسن

ات نہیں ہے زلف کے آشفتہ گل رخسار پر
ہے بنفشہ زار میں دود چراغ بزم حسن

کیوں نہ رہو مست انکھیاں آج اس ہشیار کی
ناز کے خلوت میں ہے جب ہے ایاغ بزم حسن

مشہر ہے گر رہنگی کہو نکہت کوں تہہ اور صابر
یاد ہے درس سوں میرے انکھیاں سراغ بزم حسن

اٹھا و چاند مکہ ہے جس نقاب حسن
شمع ہو در آب [illegible] زتاب بزم حسن

[illegible] ہوتا ہے [illegible] جلا [illegible]
جس [illegible] بزم حسن

[illegible]
[illegible] بزم حسن

ای صبا گل سون پریشان ہو گیا ہور اگر
بوی خوش لاوے ز زلف مشکناب بزم حسن

نین ساقی کے دکھ جس وقت سون سرشار و حور
رات و دن ہووے مست از شوق شراب بزم حسن

سنبل تر کیون نہ خوشبو عاشقان کا دل کری
از گل خورشید باوے ہی گلاب بزم حسن

تازہ و خوش در بہار عشق رہو صبا برا
جس کا دل جیون خیال ہووے کامیاب بزم حسن

---

کہو نکہت کا دیکھ تجلا بہار آتش حسن
کھلا ہی دل مین میرے لالہ زار آتش حسن

ہووی ز شوق چو پروانہ جل کے شمع خموش
جو بیحجاب ہووے مہ عذار آتش حسن

نگاہ شوخ کے جن برق کو کری جلوہ
سپند وار جلے جان نثار آتش حسن

دوبارہ موسی عمران خیال طور کری
جو دیکھے نور تجلا سون نار آتش حسن

اٹھی ہے موج سمندر سون آتش بید ود
پڑا ہی اس کی جگر مین شرار آتش حسن

نہ خط ہے ہالہ صفت اس چندر سے مکھ اوپر
ز دود سنبل تر ہے حصار آتش حسن

بنفشہ رنگ نہ ریحان ہے برگ گل خورشید
ز جوش دود دلان ہے بخار آتش حسن

جو شمع کیون نہ ہووے صبا برا جگر دوشن
کہ دل پتنگ ہے در شعلہ زار آتش حسن

---

ای مہ رخان ہو نکہت کون ابتلا کے وہم کرو
درسن کا دان ہر برہمن پہ کرم کرو

کر جلوہ عاشقان کے نظر مین ز گلعذار
در چشم و دل نظارہ بہار ارم کرو

مشتاق پاکباز ہے انکھیان سون کر حجاب
کس نے کہا رقیب کو محترم کرو

ابرو دکھ کے قبلہ تل اسود ی حجر — عاشق کا دل زجلوہ بیت الحرم کرد

تا کیے ذرن یہ وعدہ سوں دل کیے گرو کیا — خوش دل ہودر کر وعدہ وفا از کرم کرد

نت دن ہی ارزو کہ جفا چھوڑ جور تہو — مہر وفا سوں سخن دل اپنا نرم کرد

کب لگ رہوں فراق میں تر چشم و دل بخون — مجھ پر نہیں جو رحم بچشم ترم کرد

صابر کا دل مدام محبت سوں رام ہے — تم اس کے چشم و دل سوں مبادا کہ رم کرد

ہو چشم و دل کے نور نین میں بسا کرو — کس نے کہا کہ دور نظر سوں رہا کرو

دل دردناک و دیدہ درس کا ہی بیقرار — کہو نکہت الت کے مہک کوں دکھا کر دوا کرو

آشفتہ کے یہ تاب نہیں میری دل کے تیں — لٹ زلف کے نہ چھوڑ روکیے کا کہا کرو

کب لگ کرو کے جور و جفا عشق باز پر — کا ہی میا سوں مہر کرو کہ وفا کرو

نت دن کا روٹھنا و نہ ملنا نہ اونا — لائق نہیں تمہاری نصیحت سنا کرو

نرگس ہی شوخ چشم مبادا نظر لگے — گلشن میں اس کو نہ مہک نہ دکھا و حیا کرو

تم شاہ حسن و صابر مشتاق ہی گدا — درس سوں کچھ زکات ہو نکہت کے دیا کرو

ای مردمان کہو نکہت کے جھلک پر نظر کرو — نظارہ محو جلوہ و دل تجربہ کرو

گر جیا دے ہو راہ ہو دل بیخود کے ساتھ — ملنے کے شوق کوں ز گشتن راہبر کرو

بے جست و جو نہ ہاتھ لگی منزل ارزو — ذوق ہی بقا دا فنا پنچ سفر کرو

گر جوہری ہوا اہل طریقت کے خضر دم — مجھ چشم کے ... مجھ کو عنبر کرد
تا زندہ رہو عشق کے مر سوں دم حیات — میخانہ کے ... مسیحا گذر کرد
دنیا کے فکر و طول عمل کا نہیں شمار — بہتر ہے کار و بار جہاں مختصر کرد
صابر شرابی بر در میخانہ آج مست — جا محتسب کوں میری طرف سوں خبر کرد

اے عاشقاں سجن کے گلی میں وطن کرد — روشن غبار خاک سیں اپنے نین کرد
دل کوں ز داغ عشق رکھو تازہ ہر بہار — گر سیر لالہ گل و سرو و سمن کرد
جوں بوی گل گلی سوں رہو لگ کے رات دن — ہر گہ نظر جو بر رخ گلپیرہن کرد
اس شمع رو کے عشق میں سلگا کے بند بند — جان کوں پتنگ و نور فن تن میں من کرد
گر کر کے یاد اس نگہ چشم شوخ کوں — آزاد کر غزال ز تعمد ہرن کرد
اس زلف مشکناب کے لذت کے خیال پر — لو ہو میں غرق نافہ مشک ختن کرد
سو لے بقا ز دار فنا گر کسے وں عز — خاک شفا سوں میرا معطر کفن کرد
کبو نکہت کوں دیکھ میرا نظر سوں زخم سوں — روشن نگاہ دل ز رخ من ... کرد
صابر کے غزل ہیں گہر ای بات کا خالا — جنت ایس کے مہر سوں بیت الحزن کرد

دل کے انکھیاں سوں نگہ بر گل رخسار کرد — خس گلکوں سوں نظر سنجہ گلزار کرد
عشق سوں خمر کے لذت جو ہوا مجھ معلوم — زندہ کے تازہ ز ذوق رخ دلدار کرد

دیکھ اپنے صفت ماہ رخاں کا درسن
دیدۂ روشن چو دل از جلوۂ دیدار کرد

خیرہ کر ہووے نظر دیکھ کہو نکہت کا بہر تو
دل کے درپن سوں تماشائے رخ یار کرد

شوق کر ہووے کدھا کہو مژہ ستے عشق
دل کہ ان از یاد مغاں بیخود و سرشار کرد

سرمہ خاک شفا چشم کوں کر خواہش ہے
چند روزی دل اشتاق کوں بیمار کرد

عشق کے بیخبری تحفہ رکھی ہر لذت
عقل دہرتے ہوا کر دل کوں خبردار کرد

رات گذری وو ہوا روز و چلا قافلہ لاد
خواب غفلت کے تئیں بہی آپ کوں بیدار کرد

شمع رخسار سوں کر شوق ہر ہنس کے جلو
دل چو پروانہ جلا عشق میں انکار کرد

تا خزانی میں شہنشاہ کے مقبول پری
در نیساں کے طرح اشک کوں شہوار کرد

گر رکہو عشق کے رہ بیچ قدم جبن صابر
جذبۂ شوق و کشش رہبر و رہدار کرد

ہو

دوستاں مجھ دل دیوانہ کے تدبیر کرو
زلف کے لٹ سوں جگر تار کے زنجیر کرو

جین بن درس نہیں دل کوں کہی محو ز شوق
چشم حیرت زدہ پر شوخ کے تصویر کرو

ای صبا زلف میں کر شانہ کری مہ رو کے
کانوں میں میرے پریشانی کے تقریر کرو

آئنہ مصحف رخسار کوں پھر زیر و زبر
دل اوپر نوخط یاقوت کے تحریر کرو

نشۂ عشق کے کر چاہو کہ پاؤ لذت
میکشاں مرشد اسرار دمغاں پیر کرو

عمر فانی کے بنا موج نفس ہے جو حباب
دم غنیمت ہے سبے عشق سوں تعمیر کرو

شوق کر ہو [illegible] رہو وارس فلک جو
پیر و مرشد کے نکہ مہر کے اکسیر کرو

خوبرویاں کوں کہو ملک دل شتاب     لشکر خط سوں کبھی آ کے تسخیر کرو

نقد دل لے بسر راہ کہا اپنی صابر     ناوک ناز سوں کر شوق ہی نخچیر کرو

---

ذوق کر ہووے کہ مشتاق کا دن شام کرو     ہم کہ اوپر زلف چھرا کفر میں اسلام کرو

تم کوں شوخی کے تغافل کی قسم ہے کر کبھی     چھوڑ وحشت کوں دل اہل وفا رام کرو

نظر بد سوں رہو حق کے اماں میں شب و روز     حسن کے خیر اکر جلوہ انعام کرو

گر کہو شوق کہ پی بادہ ہیں عاشق مست     غمزہ ساقی و نگہ شیشہ ادا جام کرو

خط غلامی کا دیویں شاہ و گدا خوش ہو ہو     داں درس کا کہو نکہت کہو لیکر عام کرو

ہے مری چشم کے خستی میں خوش آ بو ہوا     رات کوں دل کوں کبھی آ کے آرام کرو

شوق کر ہووے کہ مشتاق کا دل کر کر صید     اپنے فرمان میں رکھو زلف کمند دام کرو

کب تلک ہجر کے محنت میں رہے صابر زار     کبھی آنے کا کبھی صلح کا پیغام کرو

---

لطف ہے لطف کہ ہجراں غم دہ یاد کرو     خط سوں پیغام سوں خاطر خوش و دل شاد کرو

لطف ہے لطف کہ مشتاق کے کلیں الطاف     جلوہ خوش زخرام قد شمشاد کرو

لطف ہے لطف کہ اس غنچۂ خنداں کے نکات     اپنے بلبل خوش خواں کوں کبھی امداد کرو

لطف ہے لطف کہ آشفتہ دلاں کر کر صید     زلف میں باندھ رکھو کاہ و کہ آزاد کرو

لطف ہے لطف کہ در دل سے اسے ادمغاں     بیخود بادہ کشاں کوں کبھی ارشاد کرو

سر بجن کے نسیم کی صبا بر — اگر یا تہہ سوں ہووی کامن کرو

کستہ بند مہکہ وپر نگاہ کرو — مہر قربان بروی ماہ کرو

چاند مہکہ دیکھ دل کوں جنز دچن — خوش نگاہوں کا جلوہ گاہ کرو

عشق کے دور ہی اگر منزل — سر کوں کر پانو قطع راہ کرو

نور حق دیکھو در دل ظلمات — گر شبی جاگ صبح گاہ کرو

دولت عشق کے ہی گر خواہش — ترک دنیا کا عز و جاہ کرو

حل ہووین مشکلات گر سجدہ — بر در شاہ دین پناہ کرو

شرح غم گر سنا او ہجران کا — شوخ کوں چشم تر گواہ کرو

چا ہو گر سنے ہر ایک خوشنودی — شکوہ نامت زدرد و آہ کرو

شوق گر وصل کا ہی جز صبا — صبر ہجران میں سال و ماہ کرو

دل مہجور کوں محتاج طبیبان نکرو — عشق کے درد کے تا تاب ہی درمان نکرو

دل کوں طاقت نہیں ایمانیہ آشفتہ دلاں — زلف دلبر کے صبا ناتہہ پریشان نکرو

رنگ یاقوت کوں کہو نکہت کے تجلا سوں دیا — میرا دل نور سوں کیوں لعل بدخشان نکرو

قیمت جلوہ دیدار ہی صد جان جہاں — وعدہ دلبر کے درس دان کا ارزان نکرو

در یکتہ جو کہ سب منظر و سب ذی کوں — اشک میری کوں جز نو بر غلطان نکرو

رنگ و بو غنچہ و گل کون جو دیا گلشن میں — دل مشتاق چرا بلبل خوشخوان نکرو

سیر گلشن ار کہ کرتے ہو شب و روز زنون — اے مجے چشم میں کیون دل کون گلستان نکرو

ذرہ کون مہر سون روشن جو کیا صابر کہ — دل چرا عشق سون خورشید درخشان نکرو

ہو

مہک کون کہو نکہت میں چہپایا نکرو — وقت درس کے کہرایا نکرو

عشق با ذوان اکبر احوال کہیں — غیر کون راز سنایا نکرو

دل مشتاق شب ہجر امیں — آتش غم سون جلایا نکرو

پہن پوشاک چہ گل رنگا رنگ — پہر کہری باغ میں جایا نکرو

دیکہ اغیار طرف ہر ساعت — دل محبان کا کہپایا نکرو

نظر بد سون اگر چاہو امان — مہک رقیبان کون دکہایا نکرو

مجہ نہیں تاب پریشانی کے — زلف کے لٹ کون کہلایا نکرو

عاشق آئینہ مبادا ہووے — درس در کے رجہایا نکرو

کٹ پہرین کے کئے مشتاق زنون — چیرہ نکہ دار بندہایا نکرو

دان درس کے اگر دل اوزکات — صابر اپنے کون بہلایا نکرو

کہو نکہت میں چاند مہکہ ذنہوکے کہ لگ ایسی جہو — تربیتی ہیں درس کون باکبازان کے نین سجہو

رقیب سات ملنا سیر کرنا باغ میں جانا — نہیں لایق کہ کلر و بیان کے خوش لہر سخن

صبا د انرگس بیمار و گل کے چشم بد نا کے — نجا او ہر کہیں گلزار میں شہلا نین سمجھو

مقید بے با ہند کے نکد بہ بہیتا کہن سون مت نکلو — نہ عاشق اپس میں کند کت مرغ کے نین ہرن سمجھو

نہیں آشفتہ کے بے تاب دلہیے پیٹ کون — صبا کے ہاتھ مت دو حلقۂ زلف شکن سمجھو

دلا نہیں عقدۂ مشکل پر بہت عشق زا ان کے — کرو حل منہ کے کھنڈی کہول کے پتہ دہن سمجھو

درس کے شوق ہی صابر مقیم کلبۂ احزان — چندر مہکے سوں کبہی روشن کرو بیت الحزن سمجھو

جو

شب ہجران کا اے قاصد میرا دکھیا یار سوں کہیو — جو شمع شعلہ ور جلتا ہے دل دلدار سوں کہیو

نہ باہنچی کر میری بات بے حیا سوں یا تغافل سوں — زبانی شرح مجھ غم کے در و دیوار سوں کہیو

نہ کہو یں عاشقان ہر ایک سوں درد و الم اپنا — طبیب مہربان و دلبر غمخوار سوں کہیو

بہار لالہ ہی ساقی ہی مطرب ہر گل و مل ہے — تیری گلشن میں جا خالی ہے گل رخسار سوں کہیو

جو قمری تجھ خرام ناز کے مشتاق ہیں عاشق — کبہی آ جلوہ دکھلا سرو خوش رفتار سوں کہیو

نہ پوچھے وہ گل خندان اگر احوال عاشق کا — جو بلبل خوش نوا ہے سوں گل و گلزار سوں کہیو

کیا ہو وے زکات رنگ پان یک بوسہ دیوے — میری یو عرض ہنس ہنس لعل شکربار سوں کہیو

میری فریاد گذری ہے چو ناوک سنگ خارا سوں — گلی میں میرے مہرو کے نہ آ اغیار سوں کہیو

نہیں طاقت پریشانی کے صابر کون جند مہکے — نہ کہولے زلف کے لٹ کون صبا دلدار سوں کہیو

ایدل چراغ عشق کا پروانہ ہو پروانہ ہو — جلبل بہتی میں نیہ کے فرزانہ ہو فرزانہ ہو

آزادہ کے جہاں اگر ننگ و بدی کے فکر سوں — یک رنگ جنوں عشق میں دیوانہ ہو دیوانہ ہو

بے نشئہ شوق میں نہ لذت نہ بخشے زندگی — پی پی شراب معرفت مستانہ ہو مستانہ ہو

گر چاہتا ہی سرمہ کر انکھیاں میں اکھیں منہ خاک — چشم کے یک یک خاک سوں بتخانہ ہو بتخانہ ہو

گر شوق ہی تم وہو واقف تیرے احوال سیں — دہکہ مہک کی بتیاں شمع کے افسانہ ہو افسانہ ہو

گر عشق کے رہ میں تہکے پا چشم و سر کیجئے زور سوں — ہر چند منزل دور ہے مردانہ ہو مردانہ ہو

گر چاہی ہو کے آشنا دلیں سبھی دو من ہر سوں — کہت سوں نکل کے آپ سوں بیگانہ ہو بیگانہ ہو

ہی یار میرا چشم میں جاوی مہلا دا ابرو — بہر نثار ای اشک تر دردانہ ہو دردانہ ہو

آشفتہ کے شوق سوں کر کہر کیا ہی زلف میں — کما ہی شمیم وکہ صبا کر شانہ ہو کر شانہ ہو

گر دست بوسے آرزو ہی میکش لگی ساغرا — سر میکدہ کی خاک کر پیمانہ ہو پیمانہ ہو

---

نہ دل جرس کی در فغاں ہشیار ہو ہشیار ہو — لد کے چلا ہی کارواں بیدار ہو بیدار ہو

گر عشق کے رہ کی خبر لو جہی سنا او مختصر — اسر کو قدم کر در سلک طیار ہو طیار ہو

گر شوق ہی دیدار سوں یا بہند عشق یار سوں — عالم کے کار و بار سوں بیزار ہو بیزار ہو

مبنی نہ کے زبند کے تا خوش کہ اللہ زندگی — [illegible] رکہ خور سند کے سرشار ہو سرشار ہو

جو درد ہجراں کے سہیں مشتاق در سکے رہیں — گر تجہ کو غم اپنا کہیں غمخوار ہو غمخوار ہو

آتا ہی وہ بیداد گر شمشیر ابرو تیز کر — گر کر تصدق جان کو [illegible] ایثار ہو ایثار ہو

[illegible] ہی جلے عاشق وہ دل [illegible] — کہتا ہی [illegible] انکار ہو انکار ہو

طواف میکدہ رکھتا ہوں از زدل میں / دکھاو بادہ کشاں کا دیار یا اللہ

چہ خوش کہ بوج جرل چشم دل سوں ساقی کے / کروں ز عشق مغاں افتخار یا اللہ

بہار عمر خزانی ہوئی ہے کلسہ دیوم / خزاں بہار کرا نہ گلعذار یا اللہ

ز عشق لالہ رخی دل کوں یاد کاری ہے / کہ داغ دار کہا اوں زیار یا اللہ

رضا کے حب طلب ہے کہ بوسہ اس در پر / ہزار مرتبہ دوں بار بار یا اللہ

سرشک چشم کہ کوتا ہی ہے پرورش دل میں / گہر کے آب سوں کرتا ہوا ر یا اللہ

ظہور نور کا ہوں منتظر کہ کہو نکتہ کہول / دکھاوی چاند سا مکھ مہ عذار یا اللہ

بلبل ہی جاں کو امی ز شوق قربانی / کہ ہووی شہ کے قدم پر نثار یا اللہ

تیری جبیب کے در کا گدا ہوں صابر ہوں / پچاوں من کے مراداں ہزار یا اللہ

ہو

ز نور عشق ہی پیدا نور جبیں کے چشم و نگاہ / نہ ایک کوں جا جنت خورشید ہی نہ جلوہ ماہ

کو سے سوالی ہی عقبا کا کوئے دنیا کا / نگاہ مہر ہی میری طلب ز حضرت شاہ

زکات حسن کے نقطہ رہ مجھی دینا / کہ ہم فقیر ہوں تجہ در کا ہم ہوں دولت خواہ

شراب عشق سے پیستے میں جو رہتے ہیں / جہنوں کوں نشہ پلاوی ہی ساقی جم جاہ

پڑا ہوں ہر در میخانہ نا سوالی ہوں / کہ دیویں جرعہ می میکشاں حق آگاہ

جدا کیا میری کلر و کوں جس نے تو نا کر / جو لالہ ہووی جگر اس کا داغ و بخت سیاہ

چرانہ خون جگر تنکی چشم بلبل سیں / کہ گل کے نال شب و روز خار ہی ہمراہ

ماں کا

ملن کا شوق نس رات دن ہے عاشق کون رہی ہے محو جو تصویر چشم و دل در راہ
ہمن کون فقر کے نعمت سون سب میسر ہے کہ بخشتا ہے مرادان دلان کے شاہنشاہ
شب وصال کے کر آوے خوش خبر صابر رہون فراق مین دل شادمان زنالہ و آہ

هو

کلرونی دیکھہ برد کا جب سون کیا حوالہ انکھیان لوہو سون تر ہین دل داغ ہے جو لالہ
نی کل سینے ہر دیکھہ انی باغبان حکایت بلبل عبث چمن مین کرتی ہی آہ و نالہ
اغیار ساتھہ ملنا سرکش من ہرن کا بہتا ہی تجہ نین سون انجہو طریق ژالہ
خدمت مین مہ رخان کے جس نے کہ عمر کاتی ہجرانمین زہر اس کون ہی آب و ہم نوالہ
مغرور نازنینان جو اپنے حسن پر ہین درسن دکھا سکھان کون کر جیو ا مرود الہ
آتے ہین دیکھنے کون خوبان چین و ماچین تجہ چاند مکھ کا حسن مشکین نوخط ہالہ
پیر مغان کے در کا ہون رات دن سلامی میخانہ رضا سون دی کا مئے دو سالہ
صابر کا حال پوچھی البتہ وہ چندمکھ شرح فراق و غم کا ہر کر پھری رسالہ

هو

جن مجہ نظر سون دیکھا وہ شوخ ماہ پارہ جون آئینہ ز حیرت ہے محو یک نظارہ
انجہون مژہ سون ڈہل ڈہل از شوق ہو درس کا عاشق وصال کارن دیکھین جو استخارہ
یک مرتبہ دکھن سون ہوتی نہاین تسلا ای ماہ رو خدارا درسن دکھا دوبارہ
پہر لالہ دیکھنے کا تجہ کون نہ شوق ہوشی از داغ عشق دیکھہ مجہ دل کا کر ہزارہ

مہتاب کے نین میں داغ جگر نہ بوجھو	مجھ دل کے باد کاری ہر اہ کا شرارہ
تجھ او رہ سوں ہر گز تجھ کوں خضر راہ	مستی دیکھو دل سوں خوش دل ہر باد خوارہ
ہوویں یو ماہ و زہرہ حلقہ بگوش آ کے	مو تے جری جو بہنی کا نو نمین کو شوارہ
میری نظر سوں دیکھو جلوہ کری شرق تے	چمکی ہے چاند مکھ پر ڈھل ڈھل کے جیوں ستارہ
ای شاہ حسن دینا ہنس ہنس کے دان درسن	تجھ در او پر پڑا ہی صابر گدا بچارہ

کہو نکہت میں جن تجلا تجھ ماہ رو کا دیدہ	جن ار سیے ہر روشن اس کا نگاہ دیدہ
آیا ج کیوں نہ دیویں لالہ عذار تجھ کوں	تجھ عشق میں کہ غنچہ در خون دل طپیدہ
سنبل کے بو میں گلشن امروز ہے معطر	شاید کہ مشک چین سوں باد صبا رسیدہ
تجھ عشق کے چمن میں حاصل ہے سرخ روی	جوں لالہ داغ دل کا خونابہ پروریدہ
پیر مغاں کے رحمت ہے بیش اس کے اوپر	از جام عشق ساقی جن دردمی چشیدہ
یوسف کے کر بہا میں کوہر دیا زلیخا	مہ روی عاشقاں کا ہنس ہنس کے دل خریدہ
میرا جتن جبیلا من موہنا ہی صابر	ثانی جہاں میں اس کا نے دیدہ نی شنیدہ

جوں ارسی دکھا [illegible] سوں [illegible]	ہو [illegible] مجھ نظر کے نور روشنی زیادہ
کیوں مہر کے نظر سوں د[illegible] نہ را[illegible]	خور[illegible] شیدہ [illegible] کوں جن [illegible] ہو نکہت [illegible]
و[illegible] نہ بوجھ [illegible] چاہ ذقن [illegible]	[illegible] میں رہ غلطاں [illegible] جیش فتادہ

زاہد نے پایا مسجد میں زہد و تقوا / در میکدہ ملا ہے رندان کو عیش و بادہ

پیر مغان نے مطلب تجہ نہ سوں بخشا / جن صوف میکدہ کا دلمیں [illegible]

خوش ہوں کہ مجہ کوں زاہد سرمست دیکہ کر / پیر مغان کے درکا ہے رند و خانہ زادہ

رہ عشق کے کٹہن ہیں ای شوق پا دری کر / ہیں رہروان سوار ہی تما برا پیادہ

---

دیکہ وہ زلف و خال کہیے کا کہیے / ار سے کا عشق حال کہیے کا کہیے

عیش با ساقی کا دم غنیمت بوجہ / کہ ہوے آج و کال کہیے کا کہیے

ہے میری غم سوں فکر میں رمال / کہ نکلتے ہے فال کہیے کا کہیے

دل ہوا ہے اداس سن سن کے / زہد کا قیل و قال کہیے کا کہیے

عشق بازی کا جن کوں ہے چسکا / ان کا ہیکا خیال کہیے کا کہیے

چل للنک سوں کہ در چمن ہووے / حال سرو و نہال کہیے کا کہیے

صابرا کوں جواب تلخ نہ دے / سن کے میٹھا سوال کہیے کا کہیے

---

کبہو نکہت کا جو تجہ مکہ سوں جہلکار ہوا تازہ / مشتاق کے انکہیوں کا انوار ہوا تازہ

تجہ سنبل و گل دیکہ لایے جو صبا خوشبو / جوں غنچہ زر رنگ و بو گلزار ہوا تازہ

تجہ لعل سخندان سوں سن سن کے بچن شیرین / طوطی کا مٹھائے سوں گفتار ہوا تازہ

تک لعل مسیحا سوں ہنس ہنس کے دوا دینا / جس شوق سوں دل میرا بیمار ہوا تازہ

کیونکر نہ کہیں طالع درپن کہ کہو نکہت سی | یک جلوہ روشن سین دیدار رہوا تازہ

سر کر کے قدم دل نے جنہ عشق کے رہ طے کے | ہر آبلہ پا سوں رفتار رہوا تازہ

کیوں سیر سوں شیرین کے انکھیاں نہووین پر خون | فرہاد کے لوہو سیں کہسار رہوا تازہ

میخانہ کے دراوپر صابر کے خبر بوچھو | ساقی کے محبت سوں سرشار ہوا تازہ

ہی تجہ نگاہ شوخ کا میخانہ آئینہ | ہی گاہ محو و گاہ ہی مستانہ آئینہ

رہتا ہی مست ماہ رخاں کے خیال سوں | دیوی ہی جسکوں جلوہ پیمانہ آئینہ

جب سیں ہوا ہی چاند سا مکہہ دیکہہ سرفراز | روشن ہی چشم و دل ہی پریخانہ آئینہ

دیکہا ہی کس کے زلف کا لٹکا کر رات دن | آشفتہ گاہ و گاہ ہی دیوانہ آئینہ

گر مجہ نظر سوں شمع رخ یار دیکہہ تا | ہوتا نگاہ شوق سوں پروانہ آئینہ

پرنور ہی ز جلوہ دیدار چشم و دل | ہو مہ رخاں کے عکس سوں ہمخوانہ آئینہ

کیوں آبرو نہ پاوے سجن پاس صابرا | کرتا ہی درس دیکہہ کے شکرانہ آئینہ

هو

ہووے ہی بوقلموں نو بہار آئینہ | قبا ہی سرخ مگر گلعذار آئینہ

کہو نکہت الت کے چند رہ بکہ نہ دیوے گرد سیں | تجاوے دیدہ و دل سوں غبار آئینہ

نظر ہی نور تجلاں سوں روشنی افزوں | ز جلوہ دیکہہ رخ مہ عذار آئینہ

جرانہ سجدہ ہو دیں اوس کے زلف بیں دلبا | کری جو ناز و ادا سوں سنگار آئینہ

ہوا ہی

ہوا ہی جب سوں جید رمہکہ نکار سوں ادجہل — رہی درس کی گدائی در نگار آئینہ

دکہاوی جلوہ اگر مجہ کوں اس سیبنی کا — کروں ہزار پر یرو نثار آئینہ

نہ کہولیں چشم و نظر مہر و ماہ پہ ہرگز — نین کی جوت ہووی گر نگار آئینہ

درس نمیہ دکہاو کبہی جنگی اپنے ماہ کوں — کہ تجہ کہو نکہت کی جہلک کوں ہر بار آئینہ

—

کیوں نہ تجہ درس کا مشتاق رہی آئینہ — کہ تری مہکہ کی تجلا سوں ہی روشن سینہ

ناز سوں جلوہ سوں خوباں کوں کرشمہ سوں جہاں — سرخ پوشاک او پرپہن کی خوش زرینہ

بسکہ تجہ درس کا ہی شوق میری انکہیوں کوں — محو تصویر صفت ہیں زشب دوشینہ

کیوں کہو نکہت ہیچ چہپانی ہو جیند رمہکہ کو — عہد و نکرار فراموش کدا نہ شینہ

ساقیا بادہ کت نمی ہی تیری خالی جا — کیا ہوری زندہ گری آ کی شب آدینہ

خوش ہیں گر افسر زریں سوں شہاں در عالم — تاج ہی فقر میں مجہ کوں کلہی پشمینہ

آتش رشک سوں جیوں لالہ جگر ہووی داغ — جو رکہی تجہ کل خورشید کا دل میں کینہ

مہر سوں داں درس بخش جیند مہکہ کی زکات — ہوں ترا صابر و ہم مستحق دیرینہ

—

دل ہی تجہ عشق سوں کہ عاقل و کہ دیوانہ — غم ترا مونس جاں درد ترا ہم خانہ

جس کوں تجہ برہ کی آتش کی لگی دوں دیں — ہی کبہی شعلہ کبہی شمع کبہی پروانہ

تجہ خم زلف میں مجہ دل کا ہوا جیوں وطن — ہی کبہی قید کبہی جنگ و جدل با شانہ

جس کون تجہ شوق ہی ساقی نی دیا جام ہمراز | ہی کبہی مست و کبہی محو و کبہی مستانہ
گل جو انکہیاں مستوا نجہو نیر ڈہلا حسن لو | تہا کبہی لعل بدخشان و کبہی دردانہ
خال تجہ نوخط رخسار میں دیکہا جن نے کہا | یا بنفشہ کا کہلا پہول ہی یا یہ دانہ
جب سی مجہ دل نے لیا بادہ کت لب کا مزہ | جہاڑ تا ہی زمژہ خاک در میخانہ
سر سون جو قطع کری عشق کی رہ راہروان | اس کون کہتی ہیں بکوی کی بمط فرزانہ
نیند انکہیان میں لگی ناز سہری کون منتہی | گر میری عشق کا ہر رات سنی افسانہ
صابرا شوق ہی تا محو رہیں جون درپن | دیکہہ کر نکہت کی تجلا میں رخ جانانہ

ہو

تجہ دل نی کیا جب سی تیری زلف میں خانہ | را باد صبا دست دکریبان ہی سیہ چون شانہ
گر نور نظر ہو کی مجہ انکہیان میں سماوی | وار دون تیری اوپر زدل و دیدہ خزانہ
صد بار کہا دل کون نجا زلف میں ہرگز | ہو دیکا پریشان کہ دگر صید د دوانہ
سن سن کی نوا رقص میں آوی دل مشتاق | جون مطرب خوشخوان کری آغاز ترانہ
جل جاس کی ہو دی شمع دیتنکا جگر انگار | گر دیکہی میری عشق کی آتش کا زبانہ
در مدرسہ ہی زاہد و بتخانہ میں ہمن | ہر یک سی ہی تیرا عشق میں خوش خانہ نجانہ
انکہیان کی فدا ہون کہ فدا کرنی تجہ اوپر | دیوی ہی کبہی لعل و کبہی دریکانہ
تجہ عشق سون کر تازہ نہیں دل کا بزارہ | انکہیان میں شگفتہ ہی چراغ نشانہ
دو شام میں خورشید نہیں دیکہا کسو نی | زلفان میں کیا ہنس کی نکو غمزہ و بہانہ

ہی یاد جو نصابر نے کہا دان درس دی — فرمایا تبسم سوں میاں سوں کہ چرا نہ

چندر مہک سوں کبھی کہو نکہت اتہا آہستہ آہستہ — خدا کے نور کا جلوہ دکھا آہستہ آہستہ
مسیحا سے بخش جو زندہ دل یکتے ہیں عاشق — لب جان بخش سوں ہنس ہنس سنا آہستہ آہستہ
نگر از زردہ خاطر پاکبازان کون مت کردم — اگر روتے ہیں کلی لک لک منا آہستہ آہستہ
شہیدان تجہ درس کوں حیا بلبت ہیں چشم — دکہا درس کہ جان ہو ویں فدا آہستہ آہستہ
جو آیینہ اگر دیکہیں تجلا تجہ چندر مہک کا — کہو نکہت کے ہو ویں شاہان گدا آہستہ آہستہ
نہیں طاقت پریشانی کے مجہ دل کوں خم کا کل — صبا تا ہو نہ دے صبح دم صبا آہستہ آہستہ
تبسم میں تیری درمان درد عشق بازان کی — مسیحی خصلتاں سوں دے شفا آہستہ آہستہ
ہوا ہی شہ تو نامہ طلعتاں کا ملک خوبی میں — زکات حسن دی مجہ کوں بلا آہستہ آہستہ
غرور حسن کی رخصت نہ دیو زن کوں آئی کے — چو نور چشم شب یادلیں آ آہستہ آہستہ
خیال زلف ناگہیں ہو جگر دستاں صابر کا — مجہے منتر کبہی آیکے سکھا آہستہ آہستہ

چندر مہک سوں اتہا ہنس نقاب آہستہ آہستہ — جلا پروانہ کر شمع اب آہستہ آہستہ
جواب تلخ راحت بخش ہے تجہ لعل شیرین کا — کبہی مجہ ضعف کوں دی گلاب آہستہ آہستہ
عرق ہی معجزہ پرور تیری لعل مسیحا پر — کہ دکہلاوی سبب آتش تجے آب آہستہ آہستہ
بچہن تجہ نعلچے کا اینہ کہ بہانہ ہیں مجہ دل کو — سنا سکہا کے از ناز و عتاب آہستہ آہستہ

صبا ہی خیدہ مردم منتظر تا ماہ نو دیکھیں
ہلال ابرو کوں دیا انتخاب آہستہ آہستہ

کبھی زلفاں الٹ کے مکھ دکھایا دیدۂ روشن کوں
کہ نکلی ہے گھٹا سوں آفتاب آہستہ آہستہ

مجھی کو خدمت میخانہ پیر میکدہ دیوی
زمستی غوطہ کھا اوں در شراب آہستہ آہستہ

سجن کے عشق کے بازار میں تنہا بکیں جن نے
کری ہی ترک جب شیخ و شاب آہستہ آہستہ

شکایت ہے مجھے باد صبا سوں شانہ سوں ہر
کہ دیتے ہیں خم کاکل کوں تاب آہستہ آہستہ

ہو

چمن میں حسن کے ای گلعذار آہستہ آہستہ
بنفشہ کے کھلے ہیں نو بہار آہستہ آہستہ

کمند زلف تیری کے پڑی ہے دھوم خوباں میں
کہ کرتے ہیں دلاں عاشق شکار آہستہ آہستہ

صبا کے ہاتھ مت دے کاکل مشکین سرکش کوں
کہ لیجاوے گی بوئے مشکبار آہستہ آہستہ

چمن میں شوق کر ہووے کہ گلدستہ رکھوں سر پر
شگوفہ وار تجھ پر شاخسار آہستہ آہستہ

جنوں کے راہ کا کر ذوق ہے مجنوں صفت لیلی
بچشم آبلہ کر دیکھ خار آہستہ آہستہ

بدل کا جوش ہے شاید نکل آوے ہے انکھیاں میں
کہ ڈھلتا ہے انجھوں بھر نثار آہستہ آہستہ

قیامت تک رہے محو تماشا چشم مشتاقاں
دکھاوے گر چند رس مکھ نگار آہستہ آہستہ

کہاں تک خوبرویاں لاف ماریں بزم خوبی میں
گراں کوں مکھ دکھا کے شرمسار آہستہ آہستہ

ہوا آخر جب سوں فقر کے دولت سیں صابر
دیا حق نے مجھے عز و وقار آہستہ آہستہ

پتنگ و شمع کے سن سن لگن آہستہ آہستہ
تیری سے عشق کے [illegible] میں آگ آہستہ آہستہ

کدا یا نمیں مشرف یا دن درسن کا دل مرغ ہیوں — کہو نکہت الفت کی گردیوی بمن آہستہ آہستہ
نہ کر محرم نسیم صبحدم کو زلف بیکلت میں — نہ کہلوا نافہ مشک ختن آہستہ آہستہ
پری تجھ عشق کے داغ محبت جب سوں انکھیاں میں — کہلا جیوں لالہ مجھ دل کا چمن آہستہ آہستہ
سنا ہوں آہواں کو نزرام کر پھندے میں لاتے ہو — نہ باندھو کیوں نہ مجھ کلمیں رسن آہستہ آہستہ
یمن میں تجھ لب یاقوت کے تعریف سن سن کے — چھپے ہر سنگ میں لعل یمن آہستہ آہستہ
شہیداں منتظر تجھ رہ میں ہیں دن کوں سا ہووے — کہ دیکھیں مہک تیرا بت بت کفن آہستہ آہستہ
خم کاکل کے بیچ میں کیا آرام جس دل نے — بسارا اس نے خاطر سوں وطن آہستہ آہستہ
زنار زلف کردیوی صنم زنار رای صابر — ہووے دل عاشقاں کا برہمن آہستہ آہستہ

ہو

پریشان کرکے زلف مشکفام آہستہ آہستہ — نگر مہکر اچھپا کے صبح شام آہستہ آہستہ
نہ ہا دمست سوں سرشار رکھ دل عشقبازاں کے — کہ مے مینا سوں آتی ہی بجام آہستہ آہستہ
کیا شکر مہک یاوی زندہ کے تصور کے طوطی — سنے تجھ لب سوں کر معجز کلام آہستہ آہستہ
زاہد زہد سوں مسجد میں کر مشہور ہر زاہد — نکالا رند نے مستی میں نام آہستہ آہستہ
کشش کے شوق سوں پہنچی حرم بوسے کو مرشد — رکھیا جو عشق کے رہ بیچ کام آہستہ آہستہ
زمین خو سنیدمہ کر خانہ زاد اس شاہ خوباں کا — حرا ملتے ہیں مہک دربدرام آہستہ آہستہ
کری کر جلوہ وہ محراب ابرو در نظر آ کے — مہ فہ مسجد نور بیت الحرام آہستہ آہستہ
واللہ صید زینہ کہ نہیں گر شوق کیوں مہکہ کر — خم کاکل کبلا ور برچ دام آہستہ آہستہ

صنوبر قامتاں کیتی تجہ اوپر قرباں ہو ہو کر — دکہاوی گر نزاکت کا خرام آہستہ آہستہ

دکہا سرو خراماں کے لٹک آہستہ آہستہ — چمن کے نونہالاں کوں ہٹک آہستہ آہستہ

تیری چاک گریباں میں اگر آکے چھپی چندر — زچاک آستیں ہنس ہنس جھٹک آہستہ آہستہ

چندر مہک پر فدا ہونے کا گر تجہ شوق ہے آج — نکل کے کہت سوں آ بر لب اٹک آہستہ آہستہ

شہادت کا رنے عاشق کہڑے ہیں کوں لی کہو نہت — نگاہ و ناز کے ناوک ستک آہستہ آہستہ

پرت یاں کیوں نہ ہوی دل میرا العالیہ کہ ہے نسداں — خیال زلف کے دل میں کہٹک آہستہ آہستہ

---

مہک اوپر کہول کے زلفاں کے لٹ آہستہ آہستہ — نکو درس کے دینے وقت ہٹ آہستہ آہستہ

سوالیے ہو ہو تجہ درس کے آتے عاشقاں مل مل — اکہیں ہنس ہنس کہو نکہت کا پٹ الٹ آہستہ آہستہ

نہ ہو اس غمزہ و نین نگہ کے روبرو اے دل — اگر من کوں پسند کرتا ہے چہپٹ آہستہ آہستہ

اگر چاہے کہ رکہیں نور کر انکہیاں میں سرو کوں — تماشا نے نظر کے کہول پٹ آہستہ آہستہ

ہمن پر مہرباں تہا غرض سوں مکر آتا تہا — گئے دن سوں نہیں ملتا ہٹ آہستہ آہستہ

بجا نوں میرا من موہن کوں کس دوتی سمجہا — کہ رکہیں پاکبازاں سوں کپٹ آہستہ آہستہ

خدا وصل کرے تجہ کوں لگن سرجن کے — پہند اکل کا کرن کا کل کے لٹ آہستہ آہستہ

---

اہے دل ہو نکہت ماہی چندر سے مہک کا ظہور — زریں شفق میں مہر و دخت کا نور دیہہ

موسیٰ طریق پردہ قدرت سے نور
نکا ہی ظہور گاہ تجلای طور دیکھ

خورشید روب چاک گریباں کوں بوس دے
نکلا ہی آستین سوں اتم کا شعور دیکھ

گر ہووی تجہ سخن سوں مشرف جو آو آب
دل ہر بیا در کوں پوچھی نزدیک و دور دیکھ

تجہ بن انجہوں نے بحر میں جانے ہر ڈوب ڈوب
نینے میں یے مردم آبی کا پور دیکھ

تجہ شیشۂ نگاہ سے گردش سوں پیئے شراب
دل مست ہی ز نشۂ سرشار چور دیکھ

رہتا ہوں تجہ جناب سیں ہرچند دور تر
ملنے کا شوق مونس دل در حضور دیکھ

ہی صبح و شام عشق کے آتش میں صابرا
پروانہ دل کہ شمع رخاں کا بخور دیکھ

---

ای دل درس کے شوق رن کہونکتے ہیں فال دیکھ
تحریر خط سبز میں مصحف جمال دیکھ

جس باغ میں چلی ہی لٹک سوں وہ خوش خرام
کبک دری تصدق و گل پائمال دیکھ

جوں لالہ سرخ رو ہی خزان و بہار میں
دل تیری داغ عشق سوں نت کا نہال دیکھ

بہولا ہی عشق سرو کا قمری نے باغ میں
تجہ قد کا نونہال و نزاکت سے چال دیکھ

ہر ماہ نو سلام کوں نکلی سب ماہ نو
چرخ فلک اوپر تیری ابرو ہلال دیکھ

عاشق نہیں ہی گر مہ و خورشید تجہ اوپر
جلتا ہی سایہ ہو ہو جرا تیری نال دیکھ

ہر رات تا صباح پریشان ہی ہر دل
سینے میں تیری زلف کے آشفتہ بال دیکھ

گر کفن الس کے شہیداں کا چاک چاک
انکہیاں کوں تجہ و چہرہ بخوناب لال دیکھ

تجہ سا نہ غم خضر مسیحا کے ہر پلک
تجہ بن ہی ہر پلک مہ و ہر ماہ سال دیکھ

جس دن سون دل ہوا ہے تیرے زلف مین اسیر
آشفتہ گاہ و گاہ پریشان ہوے حال دیکھ

تجھ لعل سون خواہش دل ہے چشمہ حیات
آتش سون اب میں طلبد یو خیال دیکھ

دن رات لگ رہا ہے گل آفتاب سون
خط کے بنفشہ زار مین مبتلو نرخال دیکھ

یک جلوہ سون کیا ہے دو عالم کوں پُر ز نور
چندر مکھی کے حسن کا جاہ و جلال دیکھ

جون آفتاب خیرہ مبادا ہو وے نظر
کہو نکتہ [illegible]

انکھیان مین آکے گلشن دل کا بہار دیکھ
جون لالہ مردمان کا جگر داغدار دیکھ

ظاہر کا دیکھ نقش گل ایسے نہ بھول
باطن کا رنگ و رونق آئینہ دار دیکھ

یک رنگ قدرتے سون بنائے ہزار رنگ
ہر رنگ بیچ صنعت پروردگار دیکھ

گلشن کا چار دن ہے تماشا و رنگ و بو
کر رنگ و بو و گاہ خزان و بہار دیکھ

گر حق نے دی ہے چشم حقیقت نما تجھے
دل کے نظر سون جلوۂ دیدار یار دیکھ

تجھ رہ مین گال سو محو ہو تو دیر چشم
تک آکے اشتیاق دل و انتظار دیکھ

ذرات کا بنا ہے دشن کیا ز نور
میری طرف ہے مہر سون خورشید وار دیکھ

ساقی آپس کی چشم کے مستے کی نوز سون
صابر کون کا دمت و کبھی ہوشیار دیکھ

اے دل شاد ہے بلہ بلہ لا
درس ہے کہ یاد دن بلہ بلہ بلہ لا

جلوۂ حسن [illegible]
نزانہ با د دین بلہ لا

بہار جعفری جعفر کے رحمت سیں اپنی دے
محبت کے ثمر سوں گلشن جان تازہ و تر ہے

کرم سوں موسی کاظم کا جیدے گدایاں کو
کہ اس شہ کے عطا و مہر سوں ہر ملک تونگر ہے

رضا سوں سرور شاہ خراساں دے محبت کر
کرم اس کے سوں شاہد مشکل و نعمت برابر ہے

شفقت سوں مروت ملا تقی شہ ہم دیوے
کہ فیض شاہ سوں خورشید روشن ذرہ پرور ہے

نقی شہ کے تو نہ مستغنی رکھی اپنے محبان کوں
کہ اس سلطان دین کا دوستاں پر لطف اکثر ہے

گدائے عسکری شہ کوں شرف بادشاہاں کا
کہ کنج فقر سوں جاہ و حشمت اس کوں میسر ہے

ظہور مہدی ہادی دکھا و حضرت یزداں
کہ دل درشن کا مشتاق و نظارہ محو حیرت ہے

خداوندا دکھا ہم کوں ظہور نور اس شہ کا
کہ روشن جس کے پرتو سوں مہ و خورشید و اختر ہے

حدیث سید کونین سوں ظاہر ہوا ہم کوں
کہ احمد علم کا شہر و حیدر شہر کا در ہے

خداوندا مراد ان دو ہمن کوں شہ سے در سوں
کہ طوف اس شہر و در کا دوستاں کوں حج اکبر ہے

الہی دوستداران پہ در اپنے فضل کا بکث
کہ تیری فضل و رحمت بن ہمارا حال ابتر ہے

الا ای پیر میخوار شفقت کے سبب
کہ خواہش میکشاں کے قطرہ کا رنگ احمر ہے

بدوستی منواں کے عشق سوں بکھر
کہ دل بردر کہ میخانہ رات و دن مجاور ہے

اگر دل رقص میں آوے زمستی تعجب کیا
کہ مستی میں مستاں کے بشہ ن جام کوثر ہے

نظر اس پہ منور رات و دن ہی نور سیں صفا
محبت شاہ دین کے نقش جس کے سینہ دل پر ہے

یہ و زر ج... روشن ... در خشاں ... خانہ ... [illegible]

درس کا دان کر دیو تو ہمیشہ تو نبکے ماہ رو
دیا ہے مہر ہیں لطف و کرم ہی یادگاری ہے

شہ خوباں ہے توں تجھ پہ خدا کی مہربانی ہے
نگاہ مہر تیری حق کے رحمت کی نشانی ہے

نہووے کیوں زلیخا وار تجھ پر مصر خاک
کہ توں اعجاز حسن و یوسف میں یوسف کا ثانی ہے

خیال وصل تیرا کر نہ مجھ سا کیوں نہ دیں عزت
انیس دل ہے نور چشم ہے حرز یمانی ہے

شب ہجراں کتے کر باں سناؤں تجھ کوں خوش لاریے
کہ دیکھ میکے کتنا ہے داستاں ہے تو کہانی ہے

کری کر ہاتھ سوں شیشہ نہوا زردہ ای ساقی
کہ مستی ہے سرشاری ہے ایام جوانی ہے

حیات خضر خوش ہے عشق کہ ہووے سو تجھ کا
و کر نہ عشق بن جنجال عمر جاودانی ہے

خیال اس مو کمر کا جب سے ہے ایسی دل کوں گزرا
قیامت تک میاں کے فکر میں آشفتہ مانی ہے

سنے ہے آج آنے کے خبر انکھیاں میں مر رو کے
ملن کے شوق سوں دل کوں خوشی ہے شادمانی ہے

نہووے کیوں تماشا سوں بہار چشم و دل پر
خیال اس گلشن رو کا انیس یار جانی ہے

رخش گل ہے دہن غنچہ قد اس سرو نہالی ہے
نین نرگس ہیں سنبل زلف خط ریحاں کی ڈالی ہے

نگہ ساقی ہے کردن جام غمزہ شیشہ مستی
کرشمہ خم کہ لبریز از شراب پرتگالی ہے

انہوں کوں عید ہے ہر روز ماہ نو ہے خوش دل میں
نظر پر نور جن کے از رخ ابرو ہلالی ہے

کہو نکہت کے جھلملا ہٹ سوں مبارک فال ہے ان
نظر میں نقش جن کے نو خط مصحف جمالی ہے

نظر میں جلوہ کر ای [illegible]
کہ تیری راہ پر ہی محو چشم و دل خیالی ہے

جس کوں عشق خوباں کا در جہت نہیں جگ کا / اس کے تئیں طریقت میں عمر رائگانی ہے

جب سیں میری نظراں سوں ماہ دور ہوا او جہل / رات و دن مجھ انکھیاں کا کام خونفشانی ہے

خضر کے حیاتی سوں مجھ ہوا ہے یوں معلوم / وصل دلربا جانی عیش زندگانی ہے

خاتم سلیمانی عشق کے ملی جن کوں / ان کوں فقر میں حاصل دولت شہانی ہے

شعر صابرا ایسا کیوں نہ تازہ دل راکھے / ہمیشہ رات و دن میرا شہ کے مدح خوانی ہے

باغ چشم و دل میرا آج لالہ زاری ہے / داغ عشق سوں خاطر تازہ ہر بہاری ہے

کر کہو نکہت کوں التجا کے چاند سا دکھاوے مکھ / لطف ہے شفقت ہے مہر و یادگاری ہے

جب سوں آئینہ رو کے عشق کے لگن لاگے / صبح و شام جیوں سیماب دل کوں بیقراری ہے

کیوں نہ ٹپکے انکھیاں سوں ان کے اشک خوں نابے / بیم کے کٹاری کا جن کوں زخم کاری ہے

چشم تر کے آگے سوں جب سیں ہی سجن او جہل / ہر مژہ سوں خونابہ جیوں سرشک جاری ہے

جن کا ہے سجن پردیس ان کوں چین کب آوے / رین کوں ہے بیتابی دن کوں انتظاری ہے

صابرا محبت کی راہ ہی بہت مشکل / اس میں وہ قدم راکھے جس کوں حق کی یاری ہے

کئی دن میں کہ من موہن بنا دل بیقراری ہے / سرشک سرخ انکھیاں سوں صباح و شام جاری ہے

درس کا دی کیا ہے وعدہ جب سوں وہ محبوب / نظر ہے محو جیوں تصویر دل کوں انتظاری ہے

دوا ہے جب سوں وہ نور نظر مجھ چشم سوں او جہل / طپش سوں داغ کے کیا لیا تو تیرا اشک باری ہے

جدا ہے اس گل خوبی سیتی جب سے دل شیدا / چمن میں کام اس کا نالہ و فریاد و زاری ہے

کہاں اس سے نظر ہو در شگوفہ غنچہ و گل پر / ز عشق لالہ رویاں داغ جس دل کا ہزاری ہے

نظر جس کے ز شوق نو گل رخسار ہے گلشن / دل اس کا ہی گل خورشید و خاطر نو بہاری ہے

در نیلے صفا ہے میں اگر ہی بی بہا سراج / میرے انجھواں کا گوہر ابدار و شاہواری ہے

---

میرا من موہنا نام خدا صاحب کرامت ہے / ز خط سبز اس کوں خوبرویاں کی امامت ہے

قیامت کا نہیں ہے خوف فردا عشق بازاں کوں / ولیکن آج من موہن کے درسن جن قیامت ہے

رکھا جس نے قدم دیوانگی کے رہ میں مجنوں ہو / نہ اس کوں ننگ کی حاجت نہ پروائے ملامت ہے

تیری ہر پیچ کاکل میں سر و سامان ہے عاشق کا / نہ پہنچی ہاتھ کر دل کا پریشانی کی شامت ہے

نہ دے ہی عاشقاں کوں طعنہ ہر ہر بات میں زاہد / کہ رنگ زرد و چشم تر محبت کی علامت ہے

کہاں ان کوں تماشائے گل و شمشاد خوش آوے / ز خوبی جلوہ کر جن کے نظر میں سرو قامت ہے

جنہوں نے خم کا پی ہے مغاں کے عشق میں خوش ہیں / جو ساقی کی محبت سوں بری ہے در ندامت ہے

نجھو رہیں بادہ نوش ان حقیقت عشق و مینو / مے و میخانہ پیر مغاں جب لگ سلامت ہے

خیال یار کوں کہتا ہوں دایم رات و دن سراج / کہ عاشق کی نظر میں دل کے درپن میں مقامت ہے

---

چندر مکھ تجھ درس کے شوق و رشن چشم بینا ہے / جو درپن دل مرا بانوار نور تجلا ہے

نہ دیوے کیوں درسن دیکھ نقد دل عاشق / کہ تیری عشق کے بازار میں یوسف زلیخا ہے

اگر ہر سنبلستاں سوں بہار حسن کی زینت — ولے نام خدا یو خط ریحاں رونق افزا ہے

نجانوں کیا دکھایا ہے تماشا گل نے بلبل کوں — کہ بن بن میں چمن میں والہ و نالاں و شیدا ہے

کیے ہیں ملک دل تسخیر مشتاقاں کے غمزہ نے — کہ شاہ حسن و خوبی کا وزیر و کار فرما ہے

ہوا ہوں عشق کے مے کا جب سوں مست و متوالا — محبت میرا ساقی ہے سوں زشوق جام و مینا ہے

پریشاں کاہ رہتا ہوں کبھی آشفتہ ای صابر — نجانوں میرا دل کے کلمیں کس کا کل کا پھندا ہے

ہو

سنا ہوں عشق کے مفتی سوں خوباں میں روایت ہے — کہ غمزہ عاشقاں کے قتل کرنے کوں کفایت ہے

پڑھا ہوں مصحف روشن چو دیں چشم حیرت سوں — کہ ہر خال و خط اس کا آیہ نوری کی آیت ہے

درس کا داں جن کوں کہول کہو نکہت رات و دن عیوں — ان او پر ماہ رویاں کی شفقتی بے نہایت ہے

اری قاصد زبانی کہیو میرا حال موہن سوں — کہ پاتے ہیں برہ کی درد و دکھ لکھنا شکایت ہے

حقیقت شمع کی پروانہ سوں سن کے حیراں ہوں — کہ شرح سوز و ساز عشق دفتر ہر حکایت ہے

سلامت بیخودی کی راہ سوں پہنچا ہوں منزل کوں — جے مرشد کی پیر حق پرستاں کی ہدایت ہے

میسر ہی طواف میکدہ جن کوں زہے مستی — انہوں پر بادہ نوشاں طریقت کی عنایت ہے

کہاں در چھوڑ کے پیر مغاں کا جاویں مے نوشاں — کہ ہر مے نوش پر ساقی کی رحمت ہر رعایت ہے

شہاں کا مدح خواں ہوں گوشۂ عزلت میں صابر ہوں — کروں کیا فخر بیجا ہی کہ فقرا کی حمایت ہے

ہو

ہمن کوں فقر کی ٹوپی و نواف برابر ہے — پرانا بوریا دشاہ کے بستر برابر ہے

ہوں محو تیری رہ میں جو تصویر رات و دن
درسن دکھن کا شوق کہ مجھ کون کمال ہے

جو یار مہربان کے ہجران سوں ہووے جدا
واللہ کہ زندگی اسے یکدم محال ہے

دلدار قد دان کا دکھاوے خدا کا جمال
ہر دل کہ اس کے ہجر میں مہ ماہ سال ہے

جب سیں لیا ہوں ملک قناعت میں گوشہ
کچکول پر ز نعمت جاہ و جلال ہے

صابر ہمن کون فقر کے دولت کے فیض سوں
کہنہ کلاہ افسر و پوخیرہ قشال ہے

بعد

اس چاند مکھ سجن کون ہمارا سلام ہے
خورشید جس کے نور سوں روشن مدام ہے

درسن کے شوق کیوں نہ رہیں شاد عاشقاں
ہت کے خیر اس کے سدان فیض عام ہے

گر زندہ کیے ہیں خضر کے آب حیات
ری حیات و دل کے ز معجز کلام ہے

ساقی کے چشم مست کے گردش سوں محو ہیں
دلہا کہ ہر نگاہ میں مستی کا جام ہے

سرشار کیوں نہ رکھیں مغاں جام عشق سوں
خدمت میں اس کے مجھ کون ارادت مدام ہے

آشفتہ خاطراں کون بچہ حاجت کمند کے
اس زلف کے خیال کا ہر تار دام ہے

انکھیاں صنم کے دیکھ برہمن ہو عاشقاں
اب دیر کون چلے ہیں سکھی رام رام ہے

کرتے ہیں راہ عشق کے طے سر سوں عشق باز
ہر آبلہ اگرچہ نظر آئے کام ہے

ہے مہر کے نگاہ کے امید صابرا
اس چشم سوں کہ جس میں حیا کا مقام ہے

اس ماہ رو سجن کون ہمارا سلام ہے
اس نور ذوالمنن جن ہمارا سلام

ظاہر ہے جس کے لعل سوں عیسیٰ کا معجزہ — اس صاحب سخن کوں ہمارا اسلام ہے

ہے جس کے یاد خیر سوں آرام چشم و دل — اس حرز جان و تن کوں ہمارا اسلام ہے

دیتے ہیں باج عشق میں کلچھڑ کان ہے — اس شاہ گلبدن کوں ہمارا اسلام ہے

ہے تازہ جس کے حسن کی خوبی سوں نوبہار — اس رونق چمن کوں ہمارا اسلام ہے

وحشی ہیں جس کی چشم کی شوخی سوں آہواں — اس شوخ من ہرن کوں ہمارا اسلام ہے

پروانہ دل ہے جس کی محبت سوں صابرا — اس شمع انجمن کوں ہمارا اسلام ہے

ہو

اس شمع رو کے عشق میں جس دل کوں ساز ہے — از شوق جوں پتنگ بسوز و گداز ہے

رکھتے ہیں مہرخاں ہیں ایسے عاشقاں قبول — جس دلربا کوں مہر ہر شوخی ہر ناز ہے

خوباں زکات حسن کی دیتے ہیں رات و دن — ان عاشقاں کوں جن میں وفا بے نیاز ہے

کاکل کے لٹ کوں چھو کہ در چشم عشق باز — ہر تار مو نشانہ عمر دراز ہے

بیت الحرم کے طوف سوں ہیں مست روز و شب — محراب میکدہ میں جنھوں کی نماز ہے

رہویں سدا کے مست جام محبت سوں میکشاں — در پیر میفروش کا جب تک کہ واز ہے

رکھتا ہے دوست خاک شفا کے غبار کوں — کحل الجواہروں کے جیسے امتیاز ہے

کرتا ہوں فخر در صف عشاق صابرا — دلدار میرا نام خدا دل نواز ہے

ہو

جس ماہ رو کے سرخ زری کے نقاب ہے — روشن جھلک سوں اس کے مہ و آفتاب ہے

اب پرت بانی سینا دو رتا ہے تیر — تن سیتی جو دل زلف میں محبوس ہے
عاشقاں کے درد میں ہی مضطرب — گر حکیم وقت جالینوس ہے
جس نے لیے ہی عشق کے دیوانگی — اس کتیں ننگ از نام واز ناموس ہے
شمع رو دیکھا ہوں جب سوں صابرا — دل میرا پروانہ تن فانوس ہے

خوب رویاں میں اگر انصاف ہے — مہکہ دکھاویں اس کوں جو دل صاف ہے
نقد دل لے لیکے پرکھی ہی جو زر — من ہرن نام خدا اسراف ہے
کیوں نہ پوچھی عاشقاں کے حال کوں — وہ سجن جس کا زحد اوصاف ہے
دل نہ دیوی ماہ رو بن غیر کوں — عاشقی کے فن میں جو اشراف ہے
چھاجتے ہی اس کوں حسن و دلبری — سرخ جس کا چیرہ زرباف ہے
چاند مکھ کا بس ہے چشم کوں — دل کہ در سن چاہی نا انصاف ہے
رات و دن مست و خوش ہی صابرا — میکشاں کا حسن اوپر الطاف ہے

ہو

عشق کے ساقی کا دل مینوش ہے — مست ہی سرشار ہی بد ہوش ہے
رہی اس مجلس میں جس میں روز و شب — جام ہی مینا ہی نوشا نوش ہے
رس بہرین ساقی کے انکھیاں دیکھ کے — گل رنگ سو مجہ دل کوں زمستی جوش ہے
عندلیباں کا ہی گلشن میں ہجوم — گلبدن شاید کہ گلبن پوش ہے

بلبل

بلبل خوشنحو ان کے سینے کوں سدا    ہر گل و غنچہ سراپا گوش ہے
دل میرا کیوں کر نہ کھاوے پیچ و تاب    زلف چندر مہک سوں ہم آغوش ہے
گوہر یکتا ہی اُس کا ہر سخن    بحر معنے بیچ جو خاموش ہے
پاکباز ان کے سینے ہی دل سوں بند    عاشقے ہیں جس کوں عقل و ہوش ہے
عشق کے آتش میں جلبل صابرا    شمع و پروانہ مرقع پوش ہے

عشق جن کا بارخِ محبوب ہے    شوق سوں جم سیں رہوین خوب ہے
عاشقاں کوں از حیاتِ جاودان    جو گھڑی ہی وصل کے محسوب ہے
جن سینے ہی میری یوسف کے صفت    کہ زلیخی ہی کہی یعقوب ہے
عشق کے مذہب میں من موہن بنا    دل لگانا غیر سوں معیوب ہے
درد و غم جو روزِ ہجراں کا سہی    عاشقانِ پاک میں ایوب ہے
خط کے کیا حاجت سر تجن کے طرف    آمد و رفت نفس مکتوب ہے
جو سوالے ہیں شرابِ عشق کے    ان کوں ساقی کے میا مطلوب ہے
یوں سنا ہوں میکدے سوں صابرا    طوف کرنا میکدوں کا خوب ہے

عشق کے مستے سوں جو دل شاد ہے    نیک و بد کے فکر سوں آزاد ہے
ہی جو آیینہ نظر روشن ز شوق    جس کوں مہ رو کے درس کے یاد ہے

ہو رہا ہون اس شیرین بچن کے عشق مین | دل کبھی خسرو کبھی فرہاد ہے

بی کبھی بلبل کبھی ہے فاختہ | عشق جس کا پاکل و شمشاد ہے

من ہرن سنتا نہین ہے غیر حال | داد ہی ایدوستان بیداد ہے

عاشقان کون بی کنہ کرتی ہی قتل | غمزہ تیرا شوخ ہی جلاد ہے

خال تیرا دانہ ہی کاکل ہی دام | عشوہ دل کے صید کون صیاد ہے

طاق ابروسین تیری ای نازمت | شیشہ میری دل کا ہی افتاد ہے

مہ رخان کے تون نے دل موہ لیتا ہے | دلبری کے فن مین تون استاد ہے

نرم لب ہو ور میری فریاد سون | جیو جس کا سخت ہے فولاد ہے

کیون کوئی بستی طرف دیوانہ رہے | جب تلک ملک جنون اباد ہے

جب سون ان موہن نے نہین بہیجی خبر | مونس من نالہ و فریاد ہے

[illegible] شب کا دیکہ کر [illegible] | خاطرم غمناک و دل ناشاد ہے

[illegible] مین ہے زحام عشق مست | پیر ستان کے جیسے ارشاد ہے

اب [illegible] دوری میکدہ کے طرف کون | [illegible] دل میکشان کے یاد ہے

[illegible] | جسم [illegible] ساقی کے مبکہ سون [illegible]

[illegible] | کاہ [illegible] منصور ہے

[illegible] | [illegible] کے عشق سون [illegible]

بتی

جان فدا کرنا سمجھ کے عشق میں | شمع و پروانہ کوں دست آویز ہے
دیکھ سوق جان فشانی صابرا | ذوقِ قربانی ز دل لبریز ہے

عاشقاں کا مدعا شمشیر ہے | از وے جان فدا شمشیر ہے
کیوں نہ ہوویں سرخ رو ہیں شہید | خوش شہادت سے حنا شمشیر ہے
غازیاں پاتے ہیں عالی مرتبہ | از شہادت رہ نما شمشیر ہے
بال و پرِ شہدا کوں دی یاقوت کی | فخر کرتے پر ہما شمشیر ہے
دشمناں کے قتل کرنے کوں زکین | شاہ دین کا اژدہا شمشیر ہے
یاد کار ذوالفقار شیر حق | قاتل اہلِ دغا شمشیر ہے
نام رکھتے ہیں شہیداں کا مدام | زندہ از آبِ بقا شمشیر ہے
حورِ عین کے ہاتھ سوں شربت پلا | حق کا دکھلاتی لقا شمشیر ہے
کاٹتی کوں کافراں کا بند بند | معجزہ شیرِ خدا شمشیر ہے
قتل کوں مشتاق کے اس شوخ کے | ہی نگہ تیر و ادا شمشیر ہے
دوستاں کے چشم و دل پر ہر نفس | در غم کلکوں قبا شمشیر ہے
جان فشاں سے ز دل حب طلب | صابرا صبح و مسا شمشیر ہے

ملک دل اس حسن عالم گیر کے تسخیر ہے | جس کے ابرو قوس لشکر خط و مژگاں تیر ہے

کیوں بچے دل اس نگاہ شوخ کے چنگال سیں
غمزہ شاہیں جو اس کا دشمن نخچیر ہے

اے صبا مت زلف عنبر بو کے لٹ آشفتہ کر
ہر دل دیوانہ کا ہر تار او زنجیر ہے

عاشقاں کا آفتاب وقت ہے ہر ذرہ
اے پسند رمہک تیری نور عشق کا تاثیر ہے

رات سارے تیرے رہ میں محو تھی چشم و نظر
میری چشم و دل کا شاہد دیدۂ تصویر ہے

کیوں نہ دوڑیں میکشاں کے دل سوے میخانہ
ہے طریقت کا مغاں ہادی و ساقی پیر ہے

تازہ کے خاطر کوں بخشے ہے غزل وہ صبا
جس میں گلکر و بیاں ہے ناز و عشق کی تقریر ہے

---

جس چمن کے زیب وہ سرو سراپا ناز ہے
رنگ و بوئے گل خرام اس کے کا پا انداز ہے

ناز سوں سہتا نہیں ہے زلف و خط بہار کوں
حسن و خوبی میں گروہ نازکاں ممتاز ہے

کیوں نہ تجھ درس حسن ہووے چشم روشن آرزو ہے
نور دیدہ تیری مہر رخسار کا اعجاز ہے

کوہ غم کا کاٹتا ہے ہجر میں فرہاد وار
عشق تجھ شیریں تبسم کا جیے دم ساز ہے

کیوں نہ موسیقار آوے رقص میں مجھ شوق سیں
سر میرا تنبور ہے تن چنگ و رگ رگ ساز ہے

جب سوں میری درد سوں واقف ہوئی ہے بانسلی
ہجر کے سوراخ کہا کہاں میں ہیں خوش آواز ہے

کیوں نہ جاں قربان کرے پروانہ جل جل صبح تک
شب ہمہ شب شمع ہم در سوختن ہمراز ہے

کیا عجب ہے ملک دل غارت کرے گر شاہ حسن
غمزہ اس کا لشکر مژگاں میں یکہ تاز ہے

جو فدا ہووے جیو سر مدمن ہر لمحے نام پر
جاں فدا ہے سرخ رو ہے عشق میں سرباز ہے

کب چھپے ہے عاشقاں کے دل میں دکھ سہنے کا ہجر
دیدہ تر کے گواہ ہیں سوں انجھوں غماز ہے

جو نہ رکھے شو بھی کچھ خوف اس کوں حساب کا
جن محبان کا وسیلہ حیدر کرار ہے

مدح مجھ کوں اس شہ کونین کی منظور ہے
جس کے در کا بکھاری قیصر و فغفور ہے

کیوں نہ دل حور و پری قربان کریں اس پر شوق
جس کے مکھ نکہت کے جھلک سوں مہر و مہ پر نور ہے

مست کر عاشقاں کوں نشہ گلرنگ سوں
آج ساقی کے نگہ مستی میں چکنا چور ہے

عشق کے مستی کے لذت جس کوں ہر تا روز حشر
نعرہ زن ہر مو ہوا از شوق جوں منصور ہے

کب ہو دل جگ کے طبیباں سوں دوا مجھ درد کے
دل میرا خاک شفا کے شوق سوں رنجور ہے

وارنے کوں تجھ اوپر ای حرز جان مردماں
گوہر تر سوں خزینہ چشم کا بھرپور ہے

بیت کاندھی پر رکھی ہے تا ہر سر کے رات دن
تیری قربانی کے خاطر دل میرا اندر دور ہے

گر زکات حسن مانگی بوسہ دل بر ہم نہو
جیونا ہی عشق میں دیوانہ ہی معذور ہے

شمع مجلس ہو شبے پروانہ ساں تا صبح تک
تجھ اوپر واروں دل و جاں جب تلک مقدور ہے

کیوں برابر تجھ سوں مشتاقاں کریں حور و پری
تیری مکھ نکہت پہ تصدق ہم پری ہم حور ہے

جس کے دل کوں ہے تیری داغ محبت کی سند
جوں ہزارہ عشق کے گلزار میں مشہور ہے

تجھ قدم کے پاس دل رہتا ہے صابر کا شوق
باطن و ظاہر میں گر نزدیک ہی گر دور ہے

میرا دل داغ میں مہمان ہوا ہے
اسیر حلقہ پیچان ہوا ہے

[illegible] مکھ کے جھلک دیکھ
کبھی محو کبھی حیران ہوا ہے

ترے

بنفشہ زار یکے گلشن ارمن خال ل — لپٹ یکے بلبل خوشخوان ہوا ہے
درس کا دان دی دیکے سر جن — سنجی و صاحب احسان ہوا ہے
کبھی خوش ہے کبھی ناخوش بروئین — جو کوئی ہے عاشق خوبان ہوا ہے
زخال و زلف دکھلا دام و دانہ — دلاں یک صید کا سامان ہوا ہے
تیری خونین نگہ کا زخم کھا دل — شہید خنجر مژگان ہوا ہے
ملا ہی منصب پروانہ اس کون — جو شمع رو اوپر قربان ہوا ہے
طبیباں سوں کہی کیوں درد صابر — سجن تجھ مہر کا درمان ہوا ہے

ہو

جبے تجھ عشق کا سودا ہوا ہے — جو مجنوں خلق میں رسوا ہوا ہے
میری خاطر تیری کاکل سوں آ دل — بلا سینے ناگہاں پیدا ہوا ہے
دیا ہی عشق میں خوباں یکے جن دل — کبھی حیران کبھی شیدا ہوا ہے
تیری سودا میں یوسف ہی زلیخا — زبس تجھ حسن کا غوغا ہوا ہے
زکات حسن تک درس دیا کر — کہ توں خوباں میں شہ پیدا ہوا ہے
جو او دیکھے تیری کوشواری — کہ مجھ چشم کا یکتا ہوا ہے
دیا ہی جب سیں صابر نے تجہیں دل — زخود آزاد و بی پروا ہوا ہے

تیری کاکل کر مجھ دل کا وطن ہے — سراپا نافہ مشک ختن ہے

ہمیشہ [illegible] / جو گل کے زیب تن غنچہ دہن ہے

تبسم کیوں نہو دی تیرا جاں بخش / کہ عیسیٰ کا تیری معجز میں فن ہے

پتنگ و شمع ہی پروانہ تجھ پر / کہ روشن تیری مہ کہ سوں انجمن ہے

جسے جب ہی نشہ کرب و بلا کے / دل اس کا ہی شہید و تن کفن ہے

جو آئینہ نظر اس کے ہی روشن / جسے خورشید رو بالاں کے لگن ہے

بہاری ہی دل اس کا از گل عشق / جو مستہ وہ رخ [illegible] پیرہن ہے

لکھی ہے تلخ اس کوں قند و مصری / بغل [illegible] کے وہ [illegible] ہے

تصدق کیوں نہو دیں عشق بازاں / کہ وہ چنچل چھبیلا من ہرن ہے

نہو دیں مست کیوں دل عاشقاں کے / نگہ ساقی کی می ہی خم نین ہے

غزل میری ہی راحت بخش صابر / کہ خاطر خوش مضمون سخن ہے

---

نہ تھا گل بر رخ گلگوں جبیں ہے / گل و خورشید و سنبل ہمنشیں ہے

نہ بی گلدستہ اس گل رو کے سر پر / بہار حسن کا گل خوشہ چیں ہے

نگاہ و غمزہ اس جا دونیں کا / بنے تسخیر دل سحر آفریں ہے

دو دل ہی کشمکش میں زلف و خط کے / جو شانہ جو اسیر مشک چیں ہے

نہ رہ غافل سرا [illegible] دو در میں / کہ خنک چرخ گردوں زیر زیں ہے

مناقب خواں ہوا اس سلطان دیں کا / ثنا خواں جس کا وہ روح الامیں ہے

نمبر ۱۹۱

نہ پاوں ذکر سوں کیوں اسم اعظم | کہ نقش از نام او دل کا نگین ہے
ملایک کیوں نہ پوجیں تیری در کوں | کہ چیری تیری گھر کے حور عین ہے
پھر جا نقش پا ہی تجہ قدم کا | ز سجدہ قبلۂ اہل یقین ہے
نگاہ مہر سوں رکھہ دل کوں روشن | کہ میں ہوں ذرہ توں خورشید دین ہے
خبر لینا ہی صابر کے کہ تیرا | گدا ہی بندہ ہی گوشہ نشین ہے

ہو

چندر مکھ تجہ رخ سوں روشن نہ سما ہے | مہ و خورشید کہو نکہت پر فدا ہے
تیری تصویر کوں نور نظر سوں | بلوح سینہ مجہ دل نے لکھا ہے
چندر سا مکھ دکھانا عاشقاں کوں | خدا کیوں تجہ زباں خوش نما ہے
ہوئی جس بزم میں تو آ نور افشاں | ز خجلت شمع د پروانہ فدا ہے
جسے تجہ عشق کا جوہر ہی دا ہے | دل اس کا شاہوار بی بہا ہے
تیری نقش قدم کے جلوہ گہ کوں | گریں کر سجدہ مشتاقاں روا ہے
نہوویں کیوں غنی تجہ در کے سایل | کہ حاتم تجہ گہر آئے کا گدا ہے
ز دل بیگانہ ہی تجہ دشمناں سوں | جو تیری دوستاں سوں آشنا ہے
کہاں بہولے ہی شربت ہم رس کا | وہی جانے ہی جس سینے دہ چکہا ہے
نہیں ڈرتے ہیں بدنامی سوں جگ کے | جہنوں نے نیک نامی کوں تجا ہے
طبیباں سوں کہوں کیوں درد دل کا | دوا مجہ درد کے خاک شفا ہے

نہ ہوں اکسیر کا طالب نہ زر کا
محبت شہ کی مجہ کوں کیمیا ہے

سہاوی کیوں نہ مشتاقاں کی مکہ
نشان عشق رنگ کہربا ہے

نہ کہیں غیر سوں مطلب دلان کے
وہی دیویگا جو حاجت روا ہے

نہو بیدست و پا مشکل میں تسابر
شہ ہم دنیا و دیں مشکل کشا ہے

ایضاً

دلاں میں جن کے مہر حیدری ہے
مکہ ان کا آفتاب انوری ہے

دکہا ہی جس نے چندر مکہ کا جلوہ
نظر پر نور اس کی ہر گہری ہے

نہو ویں کیوں ملک درس کے مشتاق
کہ عاشق اس ادپر حور و پری ہے

صدف میں تن کے درّ شاہوار
محبت شہ کی ہی دل جوہری ہے

شراب عشق سوں ہی مست و سرشار
جسے پیر مغاں کے یاوری ہے

دیا ہی ساقی کوثر نے نشہ
نہ بوجہو میری مستی سرسری ہے

ہمن کوں یاد اس شیریں بچن کے
نبات و قند ہی شکرتری ہے

نہ ہی مشتاق گلشن کا نہ گل کا
میرا دل خوش زشوق جعفری ہے

میری باتاں سیں ای گلفام تخ
گل و بلبل میں جنگ زرگری ہے

تیری قد کے لٹک کی دیکہنی کوں
چمن میں سرو یک پگ سوں کہری ہے

معطر ہی دماغ اس دل کا جن خال
گلو میں جس کی زلفاں کی تری ہے

بہات حسن گل شہ مانگتے ہیں
دکہا در حسن گدایاں کی اری ہے

تبسم تیرا اعجاز مسیحا | نگاہ مہر فضل داوری ہے
درس کا داں کر ہر صبح دیوی | کہو نکہت کی خبر و عاشق پروری ہے
محب کوں شاہ کے امداد صابر | عدو کوں ضرب تیغ دوسری ہے

محبت نشہ کے جس دلمیں نہاں ہے | جو آئینہ منور چشم و جاں ہے
ہیرا ہر ذرہ روشن ہے جو خورشید | کہ چشم و دل میں مہرو کا مکاں ہے
ہمیشہ عشق میں جن عمر کاٹے | اگرچہ پیر ہووے نوجواں ہے
کیا ڈر ہے رقیب بیحیا سوں | اگر دلدار مجھ پر مہرباں ہے
شراب عشق سوں مست و خوش ہے | جو پیر میکشاں کا مدح خواں ہے
نہ مل اغیار سوں اے گلعذار | کہ گل کوں خار سوں ملنا زیاں ہے
نہ ہووے کیوں صنوبر تیری پامال | کہ توں نام خدا سرو رواں ہے
مکھ اوپر چھوڑ زلف و آرسی دیکھ | کہ سنبل گل کے اوپر سائباں ہے
ایسے عشاق عنقا ہو بہچے ہیں | جسے بچ عشق کا نام و نشاں ہے
دیا ہے جس نے دل کلیجہ کاں کوں | نظر اس کے بہاری جاودان ہے
ہوئے ہیں رشک سوں گل آب صابر | کہ گلرو پر بہار بوستاں ہے

میرا دل عاشق گلرو سر ہے | انکھیوں کے چمن میں جا دکر ہے

نکرے سنبل ریحان کا مذکور
مشام اس زلف و شیدا کی بو سوں تر ہے

کبھی لیلا کبھی مجنوں ہی از شوق
سمجھ یکے عشق کی جس کوں خبر ہے

کہاں جاوے طبیبان کے دوا سین
جو رنگ صندلی کا درد سر ہے

نجب اس زلف کے لٹ پیچ ای دل
کہ سب کردی ہیں عاشق کوں خطر ہے

ہوئے تجہ چاند مکھ سوں چشم بد دور
کہ روشن عشق بازاں کے نظر ہے

بباطن نور کا ہی توں سنوارا
اگرچہ ظاہری خیر البشر ہے

زبان میری مٹھائی سوں ہی لبریز
کہ تیری نام شیرین کا اثر ہے

محبت تیری ہی اکسیر مجہ کوں
کہ قلب مس مرا یا نقد زر ہے

نہ مجہ انکھیاں میں داغ دل کہلی ہیں
چو لالہ عشق تیری کا ثمر ہے

پہرا یو مصحف رخسار جس نے
کیا ہر خال و خط زیر و زبر ہے

چندر مکھ سوں درس کل دان لینا
دعا سوں بینوائے سوں ہنر ہے

جنہوں کوں شوق ہی راہ رضا کا
قدم اس راہ مین ان کا چشم و سر ہے

دکھاوے مجہ کہن حق روضہ طلائے
کہ اس کے شوق سوں روشن نظر ہے

ہوا ہوں بال سوں باریک صابر
کہ میری یاد مین نازک کمر ہے

قتلی شہ و [illegible] مین نزار ہے
[illegible] خسرو [illegible] خوبی کے اگر ہے

نہ [illegible] خال [illegible] ہی [illegible]
[illegible] درد [illegible] کا [illegible] ہے

ل

نہ مل ہر یک سون ای دل وی خوبی     کہ حسن بے خار بین فتنہ کے جڑ ہے
نہ بوجھی گلشنِ رخسار پر خط     کہ باغ حسن کے چوگرد گھر ہے
بچی تجہ غمزہ سے بن سون کیوں دل     کہ چشم شوخ و مژگان سے پکڑ ہے
تماشا ہی میری انکھیوں مین ادیکھ     کہ انجھو دیکے برسکالے کی جھڑ ہے
جو نور چشم رہ صابر کے دل مین     کہ یہ بھی مردم آبی کا تر ہے

سجن تجہ تیر مژگان کی قسم ہے     مشبک ہی جگر جان کی قسم ہے
طپیدن آرزو ہی تجہ قدم پاس     تیری ابرو دھنک کے قربان کی قسم ہے
جو قمری تجہ گلستان کا ہوں خوش خوان     تیری سرو خرامان کی قسم ہے
فدا کرتے ہین تجہ پر جوہری دل     تیری یاقوت خندان کی قسم ہے
ہوا آئینہ درس دیکھ روشن     تیری حسن درخشان کی قسم ہے
مجھے سنجوگ ہے کب جیون او پیا     غم و اندوہ ہجران کی قسم ہے
شہید کربلا کے غم سون ہی سانس     جگر پر تیغ شاہان کی قسم ہے
جو لالہ داغ ہی دل آج صابر     گل باغ شہیدان کی قسم ہے

مجھے تجہ سرو رعنا کی قسم ہے     دلم قمری ہے شیدا کی قسم ہے
ہوا تجہ عشق کے سودا مین دل خون     تیری یوسف زلیخا کی قسم ہے

تبسم چاہتا ہوں تجھ لبوں جان بخش — تیری لعل مسیحا کی قسم ہے

اسیر حلقۂ شبرنگ ہے دل — خم زلف چلیپا کی قسم ہے

جنون عشق کا دیوانہ ہوں کا — تیری مجنون و لیلا کی قسم ہے

کروں طی عشق کی رہ چشم سر سوں — کشش سوں کوہ و صحرا کی قسم ہے

درس خواہش ہی دل کوں نکہت اُٹھا کی — چمن در مہک کی تجلا کی قسم ہے

طلبگار شراب عشق ہی دل — مئے و ساقی و مینا کی قسم ہے

ثنا خوان ہوں شہ کرب و بلا کا — شہید تیغ اعدا کی قسم ہے

گدا ہوں بینوا ہوں شاہ دین کا — محبت کی تمنا کی قسم ہے

ہوا تجھ درس بن رنجور صابر — فغان و آہ شب ہا کی قسم ہے

بد

تیری زلف و رو کی قسم ہر قسم ہے — گل و مشک و بو کی قسم ہر قسم ہے

لگی تلخ دشنام تجھ لب کی شیرین — تیری تند خو کی قسم ہر قسم ہے

وطن تیری کاکل میں ہی میرا دل کا — ہر تار مو کی قسم ہے قسم ہے

جو درسن ہی روشن نظر تجھ درس سوں — تیری ماہ رو کی قسم ہے قسم ہے

حسینی نوا سوں کیا دل کو مخمور خوش — مغنی نے ہو کی قسم ہے قسم ہے

ہوئے مست ساقی کی انکہیاں کی دیکھی — مئے خوش سبو کی قسم ہے قسم ہے

میری دل نے پایا ہی مہرو گلشن — مجھ جستجو کی قسم ہے قسم ہے

مرادان دلان کے محبان کون بخشے — منشہ پاک نور کے قسم ہے قسم ہے
طلب سے شہان کے محبت کے شعائر — سیجی کفت و کو ہے سم ہے قسم ہے

ہو

مجہ عشق کا ہی جس کا دلدار کے قسم ہے — مشتاق ہوں درین کا دیدار کے قسم ہے
آوی ہی سرو قد باد بہاتے نہیں ہے شمشاد — سن قمر یاں کے فریاد گلزار کے قسم ہے
شیریں بچن سنیں کے فرہاد ہو رہیں کے — در بیستون بہیں کے کہسار کے قسم ہے
کر مجہ طرف قدم دہر آوی وو ناز پرور — دل وار دوں اسکے پگ پر رفتار کے قسم ہے
ابرو کے دیکہ دیدار دل آج ہم فگاری — لکتے ہیں زخم کاری تروار کے قسم ہے
ساقی کے ہم شفقت جام مے محبت — بیویں کے در طریقت سرشار کے قسم ہے
مستان کا جیو ا ہوں سر مست و بیر یا ہو — میخانہ کا گدا ہوں دربار کے قسم ہے
از شوق گلعذاری صابر ہوں بیقراری — خوں ہم نہ دیدہ جاری خونبار کے قسم ہے

ہو ۲۰۹

گلشن کے آبرو ہے وہ نونہال بس ہے — زیب گل و صنوبر لٹکی کے چال بس ہے
گر مردمان کے عشرت ہر ماہ نو ہی ہر سو — مجہ دل کے عید و شکر ابرو ہلال بس ہے
گر خضر کے حیاتی آب حیات سچ ہے — مجہ لب کا عاشقاں کون اب زلال بس ہے
خورشید و مہ کا دیکہیں مشتاق کیوں نجلا — یو نور بخش تیرا روشن جمال بس ہے
دیوانہ ہو کے پہرنا ہم عیب عاشقاں کون — ہر بیسو میں کہ رہو ینے عشق کمال بس ہے

درس تجہ دیکھنے کوں عشاق منتظر ہیں
کہو نکہت تجے خیر دیوی کر انتخاب بس ہے

کیا عاشقاں کے دل کوں زنجیر کے ہیں جت
تجہ زلف عنبریں کا یہ پیچ و تاب بس ہے

یکبوسہ مانگتا ہوں کارن زکات یاں کے
کر دیو نا ہی دیجی ورنہ جواب بس ہے

کیوں رنگ کہربا ہے چہرہ عاشقوں کا
تجہ عشق کے نت نے ہر آب و تاب بس ہے

سونے نہ دے اوپر کا ہی اج رات وعدہ
سو دیکھ کب تلک نوں ای بخت خواب بس ہے

اغیار بیحیا کوں کوئے کہی جت زرکو
ہی آہ میری دل کے تیر شہاب بس ہے

فقر ایک جہو نہری کمتر کیا ریشمی رجاب
دل مہر کا تجلا شب ماہتاب بس ہے

میخانہ کے در اوپر جس کا ہوا ہی مسکن
اس کی نزعشق ساقی جام شراب بس ہے

اولاد مصطفیٰ کے رکھتے ہیں جو محبت
ان کوں دو جگ میں یاور نبی بوتراب بس ہے

ہر ذرہ تا نظر میں خورشید او دستار
از نور مہر حیدر دل کا حساب بس ہے

---

دل جس کا تن میں روشن از مہر حیدری ہے
ہر ذرہ ذرہ اس کا خورشید انوری ہے

اس حسن کے مقابل ہرگز نہ مہ رخاں نیں
جس کے کلبو نکہت شور و فتن بہر ہر شہر ہے

آویں اگر بجا ہی تجہ دیکھنے کوں خوباں
مشتاق تجہ درس کے ہم حور و پری ہے

عاشق اگر نہیں ہیں قسمت دیتری قد پر
کیوں ایک یک کے اوپر تجہ یاد میں کبری

تجہ سرو قد کا بندہ جیوں فاختہ ہر یک
جس کے گلو میں بند تجہ تیغ سری ہے

جھمکا و تانہ کر دشمن کے مارنے کوں
ابرو کے تیغ تیری شمشیر دوسری ہے

آ دیکھ رات و دن کوں مجھ چشم کا برسنا — تجھ ہجر کے کہتا ہیں کیا اشک کی جھڑی ہے

گر ریختہ ولی کا لے بیٹھی شکر سوں — مضمون شعر صائب قند و شکر تری ہے

## ولی

یکذرہ جس کے دل میں حب علی ولی ہے — بیشک دلے اس کے روشن جوں مہر منجلی ہے

جن چشم و دل سوں دیکھا مکھ چاند سا جو دلبر — اس کے نظر منور ہم خفیہ ہم جلی ہے

زاہد اگر خدا سوں حور و قصور چاہے — حور و قصور جنت اسکے مجھے کلی ہے

ابرو ہلال اس کا ہر رات و دن جو دیکھے — ہر دن ہی عید اس کوں ہر رات خوشدلی ہے

جو حق محو نہ جیں یا بوجھ کے نہ ہنسے — صاحب خرد کے آگے منکر ہی احولی ہے

جس دل کوں ہے محبت اس شاہ انبیا کی — وہ دل محب کے بر میں قرآن حمائلی ہے

ہر وقت ورد جن کا ہے نانو پنجتن کا — حق کے کرم سوں ان کے سر کی بلا ٹلی ہے

اس زلف سوں ہی خوشبو پیراہن ہم دلگی — کب مشک کے ہی حاجت کیا عطر کے جلی ہے

کیوں کھینچتے ہیں ناحق یو درد سر طبیباں — مجھ درد سر کا درماں وہ حسن صندلی ہے

اس لعل شکریں کی باتاں ہیں گرچہ مصری — دشنام تلخ لیکن مجھ تند کے ڈلی ہے

شاید کہ آج قاصد لاوے سجن کی پاتی — پھر کے آنکھ میری خوش فال بر سہیلی ہے

در فقر کو دیکھے باہر جس نے لذت — دنیا حقیر اس کوں قالیچہ مخملی ہے

جو ہیری عشق میں قلندر ہے — دولت فقر سوں سکندر ہے

مکھ تیرا کیوں نہ دل کری روشن — مثل خورشید ذرہ پرور ہے
دیکھ کھو نکہت میں جوت تجھ مکھ کے — رات و دن مہر و ماہ انور ہے
تیری گیسوی عنبریں کا خیال — دل کے ڈسنے کوں آج اژدر ہے
سرخ کھو نکہت نہیں مج تجھ مکھ پہ — شفقی بادلے چندر پر ہے
تیری ابرو کے تیغ کا قربان — شہدا میں شہید اکبر ہے
جس نے پیر مغان کا در پوچھا — مست و سرخوش ز نشہ اکثر ہے
جب سیں اکسیر عشق پایا ہوں — قلب میرا طلای احمر ہے
چشم روشن ہے اس کے جنم در بیچ — جلوہ گر جس کے دل میں دلبر ہے
لالہ رویاں کے عشق میں حاصل — مجھ کمن خوش دماغ دیدہ تر ہے
عشق کا پھل ملا میری دل کوں — گل شمشاد سوں کہ خوش بر ہے
حسن کے دی زکات صابر کوں — کہ تیرا مدح خوان و چاکر ہے

هو

جانمن تیری دلبری بس ہے — مہر کے ذرہ پروری بس ہے
تجھ کوں زریں قبا کے کیا حاجت — سر او پر چیرہ زری بس ہے
کیوں مٹھائی کموں طبع میا کری — تجھ بچن کے شکر تری بس ہے
صید کرنے کوں عاشقاں کا دل — حلقۂ زلف کے لڑی بس ہے
شب ہجراں کے دیکھ سننے کوں — آہ طبل سکندری بس ہے

تجھ بن دکھ کے کہتا میں مجھ دل کوں
رات کو دل چین کے تئیں بس ہے

مال اپر کہیں کوں اشک کے در ہے
یار کر ہووی جوہری بس ہے

عشق کے رہ میں جو قدم رکھے
کشتی دل کے رہبری بس ہے

تاج اور تخت شاہ کوں جہاں جی
فقرا کوں قلندری بس ہے

عمر گذری ہجر میں صابر
وصل کے ایک خوش گہری بس ہے

ہو

جس کا دلدار شوخ و سرکش ہے
وہ کبھی خوش کبھی مشوش ہے

زلف و کاکل کے دام و پھندے میں
دل [illegible] آتش ہے

جب سے ان اکھیں عشق مجھ کوں ملا
تب سے میرا طلائی بیس ہے

حور کوں در نظر نہیں لاتا
جس کے تئیں عشق یار مہوش ہے

کر حذر تیر ناز سوں صابر
پر کمان ابروؤں کا ترکش ہے

ہو

جس کوں اس زلف و خط کا سودا ہے
گاہ آشفتہ گاہ شیدا ہے

گلشن حسن کے لطافت میں
غنچہ لب تیرا رونق افزا ہے

[illegible] جس کا دل روشن
چاند مہک تیرا جس نے دیکھا ہے

سیر کر چاندنے کا دریا میں
کہ چندر مکھ کا جلوہ برپا ہے

جس نے دیکھا تیرا جمال کہا
یا ہی خورشید یا چندر ما ہے

عشق بازان کا دل اچھانے کون — غمزہ ہی عشوہ ہر دلا سا ہے
کب دبرا ہی خبر الیس تیز کے — عشق تیری نے جس کون لہرا ہے
تیری کہو نکہت کے جھل جھلاہت پر — نور بارش ہی نے تجلا ہے
مست و سرشار ہی ز شوق معاد — نشہ عشق جس نے چاکھا ہے
محو رہتا ہی گاہ و گہ ہشیار — عشق کے می کا جن کون چسکا ہے
اس لب لعل شرم کین سون زکات — لبا برا بوسہ تمت ہے

ہو

جس کا دلدار چارہ سازی ہے — عشق میں اس کون سرفرازی ہے
طاق ابرو کون جن کیا سجدہ — کعبہ عشق کا نمازی ہے
دل تبسم سون ناز سون خوش رکھ — کام خوبان کا دل نوازی ہے
مہک اوپر نکلے جو زلف دراز — بخدا عمر کی درازی ہے
نقد دل دے دیا عشق کون لینا — پاکبازوں کے کارسازی ہے
کیون تیری تیغ سون تلین عاشق — تیری خدمت میں جان نیازی ہے
عشق میں شمع روکے مثل پتنگ — کام عاشق کا دل گدازی ہے
صنا برا الصدق میں مجازی ہیں — ہر طرح خوب پاکبازی ہے

و

عشق جس کا انیس جانی ہے — اس کا دل خوش زر زندہ گانی ہے

شوق جس کوں نہیں محبت کا | جینونا اس کا رائیگانی ہے
میری دکہہ سکہ کی باتاں مت پوچھ | کہ سنا اون برہ کہانی ہے
جب سیں تجہ عشق سوں لگا ہے دل | محنت و درد ہم عنانی ہے
چشم کا کام تجہ جدائی سوں | ہر شب و روز خون فشانی ہے
ایک کر مہر سوں خبر پوچھیا | لطف و احسان و مہربانی ہے
آج سکی رات انتظاری میں | سیج پر لوٹتے بہانی ہے
مبتلا سکی زردی سکی کیا کہی صبا | رنگ عاشق کا زعفرانی ہے

تجہ کوں خوبان سکی بادشاہی ہے | ناز و غمزہ تیرا سپاہی ہے
تجہ پر شفقت سکی دلبری کی نگاہ | مجہ اوپر رحمت الٰہی ہے
زلف سیں اوپر کہ ہر شب رنگ | شام سکی مشک کی سیاہی ہے
دل لبہانی کوں عشق بازاں کا | خوش کرشمہ ہے خوش نگاہی ہے
تیر رکہتا ہی عشق تیر مژہ | آب سرمہ کی دی سپاہی ہے
کرنی چشم مرداں تجہ بج | اشک کی بحر میں تباہی ہے
صف پر اپنے کوں داں دردمندی | کہ تیری در کا خیر خواہی ہے

تیر کہو نکہت نے یو طلائی ہے | چاند پر نور گیسو یانی ہے

خوب رویان مین ناز و خوبی سون	تجھ اوپر ختم دلربائی ہے
قطع کرنا ہی عشق کی رہ کون	جس کوں شوق برہنہ پائی ہے
بھیک درسن کی ماہ رویان سین	مانگنا فخر بے نوائی ہے
چاند مکھ کی کبھو نکہت سون کر روشن	دیدۂ دل کون کر صفائی ہے
درد سری کی مئےکدہ کی قسم	مئے گلرنگ مین دوائی ہے
مست رہتے ہین گاہ و گہ سرخوش	جن کی ساقی سون آشنائی ہے
جو پڑی ہین مغان کی در اوپر	ان کون مستی مین پارسائی ہے
دل دیا جس نے خوب رویان کون	عشق کی فن مین بیریائی ہے
ماہ رو مست چھپا وکو نکہت مین	مکھ چھپانا کمی پر آئی ہے
دل جدا کر کبھی خورسند	مہر سون ناز سون جو آئی ہے

ابو

تجھ اوپر ختم خوش خرامی ہے	کبک تجھ چال کا سلامی ہے
جب سی مین دینے لگا ہی درسن دان	تیری خوبان مین نیک نامی ہے
جب ہارتے ہی چمن کون جھک جھک کے	سرو تجھ قد کے احترامی ہے
مست رہتا ہی عشق کی می سون	میکشان کی جبی غلامی ہے
باد تا ہی مراد ساقی سین	جو مغان کا گدا مدامی ہے
وہ صنم خوش کیون نہ مجھ سون ملی	اس کی خدمت مین رام رام ہے

عشق کے رہ جو مر سوں پا نکری | اس کے سر بیچ ہنوز خامی ہے
ای صبا لاو زلف کے لٹ سوں | نافہ تر کہ مشک شامی ہے
صابرا انبری شعر جانے سین | مست ہی جس کوں شوق جامی ہے

---

دختر رز خمار رکھوتی ہے | دل سوں غم کا غبار کھوتی ہے
اہل دنیا کے اشتغنے نا | فقرا کا وقار رکھوتی ہے
ہم عنان دیکھ خار سوں گل کوں | بلبل اپنا قرار کھوتی ہے
سنبل تر کوں مہکہ او بہت جھوٹ | حسن و خط کا بہار کھوتی ہے
چال تیری لنگ کے عاشق کا | طاقت و اختیار کھوتی ہے
دی دی کیتوں آب و تاب و نمہ سوں | تیغ ابرو کے دھار کھوتی ہے
مغلی سخن جیز بھی صابر | مرد کا اعتبار کھوتی ہے

---

آج دل بیسوں جن ادا سے ہے | درس دیکھن کے جان بیاسے ہے
بانہہ زنار جو بہری بن جن | صنم عشق کا سناسے ہے
لاف جو ماری رنگ کے گیری | جوگ میں خام تنی لیا سے ہے
جس کے دل کوں نہیں خونی یلک | بی مزہ ہی طعام باسے ہے
دل سوں بہچانتا ہی صدق و مجاز | جس کے انکھیاں کوں نا حق شناسے

ہی عجب کر فدا ہووی خورشید ۔ اس کے سر پر کہ چیرہ طاب ہے
گل سرخاں ہین و نا ہنہین صابر ۔ رنگ و بوان کا سب کیا ہے ہے

---

گلعذاران سوں جس کی یاری ہے ۔ مثل بلبل بادہ و زاری ہے
جن کی پردیس مین سرداری ہیو ۔ رات و دن ان کون بیقراری ہے
جب سوں مژدہ سنا ہی آنے کا ۔ دیدہ و دل کون انتظاری ہے
شب ہجران کی شرح مت پوچھو ۔ صبح تک خون زدیدہ جاری ہے
منہ ہراں سوں خدا جدا نکری ۔ جیو نا اس بغیر بھاری ہے
کیوں نہ تیر یہی کہ تیر مژگاں کا ۔ دل کی انکھیوں مین زخم کاری ہے
دل کی ڈسنے کون زلف کی ہر لٹ ۔ ناگنی ہی بجنک و کاری ہے
وہ چندر مکھ ہمارا نام خدا ۔ خوب رویاں مین نامداری ہے
لالہ رویاں کی عشق کا صابر ۔ دل مشتاق داغ داری ہے

---

آج وہ شوخ شمع محفل ہے ۔ جس کا پروانہ شوق سوں دل ہے
عاشق پاک بین کون ہر آسان ۔ عشق بازی دگر نہ مشکل ہے
دیکھ تجھ قد کی چال گلشن مین ۔ شرم سوں سرو پا نو در گل ہے
تیری محراب ابروان جگ پا ۔ کعبہ رو ہین وہ مجھ قبل ہے

زلف کے لٹ مین جس کا دل اٹکا ۔ کام اشفتہ کام بیدل ہے
عشق کے فن مین جو ہوا کامل ۔ کام دیوانہ کام غافل ہے
جن پیا لا پیا محبت کا ۔ مست ہر میکدان مین داخل ہے
زاہد ہر میفروشان کون ۔ ہر کجا میکدہ دی منزل ہے
میپرستان کے یاد سون شب و روز ۔ رند و پیمانہ نوش و شغل ہے
میکدون کا طواف جن نے کیا ۔ نشۂ بیخودی سون غافل ہے
عشق کے راہ کون کری وہ چلے ۔ کشتۂ شوق جس کون شامل ہے
جس کون درس دیا سر بجن سینے ۔ اس کے مستی کا مدعا حاصل ہے
پاکبازی کا جس کون ہر جس کا ۔ عاشقان کے نظر مین عامل ہے
ہر نفس عاشقان کون دم زدن ۔ تلخ ہر زہر سے بھلا اہل ہے
کیون برابر کری محبان کون ۔ دشمنان سون نکار شادل ہے
جو ہی دریای عشق کا غواص ۔ کب اسے خوف موج و ساحل ہے
جس کون ہے شوق بیخودی ساری ۔ وہ شب و روز حق سون واصل ہے

تو

جن کے روشن نظر زدرس ہے ۔ ان کا ہر نور دل جو درپن ہے
عشق سون لالہ رو کے مجلس ہے ۔ داغ کا نت چراغ روشن ہے
میرا دعشوہ باز نام خدا ۔ شوخ ہی بکلتر اہر زن ہے

اس کے لیلا ہی ہر پری پیکر | ہر کہ دیوانہ کے بین پر فن ہے
مست رہتے ہیں جن کے ہاتھ میں | پیر پیمان کشان کا دامن ہے
شاہ کے دوست سوں محبت کر | دشمنش جو جو اس کا دشمن ہے
کیوں چھپے عشق بلبل و گل کا | آج دوش چمن میں سوسن ہے
گلشن خان کے خیال سوں صابر | جس طرف دیکھتا ہوں گلشن ہے

---

چمن کے بیچ جب وہ گل رخ آتا ہے | شگوفہ پیشوا کوں از در دفتر آتا ہے
بجا نوں کیا ستم گل نے کیا ہے آج بلبل کوں | کہ مجھ کوں رحم اس کے سوز پر بلبل آتا ہے
شفا پاوے ہر درد ہجر و اندوہ جدائی سوں | سحر مجھ مہر سوں جوں ہر سحر بیمار آتا ہے
اندھیری رات کوں کیا ہے کہ وہ مت کا چاند دکھلا جا | کہ تجھ درس کوں پر لب جیو سوں بیمار آتا ہے
اگر عاشق نہیں تجھ مکھ اوپر از شوق آئینہ | چرا ہر صبح تیرا دیکھنے دیدار آتا ہے
نہ بھول اپنے اسیراں کوں کہ تیری زلف کے حلقہ سوں | دلِ مشتاق کہ آشفتہ کا بے زار آتا ہے
نظر سوں عاشقاں کے یاد مت کر زبان کہو نکہت میں | کہ درس کوں تیرے در چشم و دل انوار آتا ہے
بیک جام الفت مت کرتے ہیں قدح نوشاں | جو ساقی کے در اوپر نا آئے ہوشیار آتا ہے
طوافِ مکہ کوں دل اگر جاتا ہے خوش ہو | زشوقِ ہجر دل کہ مت دیکھ کرشمہ [illegible] آتا ہے
چندر مکھ کے شغف سوں درس کا دائم یاد دیکھی | جو آئینہ جو کوئی باد دل دیدار آتا ہے
قدم پر اس کے سر رکھنے بہت قربان ہو مشتاق | جو وہ نازک ادا باقی [illegible] آتا ہے

میرا دل ہو گیا ہے جوں کلی صد برگ سوں پارا
جو گلرویاں کی کوچے میں زرگیں اغبار آتا ہے

نہایت کلبلاتا ان کون نہیں غبار سوں ملنا
کہ گل کون خار کی صحبت سیں ننگ و عار آتا ہے

تماشا ہے چمن کی بھول جاتی ہے ہوس سارا
جو خاطر میں خیال گلشنِ رخسار آتا ہے

ہو

چمن میں لوگ کا جی کا جس شوق یاد آتا ہے
جو بلبل دل مرا از شوق در فریاد آتا ہے

لٹکتا ان کمر جیوں کی جو کن ہوی ہے مرے گلشن میں
کہ ہے جیب دیوانی کمن زینت شمشاد آتا ہے

نہیں کرتا ہلال ابرو کا خانہ زاد ہو
چرا ہر ماہ از بہر مبارکباد آتا ہے

تیری زلفاں کے لٹکن جب ملکر شاد خوش بر
جو اپنے گھر طرف آتا ہے دل ناشاد آتا ہے

کھلن میں جیوں لب شیریں کمن آ و عشق کے فن میں
کہ اس کے خواب میں ہر رات وہ دن فرہاد آتا

کھڑا ہوتا الف ہوا اس کے ذہن و دل کا لیک سبق پارہ
جو مکتب کے طرف وہ صاحب ارشاد آتا

گرفتار گرانی شوق دل در نہ ہیں شو تمام
کہ دام زلف کی آشفتہ وہ صیاد آتا ہے

ہو

میاں سوں آ و کبھی بندہ پروری یہ ہے
بروں کے محنت و دکھ ہو ہیچ دلبری یہ ہے

سرنگوں ہے تا انتہا کے جند مہک دکھانے گل خوشتر
کہ عشق باز کہیں دور یا پری یہ ہے

سوں ... ان اکسیر خوش نگاہ سوں
بنا و قلب کون زر کیمیا گری یہ ہے

ہزار نذر حرم کا ملی ثواب مجھی
جو دل کے راکھی رضا حج اکبری یہ ہے

کبتا میں بر کے گل رات جب بنا انکھیاں
الجھو میں غرق ہنستا سحر دم جھری یہ ہے

تیار

ثنا بر مدح خوان اگر دو تجہ جناب سوں ہ — دل کے سخن پیر سے وہی بیر قدم کی ناں ہے

انکھیان کا علاج ہین سنا ہے — خاک در شہ کربلا ہے

محتاج طبیب وہ نہووے — از خاک شفا جسے شفا ہے

روشن ہین ہماری دل کی انکھیان — اس عشق کی نور کی جلا ہے

ات ہین بکار غنچہ لبان — گلشن ہین کہ پھول ہو نا ہے

کہ عشق سوں کل کی ہر تازہ — جان ریش زخم خار نا ہے

جو ہے گل جعفری کا بلبل — در گلشن عشق خوش نوا ہے

اے نو گل نو بہار خوبی — کہ جلوہ کہ دل کا مدعا ہے

مشتاق ہوا ہی غائبانہ — تجہ حسن کی جن صفت سنا ہے

تصویر سے جب سوں تجہ کوں دیکھا — دل محو زشوق و دیدہ وا ہے

کب تن کی خبر دہری ہی اپنی — دل جس کا بعشق مبتلا ہے

ہی دولت عشق جس کوں حاصل — وہ خلق جہاں سوں بیریا ہے

ہی پیر مغان کی شوق سوں مست — جن بادہ معرفت پیا ہے

جو دل بجز مہر شاہ روشن — وہ آئینہ جہان نما ہے

کہ مہر محبت شہ دین — آ ڈہونڈ جو شوق کیمیا ہے

تجہ چاند سے مکہ سوں چشم جہندو — مشتاق کی رات و دن دعا ہے

کیون شوق سون دیکهی ماه نو کون
تجه بهون کا هلال جن دکهایا
صنا بری کی نظر سون مت چهپا مکه
کهو نکهت مین که نور کبیر پایا

تیری کهو نکهت کی جهلک کی قربان که مهر نی شوق سون جهلک لیا
چند ری مکه کا نظاره دل کی قرار جو
ته ماه نو کی دیکهتی هی زر شوق هر جهان کی خلقت
هلال ابرو نی ماه ری کی مکان پروی فلک لیا
قسم نی باندهی هی قتل اوپر کمر اپس کی خدا هی حافظ
کر عاشقان کی لوهو سین کر کر شکون نازک تلک لیا
تجهے نظر باز مه رخان کی نکه هی ظالم که عاشقان کا
چند ری سینه سون نقد دل کا چرا کی دریک پلک لیا
ملاحت آمیز خط ریحان [illegible] حسن سبز پیدا
پیا رسیلی نی ناز و خوبی سون از ملاحت نمک لیا
چند ری مکه کی درسن صنا بری پر انهو نظاره روشن
که اس کی کهو نکهت کی جهلا ملا سون ارسی نی جهلک لیا

ملتا نهین هر ایک سون دلدار جس کا نام هی
عشاق کا دل مو بنا اس کی نکه کا کام هی
کیون دل نه هو دی بیخبر ساقی کی چشم مست سین
هر غمزه اس سرشار کا یک بی خودی کا جام هی
مست هین وه میکشان جن کا مغان کی دراوپر
جام شراب مرفت صبح و مسا انعام هی
منبر کی اوپر واعظان کهتی هین کچه کرتی هین کچه
عاشق کی مت دیو یار رهتا هی نت بدنام هی
پائی هر راه عشق کی لذت جهنو نی شوق سون
جو سر اتبا و آبله ان کی نظر مین کام هی
دل جب تلک تجه پاس تها آشفته تها بیتاب تها
بها زلف کی لت مین بسا جس دن سون دل آرام هی
چند ر مکهی کی مهر سون کیون خوش نه رهوین عاشقان
مدرسن کا وعده دیونا اس کا جو فیض عام هی

ابن

ہم دلبر ہم دلدار وہی ہم مونس ہم غمخوار وہی
ہم شرع وہی طومار وہی سب کچھ وہی سب کچھ وہ

ہم مظہرِ ذات و صفات وہی ہم قرآن کی آیات وہی
ہم حق کا محرمِ ذات وہی سب کچھ وہی سب کچھ وہ

ہم ملکِ ولا کا شاہ وہی ہم صاحبِ عزّ و جاہ وہی
ہم دیدہ و دل کی چاہ وہی سب کچھ وہی سب کچھ وہ

ہم شاہدِ گلگوں فام وہی ہم سرورِ خاص و عام وہی
ہم وردِ زباں کُن نام وہی سب کچھ وہی سب کچھ وہ

ہم محنت و غم میں چین وہی ہم نور فزائے نین وہی
ہم روز وہی ہم رین وہی سب کچھ وہی سب کچھ وہ

ہم ماہ وہی ہم سال وہی ہم ہوں ہر دم نال وہی
ہم پوچھو دکھ میں حال وہی سب کچھ وہی سب کچھ وہ

ہم کال وہی ہم آج وہی ہم صابر کا سرتاج وہی
ہم فقر میں دیوں راج وہی سب کچھ وہی سب کچھ وہ

ہو

کوئی من ہرن کوئی جانِ جاں کہے کوئی کچھ کہے
کوئی دین کہے ایماں کہے کوئی کچھ کہے کوئی کچھ کہے

کوئی دلبرِ جانی کہے کوئی یوسفِ ثانی کہے
کوئی حرزِ ایمانی کہے کوئی کچھ کہے کوئی کچھ کہے

کوئی وارثِ منبر کہے کوئی ساقیٔ کوثر کہے
کوئی حیدرِ صفدر کہے کوئی کچھ کہے کوئی کچھ کہے

کوئی شاہِ مرداں کا کہے کوئی شیرِ یزداں کا کہے
کوئی میرِ میداں کا کہے کوئی کچھ کہے کوئی کچھ کہے

کوئی اوّل و آخر کہے کوئی باطن و ظاہر کہے
کوئی غائب و حاضر کہے کوئی کچھ کہے کوئی کچھ کہے

کوئی قبلۂ عالم کہے کوئی کعبۂ اعظم کہے
کوئی عرش کا محرم کہے کوئی کچھ کہے کوئی کچھ کہے

کوئی مونسِ ہر دل کہے کوئی حلِّ ہر مشکل کہے
کوئی شمعِ ہر محفل کہے کوئی کچھ کہے کوئی کچھ کہے

کوئی سرورِ خوباں کہے کوئی نورِ چشمِ محباں کہے
کوئی درد کا درماں کہے کوئی کچھ کہے کوئی کچھ کہے

کوئی ولیٔ والا کہے کوئی عالی و اعلیٰ کہے
کوئی حضرتِ مولا کہے کوئی کچھ کہے کوئی کچھ کہے

کہ پریشان ہو نہ کبھی شگفتہ چمن باد نسیم　　کھینچتا ہی زلف و خط دل بسید ہو سو مجھی

دور تا ہی تجھ طرف ہر لحظہ دل بے اختیار　　تیری غمزہ نے کیا ہی کیا بلا جادو مجھی

رقص میں ہر بیخود ہیکے شوق سوں تا حال دل　　گل جو مطرب نے سنایا نغمہ ہائے ہو مجھی

سنبلستاں کا تماشا کیوں نہ خوش آوے ز ذوق　　زلف کے آتے ہی اس کے پھول سوں خوشبو مجھی

رام رہتے ہیں کبھی دل سوں کبھی رہتے ہیں رم　　شوخی چشم دکھا کے وحشت آہو مجھی

دل کوں اس کے سرو خراماں کے لٹک اوپر یاد　　جوں سناتے ہیں چمن میں فاختہ کوکو مجھی

طوق کر راکھو جو قمری اپنے گل کا نبار　　دیوی ذہ سرو رواں تاری آز کبوں مجھی

گلرخاں دیویں اگر جلوہ دیدار مجھی　　در نظر آوی گلستاں در و دیوار مجھی

لالہ رویاں سیں لگا عشق میرا جس دن سوں　　غنچہ داغ دل و چشم ہی گلزار مجھی

جوں برہمن در بتخانہ بہار دوں نہ دن　　زلف کے لٹ سوں قسم دیو جو زنار مجھی

کیوں نہ دکھلاوے بھو بکھت بت کے در عشق مرد　　جس نے از شوق دیا دیدہ بیدار مجھی

شمع تک جیو جو پروانہ کروں قربانی　　شمع رخ سار دکھاوے جو شب تار مجھی

بر در میکدہ جس دن سوں دیا بوسہ زنوں　　مستی عشق سوں ہی نشہ سرشار مجھی

دل سوں ہوں آئنہ رویاں دکھاری قصا بر　　کہ کبھو ہنسکی دکھاویں مہ رخسار مجھی

جیوں کبک آوی متبد ... سیماب مجھی　　آئینہ رو ... کیا عشق ... بیتاب مجھی

کوئی کہتے دلبر و غمخوار کوئی کہتی مونس و دلدار ای کوئی کہتی کوہر شہوار کوئی کہتی کوئی کہتی

کوئی کہتی یوسف ثانی ہے کوئی کہتی ہمدم و جانی ہے کوئی کہتی سحر زلیخا ہے کوئی کہتی کوئی کہتی

کوئی کہتی لعل پیارا ہی کوئی کہتے بینو ہمارا ہے کوئی کہتی لالہ ہزارا ہی کوئی کہتی کوئی کہتی

کوئی کہتی زلفش سنبل ہے کوئی کہتی رویش نو گل ہے کوئی کہتی خالش بلبل ہی کوئی کہتی کوئی کہتی

کوئی کہتی غنچہ دہن یکا کوئی کہتی سیمین تن ہے کا کوئی کہتی سیب ذقن ہے کا کوئی کہتی کوئی کہتی

کوئی کہتی قامت طوبی ہے کوئی کہتی چہرہ محبوب ہے کوئی کہتی رونق خوبی ہی کوئی کہتی کوئی کہتی

کوئی کہتی ناز و نیاز ہے کوئی کہتی عاشق بازی ہے کوئی کہتی محرم رازی ہے کوئی کہتی کوئی کہتی

کوئی کہتی عشق کے می پیچی کوئی کہتی عشق کے ردیچی کوئی کہتی عشق میں دل دیچی کوئی کہتی کوئی کہتی

کوئی کہتی عاشق ہو رہی کوئی کہتی سیون دکھ کہتی کوئی کہتی دکھ سہکہ سب ہی کوئی کہتی کوئی کہتی

کوئی کہتی دیکھو درس کون کوئی کہتی نور و درپن کون کوئی کہتی دل دو موہن کون کوئی کہتی کوئی کہتی

کوئی کہتی صابر مجنون ہے کوئی کہتی دکھ سون دل خون ہے کوئی کہتی عاشق و محزون ہے کوئی کہتی کوئی کہتی

ہو

سر جن کون کیے موہن کیے جان جہان کہتی کیے ہیتم کیے لالن کیے آرام جان سب کہتی

لب لعلش کہ دلہا زندہ را کہی تبسم سون کیے چشمہ حیات کا کیے معجزن کہتی

ز فوج خط کر شاہ حسن نے ملک دلان گھیری کیے ثانی جہان گیر و کیے صاحبقران کہتی

تصدق کیوں نہ ہو ون سروں اس قد موزون کہ کیے نخل و کیے طوبی کیے سرو روان کہتی

سخن ایسکہ میٹھا سون کہ لذت بخشتی ہے دل کو کیے مصری کیے شکر کیے شیرین بیان کہتی

هجران کا دکھ کیوں کر کہوں دل میں جو پہلے خیال
کرتے نہیں سو اور روانکھیاں جو اختیاری سیتی

ای مہ عذار دور نہو مجھ نظر سیتی
تا نور چشم روشنی نجادی بصر سیتی

کہو نکہت اتہا کے مصحف رخسار کہ دکہا
تا دل اوپر لکھوں خط عنبر رنگ زر سیتی

کیوں کر نہ پیچ و تاب پڑیں مجھ نظر میں آج
باندہا ہے راہ دل تیر کا کل نے کمر سیتی

کل برہ کے کہتا ہوں کہ انکھیاں کوں جوش تہا
دریا بہا تہا اشک کا مجھ چشم تر سیتی

وہ دن خدا کری کہ رہ عشق طے کروں
کر ٹک نکار ہو دل چلوں چشم و سر سیتی

کیوں کر نہو ویں خور و ملک اس کے بیقرار
جن دل لیا ہے موہ کے جن و بشر سیتی

جن ذرہ کو پھیلا سوں کیا ذرہ آفتاب
یاقوت دل کوں کیوں نہ کری خوش نظر سیتی

میٹھی بچن رسیلے سلونے کے رس بھری
لیتے ہیں باج قند و نبات و شکر سیتی

سنبل شگفتہ بر گل خورشید یار دیکھ
صبا ہے دماغ تازہ ہوا مشک تر سیتی

دل ہمارا تازہ رکھنا ای گلعذار دوستی
تا رہے سرسبز و سرخوش در بہار دوستی

داغ تیری عشق کا جب سوں ہوا ہے دل میں سبز
نو بہاری ہے نظر از لالہ زار دوستی

عمر سب اور دوستی کے تار نازک ہے بہت
خوش گذاری عمر کر توڑی نہ تار دوستی

دوستداری کا الیقہ فاختہ سوں یاد لے
سرو قد سے عشق میں ہے بیقرار دوستی

صرف کرنا غم کا بی من ہرن افسوس ہے
منہ ہرن کے نال خوش ہی کار و بار دوستی

مرشد

عشق کے آتش میں پروانہ جلنا ہے شوق
شمع ہم کرتے ہیں جلبل جان نثار دوستے

لالہ رویان کے درسن اج درچشم دنظر
ہے شگفتہ داغ دل سوں نوبہار دوستے

خوش ہووں وہ من کہ گلرو بادہ گلرنگ سوں
جام مستے دیوے صابر یاد کار دوستے

جو

گلشن میں ہوا عشق کے جو خوشگوار ہے
جون گل دل شگفتہ رکھے ہر بہار ہے

سرشار ہووں شوق سوں ہر نوبہار میں
جس کوں پلاوے مہر سوں وہ گلعذار ہے

جو ہیں مغان کے عشق میں سرمست و بے ریا
رکھتے ہیں ان کوں شاد و خوش و بیخمار ہے

نور و ظہور صبح تلک دیکھے عشق کا
جس کوں چکھاوے ساقی شب زندہ دار ہے

زاہد نہووے واقف اسرار معرفت
جب تک نہ ہووے از خم عشق نگار ہے

سر بوالہوس کوں ہے سبب توحید کا خیال
کاہے خراب و گاہ کرے بیقرار ہے

پیمان کش ان کے در کا کہاتا ہوں خانہ زاد
مستانہ میں دیوے تا زشرف افتخار ہے

مستانہ کے صف میں روز جزا سرخ رو الٰہی
جس کوں چکھاوے قطرہ منصور وار ہے

پیر مغان کے مہر سوں صابر ہے سرفراز
ہووے جو حق کے یاد میں لیل و نہار ہے

عشق کرمی آتشے ہی آتشے
نشہ اس کا بیغشی ہی بیغشے

میکشان میں درصف ہمان کشان
میکشے ہی میکشے ہی میکشے

مست رہنا بادہ گلرنگ سوں
سرخوشے ہی سرخوشے ہی سرخوشے

تجلا دیکتا ہے صبح تک نور ظہوری کا
دکہاوے خواب میں جس دن شعاع اس نور پنہاں کوں
نجانوں رات دن کیوں کر بسر آتے جدائی کے
جو دیکھی آرسی میں دل کے جلوہ اس چندر مکہ کا
نہ لاوے التجا شاہاں کے در پر فخر سوں ہرگز
غبار درگہ اقدس سوں انکہ چشم ہے روشن
روا ہے سجدہ مشتاقاں کا اس محراب ابرو کوں
نجانوں کس نے تونا کر سکہایا میرے سرو کوں
نکل پردے سوں گہونگہٹ کہول کے نکلا ماہ رو دکہلا
تیری معجز بیاں کے معتقد ہیں دل سوں مشتاقاں
میرا دل عشق کے پرتو سوں جس دن سوں ہوا روشن
نہیں کچہ خوف اس کوں دو عالم کے رہزن کوں سو وہ
نظر کر زندہ کے بحر کوں چشم حقیقت بیں سوں
رہا ہے اس سرائے دو در میں کوں راحت سوں
ہوا اوج حسن اپنا جہو کے تسخیر کرنے کے
سخن کا ساز کر شوق ہے رہ عشق کا گائیے
ایسی کے ابرو پہر دراو پر مست ڈال کر جائے

جو ہے شب خیز و دل روشن ذکر کو منقبت خوانے
کبہی آشفتہ ہوں کہ بے سر انجام پریشانی
نہ ہوتا گر خیال وصل مہ رو مونس جانی
رہی نور تجلا سوں نظارہ اس کا رخشانی
جسے حق فقر کے دیویں زدولت عز و سلطانی
ملی ہے سرور دین کے در او پر جس نور پیشانی
کہ آنکہ بہتر نہیں ہے قبلہ دین مسلمانی
کہ در رسن دی کے مہک دکہلا کے گر کہو نکہت بیگانی
کہ بانی ہووے جلبل شرم سوں شمع شبستانی
تبسم پہر کرکا ہے جو عیسے لعل خندانی
نظارہ چشم کے محفل میں زندہ ہے حرام
جسے ہے عشق اہم داں کے محبت حرز ایمانی
کہ ہر موج نفس میں جوں حباب وقت مہمانی
جو توں چاہے کہ آسایش کرے در الکہ وارے
کہ تیری قید سوں ہرگز نہ نکلے نفس شیطانی
کہیا مرشد نہ ہو قطع یو دشت مغیلانی
کدا ہوا اس تہ دین کمانے ہردہ کاں ارزانی

نہیں ہے تیری مجہ پاس کوں ذرہ دیکہ پروا | کہ تیرا عشق غم و درد کا ہی درمانے

بردہ میں تیری کہوں کیا کہ جسم کے گنے | انجھواں کے بحر میں اکثر ہوا ہے طوفانے

تیری مہ سے قسم ہے کہ رات دن تجہ بن | ہوا ہے خواب خورش تلخ و زہر ہے پانے

لیا ہووی کہ منور کری کبہی آکے | کہو نکہت انبیا کے جندر مہک من جب آجانے

اگر وو خضر ہے آب حیات سوں ہے زندہ | یو تیرا عشق ہے مجہ دل کوں آب حیوانے

برس دلبا کے ثنا مند ہو کہ گدایاں کوں | زکات حسن کے دو دمکہ کان احسانے

ہا تیری جمال سوں دیکہوں اگر نظر روشن | نہ دیکہوں ماہ و نہ خورشید و چرخ گردانے

نین میں نور نظر ہو کر آپ سے شب و روز | کروں نثار تجہ او پر سرشک رنگ رانے

ملی ہے جب سیں مجہ تیرے عشق کی دولت | بکنج فقر میسر ہے عیش سلطانے

جنون عشق میں مجنوں کی بات مت پوچھ | کہ تیرا آکے وو تہا کودک دبستانے

ہمیشہ شہر میں خلق جہاں کوں کیا دیکہو | لیا ہوں گوشہ کہ آباد ملک ویرانے

جنوں میں عشق کی لذت جنوں نے پائی ہے | چہ گرد باد نشیں رہند میں بیابانے

بہاروں در کہ میخانہ خم سوں سرسوں | جو دیوی ساقی مہرو میا سوں دو پیمانے

کہاں ہے محتسب بارے کہ آ دیکہے | مغاں کے عشق میں منبر بلیا ہوں [illegible]

چہ خوف ہے نہ رہے ایماں سوں پاکبازاں کو | کہ ان کوں شہ کی محبت ہے حرز ایمانے

ہزار جان چہ کبا یک نظارہ کی قیمت | ہنوز کم ہے کہیا افزود کہ ارزانے

جفا و جور کہاں تک کبہی وفا بہی کر | کہ عشق باز نکہوئے وفا امید اپنے

جگت کے ماہ رخاں سوں تجہے کیا نسبت / کہ وو ہیں ذرہ و خورشید توں ہے تابانے

گر آ کے دیکھے میری دل کا آئینہ خانہ / تو شوق تیرے سر جاوے نقشہ مانے

ہوا ہے جب سیتی جدا تیری زلف سوں دل من / رہے ہے تیرو سا ماہ و در پریشانے

اگر پسند پڑے تجہ کوں شعر صابر کا / ہزار فخر کرے بر کلیم و خاقانے

تجہ زلف میں دل میرا ہے بے سر و سامانے / کر رحم کہ اب حد سوں گذرے ہے پریشانے

کیا ہووے چو آئینہ تجہ دل کوں کرے روشن / ہر چند کہ ہیں انکھیاں تجہ نور سوں نورانے

کانٹھے کے اوپر تیرے تو پوش رکہو گر لک / خوش دن ہووے تا سار تجہ راہ میں قربانے

کیوں دل نہ ہووے میرا یاقوت تجلا سوں / تجہ مہر سوں ہر ذرہ خورشید ہے تابانے

جس دل سوں چندر سا مکھ کہو نکتے میں چھپا دیکھا / رو داد چو آئینہ مجہ چشم کوں حیرانے

جز نالہ نہیں مونس مہ اینت مجہ امنیں / بن دوست کہو کس کوں در دو غم پنہانے

گر شمع ہووے واقف مجہ دل کے شرارے سوں / دل رات میرے دیکھ سوں جل بل کے ہووے پانے

بے طاقت ہو رہے نے تاب صبوری کے / در کار میرے حق میں ہے رحمت یزدانے

گر خضر کے نازش ہے عمر ابدی اوپر / مجہ عشق سوں نازش ہے مجہ عشق ہے ارزانے

جس دن سوں محبت کا ساقی نے دیا جرعہ / اس دن سوں ہوا مستی مجہ دل کنہ فراوانے

مجہ چشم سوں جو دیکھے اس حسن درخشاں کوں / نے ماہ اسے بھاوے نے مہر درخشانے

رکھتا ہے اگر زاہد دین شیخ و مشائخ کا / حب شہ دیں مجہ کوں ہے دولت ایمانے

چو غنچہ رنگ سُں گو بُو سُوں ہمیشہ ہی لبریز | لب نکو از کہ ہی کام گارِ خاموشی

ملی ز شوق چو سیماب آئینہ رو سیں | رہیا چو صبح و مسا بیقرارِ خاموشی

جو شانہ دست و گریباں ہی با صبا ہر روز | خیالِ زلف سیں جس دل کوں نہیں یارِ خاموشی

زیادِ نرگسِ مستانہ خوش رہیا ضابر | جو ہوی بادہ ز عشق نگارِ خاموشی

ہو ٦٨

عشق کا ساقی پلاوے جس کوں جامِ عاشقی | مست و خوش رہوے ز شوقِ لعل فامِ عاشقی

کب نصیحت ناصحاں کی اُس کوں بخشے بر اثر | بادہ نوشاں نہیں نکالا جس نے نامِ عاشقی

ہم کیے کوں دیکھ سُنتا ہوں برہ کے درد کا | بلکہ کو سیئے جا کہے اُس کوں پیامِ عاشقی

عشق بازاں کوں ہوا ظاہر فراقِ یار سوں | ہی جدا ایک گھڑی روزِ قیامِ عاشقی

کیوں نہ ماری تیشہ سر اوپر ز حسرت کوہکن | دربرِ خسرو ہی وہ شیریں کلامِ عاشقی

طعنہ دیتے ہیں محبت جنوں کوں بیدرد لوگ | اُس نے درد دیوانہ یک پایا ہی نامِ عاشقی

کیوں نہ ٹھہرے سرو قمری کا بناوے آشیاں | وہ گلو کا طوق کر رکھتے ہیں دامِ عاشقی

دیکھ زلفاں کے گھٹا میں چاند مکھ ضیا | جلوہ کر یک برج میں ہی صبح و شامِ عاشقی

ہو ٦٩

موہن کے دوش اوپر کا گل نہیں ہی کالے | دلِ عاشقاں کا ڈسنے ناگن بھجنگ پالے

جس بزم میں خراماں ہووے وو سروِ خوبی | گلرو رہیں ز خجلت حیراں چو نقشِ قالے

عجب دیکھتا ہوں گلشن کھلتا ہی داغ دل کا | ہی عشق لالہ رویاں گویا بجالہ نہالے

ہر لحظہ اس کا گذر خورشید سوں خونیں ہوا
جو ماہ لگ کوں دیکھ بر ابروئے ہلالیے

کوسیئے مجھ زباں سوں کہوں سوخ من ہر اں کو
اقلیم حسن کا ہے نام خدا توں والیے

کر اس طرف سوں آوے درس کا دان دیجا
کر شوں منتظر ہیں تجھ درس کے سوالے

غم ہوش دل بجا ہے نے دل تری لگن میں
مشتاق کیوں نہ ہووں تجھ عشق کوں حیالے

صبا کے آرزو ہے کہو نکہت اتنا کر دیکھ
مصحف جمال ترا ای مصحف جمالیے

بو

ہملکِ حسن خوبے توں ہے والیے
کہ تجھ پر ختم ہے صاحب کمالیے

کبھی آشفتہ ہے گاہے پریشان
تری زلفاں کے ہر جس کل میں جالیے

تیرے سرو خراماں کی لٹک دیکھ
ہوئے پامال سرو و نونہالیے

فلک بر ماہ تو چھرتا ہے ہر ماہ
کہ دیکھے جلوہ ابرو ہلالیے

جگر دسینے کوں ہر شب عاشقاں کا
چھپانے سانپنے کا کل بچا پالیے

اسے از عشق مہ رویاں ہے بہرہ
جو ہے اس شاہ خوباں کا مولیے

پتنگا کیوں نہ ہووے شمع رو کا
کہ دل فانوس تن کا ہے خیالیے

پیا جس نے شراب عشق سدنے
کبھی مست و کبھی ہے لاابالیے

خم بی بادہ ہے وہ دل بغل میں
جو ہے تجھ عشق کے مے سوں خالیے

تصدق کیوں نہ ہووے تجھ اوپر جو
کہ توں ہے مہ رخاں میں بے مثالیے

اگر ہاشمی کے درس دان دیوے
مراداں اپنے پاوے سوالیے

ہونا :

کبو نکہت التا کے دی صبا کوں دیدار
کہ دل لے کر لکھی مصحف حمایل

ہو

نہ مہکے پر تیری ہی کبو نکہت حنا نے
چندر پر ابر کلکوں ہی جلا نے

سلامی کیوں نہ ہوویں تیری خوباں
کہ توں ہی شہر یار دلربا نے

مبارک تجہ کوں حسن ناز و خوبی
مبارک مجہ کوں درس نے گدائی

برا تجہ عشق کا جس کلمیں پہندا
قیامت تک نہیں اس کوں رہائی

دیا کر داں درس عاشقاں کوں
کہ چہوڑیں اور در کے بینوائی

چندر مہک عشق بازاں سوں چہپانا
نکو ہی خوب سو یا نہیں برائی

کری ہی عاشقاں کوں جگ میں رسوا
نہ آہ و نالۂ رنگ کہربائی

تجہا ویں نہ اگر خوباں جفا سوں
نہیں روشن چراغ آشنائی

بفریاد و فغاں ہیں عندلیباں
چمن میں دیکھ گل کی بیوفائی

اگر در میکدہ رہ پاوی زاہد
کرے مستی سوں عوض پارسائی

تیری درس کا ہوں مشتاق سائی
نگاہ مست سیں کر بیر یا سائی

تیری در پر برا سپہ آکے صابر
کہ تجہ در سے سعادت ہی گدائی

ہو ۶۷۷

تیری خوباں میں ہی نکو نامی
کیوں نہ عاشق کہیں دل آرامی

بدیہ تجہ زلف و خط کوں لاوی
گل و تجہ لذ و مشک تتاری

کعبہ جبین آری شیشہ میں اس کوں نکو رکھ منا
جس کوں جنوں تجہ عشق کا دل سوں بیابانی کری

جو حسن کا لکھن سوں عرق کرتا ہی لعل احمرے
دل کیوں نہ پیراہن سوں یاقوت یمنی کری

کاکل کے پیچ میں کہا ایل نجا سوں تبہ
نت بے مبادا باندھ کے زنجیر زندانی کری

یک روزہ خورشید رو کر انسکے دیکھن پر نظر
ہیبت کے یک نظارہ سوں آئینہ کوں پانی کری

بادی نہ دے تکلیف سوں منصب جو سجدہ کر سو
سلطان دین کے رات دن جو منصب خوانی کری

جس نے نہ پایہ عشق کے لذت وصال یار سوں
جب تک کہ جیوی زندہ کے در فکر و حیرانی کری

حرص و ہوا کوں چھوڑ کے تسخیر جن و انس کر
لازم نہیں اون سوں پھری یا ترک حیوانی کری

آئینہ دل میں دیکھ جو ماہ رو کے عشق کوں
خورشید و مہ کے نور سوں کیدے پرو درخشانی کری

پتلی کے مسند پر تھا دل ولولہ انجھوں کے [illegible]
ہر کہ خیال یار کے انکھیوں میں مہمانی کری

دیکھ شیشہ دل شوق کوں سہنا ہو بیل [illegible]
اے سنگدل مت بھول کے ضایع نادانی کری

اس شمع رو کے روبرو ہر دم نہ لیجا آرسی
ورنہ نگاہ گرم سوں سیماب سیل پانی کری

بلبل صفت گلزار ہر کو تجھ سوں ری دیکھنا
جو گلرخاں کے یاد سوں خاطر گلستانی کری

دل لالہ رو کے عشق میں لذت ہے دریا [illegible]
داغ محبت تا نظار شوق بستانی کری

گلچہرہ کا دیکھ عشق سوں مشتاق کر یاری کری
جوں بلبل شیدا کبھی نالہ کبھی زاری کری

پروانہ ہر گز شمع پروا نہ کر اپنے جیو کو
گر شمع رکھ فانوس میں اس سے نہ دلداری کری

من کا نہ خمار کا جو عشق خاطر میں رکھی
دل کوں تصور سوں چمن انکھیاں کوں گلزاری کری

لز

زلف پر پیچ لٹ سوں سجن خورشید کوں ڈھانپ کے
دل مشتاقاں کا رات اکھ مت جلکیں اندھیارا کیا

آئینہ کوں دکھلا نہیں ہر لحظہ مکھ اچاند سا
عاشق ہو مہ رخسار پہ مت میں اغیار کیا

تجہ چشم کے مےخانہ سوں ہوں جو جام بےخودی
مدہوش ہو رات و دل ہر چند ہشیار کیا

بلبل نے گل کے عشق میں دل دی نہ دیکھو جفا
پس پس دل عشاق سوں گلزار و وفاداری کیا

دیکھو تجلا نور کا وہ پردہ ظلمات میں
شب تا جو کوئی تا سحر جھن جھن بیدار کیا

مجہ سوں خیال ہو جس رات کوں نہ ہووے خدا
تا صبح میری ہر مژہ اس رات خونباری کیا

زلفاں کے لٹ میں کر نہاں ایسی زخو غافل نزد
تنہا مسافر کر ہو دل اپنے خبرداری کیا

پیر مغاں کا مکھ صبا کر کد او مدح خواں
تا بادہ اسرار سوں مست و سرشاری کیا

ہو

مینخانہ کے ذرا دیکھ کر ہوشیار جاوے
سرمست ہو کے آوے غم کا خمار جاوے

انکھیاں کے روشنائی ہی ماہ رو کا درشن
درسن خدا دکھاوے دل سوں انتظار جاوے

گلشن سے غنچہ و گل کھو دیں وقار اپنا
گر سیر کرنے چمن میں وہ گلعذار جاوے

دل عشق لالہ رویاں ہر داغ یار جانے
گنت داغ چشم و دل سوں ہو وصل یار جاوے

جب عاشقاں کو دیوے وہ مہ غلام عزت
اغیار ہمچو کاتب اعتبار جاوے

چوں آئینہ جو دیکھوں مکھ چاند سا نظر
مجہ چشم و دل سوں صاف گرد غبار جاوے

ہو

دل سوں غم یار کیئوں کے جاوے
بی بادہ خمار کیئوں کے جاوے

اگر مشکل پڑی نادِ علی کے وِرد کر صابر
کہ ہم مشکل ہووی آسان و ہم اندوہ تج جاوے

ہو

کیا ہوا گر کہو نکہت بتی کے چندر بدن کہ دکھ جاوے
کہ تجھ درس کوں چمن آئینہ چشم دل جلا یاد آوے

نہ نیا ہر طاق دل مشتاق تجھ درمیں شفقت ہے
خبر تو چھین کہن دلنہ سمجھ کے اگر کہا ندوں

خدا وہ دل کری اغیار کہن زرد کرے اپنا تو
نکات حسن درس دی دل تجھ کہن پس بتلاوے

ہمیشہ عشق کے سبب سوں ہووں مست و سرشار
جو کوئی ساقی کے مد روش سوں قدر و اجر نیا دے

شکایت ہے اگرچہ شکوہ لکھنا زنجیرا کا
ولیکن بزم لکھیر دل کہن قرار وچین کرآوے

رقیباں کے گھر سوں مت چھپا جھکر پاکبازان
بتیلی شوخ کوں میں نیں سوں کو سمجھاوے

تماشا کر گل آئینے کا انکھیاں کے گلشن میں
کہ تجھ کوں سیر گلشن کا دل اغنچہ کھلے

چمن میں ناز کے تن تو گل گلزار خوبی ہے
نہ بل بھر خار و خرمن سوں کہ شاہد حسن کھلاوے

بجا کیوں کر دہی صابر قرار و ہوش عاشق
کلنک رن ناز سوں دل تم جو ظلم وا ایذا دی

ہو

تیرا مکھ دیکھ بستان بھول جاوے
ز بلبل عشق و الحان بھول جاوے

گل خورشید پر آشفتہ کر زلف
کہ یاد سنبلستان بھول جاوے

سپاہی دیکھ تیری تیغ ابرو
کیا شک ہے کہ آہن بھول جاوے

چندر مکھ تیرا اگر ہر رات دیکھوں
مجھے بزم شبستان بھول جاوے

اگر مجھ داغ دل کا لالہ دیکھے
مجھے سینہ گلستاں بھول جاوے

دکھے ہنس ہنس جنید رعمکہ کا چکا — کہ خورشید درخشاں بھول جاوے
لکھے تجہ خط سے کر تعریف صابر — بہار باغ ریحاں بھول جاوے

بحر

ترا مکھ دیکھ بستاں یاد آوے — تماشا سے گلستاں یاد آوے
جنے تجہ خوش تجہ شہلا نین کا — اسے کب نرگستاں یاد آوے
اگر گلشن تا زمین سنبل دیکھو — ترا رخ خرامان یاد آوے
کلی میں تیری ای گل دی خوبی — نہ گل مجہ کون نہ رضوان یاد آوے
تبسم میں تیری ملاوٹ لب دیکھ — کہاں لعل بدخشاں یاد آوے
پریشانی سے سو ل دل بے تاب ہوے — جو تیری زلف پیچاں یاد آوے
تیری انکھیاں سے مستی دیکھ کر دشمن — مئے و مینا و پیماں یاد آوے
جو مستانہ چاک سینوں بلبل ہمیشہ — جسے زلف پریشاں یاد آوے
برسنا میری انجھوں کا کبھی دیکھ — کہ تجہ کون ابر نیساں یاد آوے
کہاں صابر کون تجہ درسن سے دیکھے — مہ و خورشید تاباں یاد آوے

اگر مجہ طرف اے ماہ رخ سیمبر آوے — تجہ جلوہ سوں انوار خدا در نظر آوے
انکھوں میں رکھوں کا دکھی موں جان کر — توں نور دل و دیدہ میرا کہیں کر آوے
ابر برہو دی مشک کے بو سو گل و سنبل — تجہ زلف معنبر سوں جو باد سحر آوے

کر جاوے

اگر خاطر ہجراں زدہ کوں دیوے تسلی
واللہ کہ غم و درد جدا اپنے بر آوے

خاموش کروں شمع و پتنگا کوں تصدق
مجہ بزم میں گر توں نہ رشک قمر آوے

مینوش کوں کہ پیر مغاں دیوے اجازت
میخانہ کا در پوچہنے با چشم و سر آوے

ہر صبح در مس داں اگر دیوے بلا کے
تجہ مہر سوں مشتاق کیا امید بر آوے

تجہ عشق میں کر دیکہی مرے داغ جگر کوں
لخت جگر از چشم ہزارہ بدر آوے

جوں نور نظر انکہیوں میں صابر کے کبہی آ
گر مژہ اپنے شرار کوں دہتری کہڑا آوے

[illegible] ہو [illegible]

شب مجہ کلبہ احزاں میں کر توں نہ چہپن آوے
درخشاں ماہ جانوں آسماں سوں بر زمیں آوے

تیری خوبی کے سن تعریف و آوازہ کیا نشک
کہ تجہ دیکہن کوں ہر روز ماچین چین آوے

جو سنبل گل کرے دل عشق بازاں کا زخوشبوئے
نسیم صبح کر تجہ زلف سوں ناف مشک چیں آوے

سنے گر تجہ جبیں مکہ کا تجلا عشق بازاں سوں
در مس کے داں کوں جو کن ہو تیرا جو جبیں آوے

کلی ہو تیرے مجہ کوں نہ جنت و فردوس در تیرا
نہ دیکہوں تجہ بنا کر مجہ طرف خلد بریں آوے

پچہوروں دامن ساقی زدست و طوف میخانہ
کہ جب تک بیخودی کے عالم میں مجہ کوں یقیں آوے

چمن میں بلبل و گل کے محبت میں خلل ہووے
اگر گلدستہ سر پر رکہہ کے وہ نازنیں آوے

گدایاں اس کے سب شاہ ہیں و شرف با دیں ہر تاج
خدا وہ دل کر لک شاہنشہ تاج و نگیں آوے

مہ ہی اس سرور معجز نما کا ہی و ہر تانے
کہ جا اس کے گریباں میں قمر از آستیں آوے

مطالب دیں و دنیا کے محباں کے ہوویں حاصل
زتیغ حیدری جس وقت وہ سلطان دیں آوے

زدل بھوں اُسکا معجز نما کا معتقد صابر
نہ بلا اوں التجا کر عیسی کی دون نشین اوی

ہو

زبان پر جس کی اسم اعظم شہ منجلی آوی
پری وحور اُس کی گھر میں بے افسون چلی آوی

تیرا مکھ مصحف و ہر ذل ہے خط و خال ہے نقطہ
دکھا درس میرا فال رت و دن بھلی آوی

چونی ہر مو بمو سوراخ ہے از بس جگر میرا
زدل فریاد کر کہیں ہون سدا نے بانسلی آوی

تمہار واسطے ہر سحر تا صبح اسکی راہ مژگان سون
اگر پائل بجانی وہ سندر میری گلی آوی

تجہ خاک شفا درمان نہیں مجہ درد کا صابر
فلاطون زمان اوی اگر بو علی آوی

ہو

مبارکباد دینے مجہ کون جو ومنتر آوے
میری افسون سون کر در شیشہ دل وہ پری آوے

جو ذره دل تر ہیتا ہے تجلا دیکہنی مکہ کا
خدا وہ دن کری خورشید ذره پروری آوے

میری انکہیاں جو آئینہ تجلا سون ہوئین روشن
چندر مکہ کر میری گہر میں زناز و دلبری آوے

مثل مشہور ہے عمر گذشتہ پہر نہیں آنی
ہماری عمر پہر اوی اگر وہ گل بہری آوے

رہی ہر رات کون تا صبح م آشفتہ و شیدا
تیری زلفاں کی جس کی خواب میں منگلی کری آوے

جسے فقر کی امداد سون لذت قناعت میں
کہاں اسکی نظر میں دولت اسکندری آوے

میرا دل کاتن ہنا بر زلف کی الت سون لیت رہوی
نہ تک تری عنبر مو کی خوشبو ہر گہری آوے

لگا سون نازکی کر مجہ طرف وہ دل نواز آوی
فدا ہونی کون برلب جیو میرا از نیاز آوی

آشفتہ کا نہ عشق کا احوال کچھ نہ پوچھ
پھرتے ہیں کلمیں قُل اللہ رسن پیچ و تاب کے

رکھ رکھ سے لے یار یار کا سنتا ہوں نام آج
حاجت نہیں ہے مجلس دل کو رباب کے

مشتاق دل ہوا ہے زبک شوق بے خبر
طاقت رہی ہے کس کو ہیں سوال و جواب کے

صابر نے تیرے عشق میں کھویا خورد و خواب
یک روز آ کے پوچھ کبھی خورد و خواب کے

ہو

پامال ہووے شوق سے تجھ رنگ [illegible]
کمبخت اٹھتے نہیں نیند سے تیری شہید کے

خورشید وقت تیرے جور و جفا سے ہیں ہمیشہ
طالب جو شب و روز ہیں تجھ مہر و وفا کے

گر جمع ہیں آشفتہ کبھی گاہ پریشاں
دل جب سے ہوئے صید تیری زلف رسا کے

کب ان کو شفا ہووے طبیباں کی دوا سوں
محتاج ہیں تجھ در میں جو خاک شفا کے

ابرو ہی تیری قبلہ وہی کعبہ ترا [illegible]
زوار ہیں مشتاق کے دل مرود [illegible]

کہو نکہت نے تصدق سے دریش داں دیا کے
تماشا در ہیں دیدہ و دل شاہ [illegible]

کیوں بہادر انہیں ملک جہانداری و اسباب
جو فقر کی دولت سوں غنی ہیں دو [illegible]

در عشق مغاں مست و فرحناک ہیں صابر
سرشار کہاتے ہیں جو ساقی کے [illegible]

ہو

جو دل سے ہیں بکھاری پیر مغاں کے گھر
از بادہ محبت پیتے ہیں جام [illegible]

جن کو نہیں سبب چسکی کا تجھ عشق کا
تجھ عاشقاں دیکھے آئے وہ ہیں [illegible]

تجھ بردے آگ سے روشن ہے دل جو دیپک
جبل پتنگ ہووے جس [illegible]

تغافل نگہ شوخ طناز کے — دلاں پر جو تیر و کٹاری لگی

اگر ماہ رو لیوے مکھ پر نقاب — نظر آ کے میری اندھاری لگی

بغیر از رخ دوست آب حیات — شب و روز جوں مشک کھاری لگی

جو کئی پان دیوے سجن کا لیا — مجھے گیت و جوں ناسپاری لگی

شکر ریز اس لعل کے تلخ بات — بہت عاشقاں کوں پیاری لگی

بجز عشق لالہ رخاں صابرا — دم زندہ کے داغ داری لگی

ہو

سیر جن کے حسن کے گلزار کے — قدر وہ جانتے ہیں گل رخسار کے

کیوں نہووے عطر سوں لبریز باغ — جو صبا لیتی ہے زلف یار کے

رنگ و بو اوپر کہ گل مغرور ہے — کیوں کے پوچھے بلبلاں زار کے

کیوں نہ عاشق آپ میں گم گشتہ ہوں — سنتے ہیں جیرہ بلدار کے

رات و دن سیماب ساں ہے بیقرار — جس کوں دھن ہے آئینہ رخسار کے

کب رہے درس بنا جوں ارب — جس کوں ہے لذت تری دیدار کے

اشک کے جھرتے سحر سوں صبح تک — تجھ برہ میں چشم کو ہر بار کے

مست ہیں پیر مغاں کے میکدے — خم کھلی ہے بادہ اسرار کے

آج ساقی کے پیالہ سوں مست ہو — کچھ نہ پوچھو نشہ سرشار کے

لیے ہو تیکی سیہ زچشم بلبلاں — آشنا ہے دیکھ گل سوں خار کے

صابر اگر گل چہرہ کاں ہے ہجر میں — شہد کیسے چشم و دل خونبار ہے

ھو

عشاق گلرخاں کے تغافل سوں مر گئے — اغیار خار و خس کے نمط کرچہ پل گئے
جب سوں کیا ہے سیر اکنول نین باغ میں — گلزار سوں کنول زخجالت نکل گئے
اس سرو خوش خرام کے گلشن میں دیکھ حال — شرمندہ ہے کے سرو و صنوبر کے پھل گئے
جھمکی سوں شمع رخ لیا مکھ او پر نقاب — دل برہ کے اگن سوں جو پروانہ جل گئے
دل سوں جو عشق لالہ رخاں کا ہوا رفیق — صابر نین سوں داغ محبت کے رل گئے

ھو

کر سیر باغ جب سوں وو گلبدن گئے — غنچہ سوں رنگ و بوئے گل و نسترن گئے
یاد نسیم زلف سوں خوشبو مشام کر — گذری زچین و مشک فشانی زختن گئے
روشن جو ارسیہ ہوا دل یک نظارہ سوں — درس سوں مہ غدار کے عاشق کے بن گئے
مشتاق کے نظر سوں گیا نور دل سوں جیں — جب سوں وو شمع انجمن از انجمن گئے
جس روز سوں جدا ہو سریجن سوں صابرا — دل سوں قرار و راحت و نیند از نین گئے

ھو

جس کے خوباں مونس جانی ہوئے — شوق سوں وو جیو قربانی ہوئے
چاند مکھ دیکھا جنہنے بھر نظر — مثل درپن محو و حیرانی ہوئے
حسن تیری کے جھلک کے نور سوں — آئینہ دو شرم سوں پانی ہوئے

ق:۱۰۲

جن سکے روشن دل کیتے تجہ عشق نے
دیدۂ جاں اُن سکے نور لئے ہوئے

سرورِ مشکل کشا کے فیض سوں
دوستاں سکے مشکلِ آسانے ہوئے

صدقِ دل سوں میکدہ کا بوج در
میکشاں سرخوش زدربانے ہوئے

رات و دن مہر و محبت شاہ سکے
مومنیں کوں حرزِ ایمانے ہوئے

جن دیا دل گلرخاں کوں صابرا
چشم و دل سکے اُن سکے گلستانے ہوئے

چمن سکے سیر کرنے کر گھر سوں وہ گلپیرہن نکلے
تماشا دیکھنے کوں اس کا ہر غنچہ دہن نکلے

خراماں ہووے جس گلزار میں وہ رونقِ چمن
قدم بوسے کوں اس سکے سرو از فرقِ چمن نکلے

بشوقِ فاتحہ آوے اگر اپنے شہیداں پر
شہید اس کا درس دیکھن کوں بیتک از کفن نکلے

ہوائے دل اسیرِ زلف جس سوں پریشاں سچ
کہ ہر دشوار قیدی کوں گرہ از بندِ رسن نکلے

دکھے زاہد اگر مہرِ صنم سکے رشن ہو رین
گلو میں سبحہ کوں زنار کر جھٹ برہمن نکلے

برہ سکے آگ سوں جل بل سکے دل جیوں شمع گل جاوے
اگر وہ چاند مکھ باہر شبے از انجمن نکلے

بلب جاں ہر گھڑی آوے ہے تجہ اوپر فدا ہونے
کہ درس دیکھنے یک بوج سکے از تن بدن نکلے

کبھی آ دیکھ اے گلپیرہن احوالِ مشتاقاں
کہ مژگاں خار ہو ہو تجہ الم سوں از بدن نکلے

بلکھ جاں لے کھڑا ہوں منتظر اس راہ پر صابر
کہ روزِ عیدِ قرباں ہر گلی وہ تیغ زن نکلے

بسم اللہ لے ہاتھ میں کر قتل پر وہ دلربا نکلے
تصدق اس اوپر ہو کر کفن جاں شہید ہو کر نکلے

کیا تک ہی کو گل کا عشق بلبل کو نہ بہنچا ہو
اگر گلدستہ میں مجز رکہیے وہ گلگون قبا نکلے

کہڑے ہیں منتظر درس کے مشتاق شفقت ہے
کہ کہو نکہت کو نہ انتہا کے کہر سوں وہ طاقت نکلے

چہونہ حشم مجہ دل میں ہے وہ مہ رخ خوب
میری ہر بال سوں چشم تماشا جا بجا نکلے

شب کہ بیستوں میں سیر کو نہ شیرین لبان آویں
قیامت تک نہ خاک کوہکن فریاد نا نکلے

پیری ہیں عقدہ مشکل دلا میں دوستدار آن
خدا وہ دن دکہا دل سوں مرے مشکل کشا نکلے

طبیبان سوں نہ ہوا درد میرا کے دوا صابر
شفا بخشے اگر وہ عیسیٰ معجز نما نکلے

۸۱ هو

شب ہجر انیں مجہ دل سوں اگر آہ سحر نکلے
ز جوش نالہ خون ہو ہو انجہو آنکہ سوں تر نکلے

گیا صد مرتبہ دل کو نہ کر مت جا زلف کے لٹ میں
ہو وے آشفتہ و شیدا جو تہا دگر نکلے

میری انکہیاں کوں کر نور نظر ہور روشنی دیوے
فدا ہووے کوں مجہ بر معدن ہے

برالا الا نشان ہے عشق کا جب مجہ جگر کا
جو لالہ میری انکہیاں میں گل از داغ جگر نکلے

نظر مشتاق کے بہنو رہی درس بنا صابر
خدا وہ دن کری کہو نکہت کے بدلے سوں جو بدر نکلے

هو

میری نظر میں رات دن وہ دلبر جانی ہے
انکہیوں میں دل میں نور ہو پیدا و پنہانی ہے

آئینہ دل میں کہا جب سے تجلا حسن کا
خورشید ہوں کہ در چشم و نظر وہ حیرانی ہے

کیوں کر تجلا نور کا دیکہے ہر نظارہ میں
بر طور جو موسیٰ صفت از لطف ربانی ہے

تارو زمیں ہر چند میں ہر سوج میں ذرہ ہے
ہر دیدہ میں ہر سینہ میں از نور ربانی ہے

ہر گل

ہر گل میں ہر غنچہ میں ہر گلشن میں ہر بلبل میں ہے — جوں رنگ و بو ہر طرح میں وہ زیب پنہانی ہے

کیوں کو ہر واماں میں اس کا نہووے پرتوا — ہم لعل و ہم یاقوت میں جس نور رخشانی ہے

در آب ہے در خاک ہے در آگ ہے در باد ہے — اربع عناصر بیچ سدا در جسم انسانی ہے

دل میں بسے من میں بسے سن ہے مری یہ غزل — اہل سخن بیچ بزم میں جو از سخندانی ہے

جس شیفتہ کا دل ہووے اس کو سکت نہ ہووے جدا — آشفتہ کردن کوں تو ہر شب در پریشانی ہے

نیک و بدی کے فکر سوں آزاد ہوں در جہاں — جو خلق عالم چہوڑ یکہد کنج ویرانی ہے

جو غم کہووے عشق میں لہو و لعب میں چنتہ — ہر چند خوش خاطر کہیں در فکر رحمانی ہے

ضیا بر چراغ عشق سوں روشن کئے دل آئینہ — جو ماہ دو ہفتہ عشق میں در عین حیرانی ہے

## رباعیات

ای نور نظر تجھ سوں مجھ چشم سوں دور — ہے دل کا تیری جمال سوں نور و ظہور
گر حور و قصور پر ہے زاہد مائل — مجھ تیری گلی ہے جنت و حور و قصور

ہو

ای نام ترا ہے مونس اہل نیاز — حمد ست تجھی کہ شاہ ہے بندہ نواز
دل تیرا مکان و دیدہ مجھ سوں روشن — کیونکہ ہے دیدۂ و دل کا توں ہے مسند

ہو

مشتاق ہوں تجھ جمال کا حور لقا — جز دل العلا ہے عشق تیرا انجم
محمد دل کے مراد دیجو دیجے از مہر و کرم — دہکلاو دیدہ کس خوش صورت کو

علمِ خفی و جلی ہی سب تجہے کمہ عیاں
یاری سون تیری ہی من کی حاجات روا
لازم ہی کہ دیوی دردِ دل کا درمان
تون کان عطا و فیض ہی در دو جہان

حاصل ہی زہیر بادہ نوشان مستی
نازند طوافِ میکدہ سون مستان
سرشار ہین میکش زجام ہستی
ہی نشہ درد صاف مین وارستی

حاتم نی جس کی ہمہ سون پایا دین
یارب میری ذرہ دل کون دو مہر سون نور
سرمایہ فیض ہی وہ خورشید جبین
نسدن ہی زشوق وانظر جون پروین

زینت ہی بہار جسکی وہ رخسار
بلبل کی نظر سون دیکہ اس گلرو کون
سالم ہمہ جس کی فیض سون ہی گلزار
رسن کا ہوا ہی شوق گل و بہار

باندہا ہی زنار زلف جس دل خوش
قربان ہون خیال وصل پر روز فراق
آشفتہ کہہ ہر گاہ ہی خاطر ریش
ہتا ہی رفیق و مونس دل ہر ہمیش

جلنا زپتنگ سیکہ از ذوق نثار
عشق ہی اگر بشمع روی دلدار

رتنی

فرخندہ شبی ہووی کہ تا صبح نظر ۔۔۔ روشن رہی از نظارۂ مہ رخسار

ہو

موسی کہ جب لگ سوں مجھ پر ظہور ہوا ۔۔۔ ہ جل ہوا طور و دیدہ پر نور ہوا
ظاہر ہی کلام کاظم الغیظ سوں ۔۔۔ منظور ہی جن کے حق میں منظور ہوا

ہو

راضی ہے رضا کے فیض سوں اہل کمال ۔۔۔ ضامن ہی رہی ز مہر و رحمت ہر حال
از جور و جفای چرخ مغموم نہو ۔۔۔ ہی دوست نواز وہ شہ نیک خصال

ہو

تقوی کا اگر ہی شوق در مستی کوش ۔۔۔ قسمت ز مغان طلب کہ رہوی مدہوش
پیاور ہووی جس کا ساقی نیفرشان ۔۔۔ وہ مست ہی کا ۔۔ و کا در جوش و خروش

ہو

نقد دل خویش دی کہ میں عشق لیا ۔۔۔ قربان ہی دل اس کے جس نے سودا کیا
یاد رخ مہ عذار ہی جس کا رفیق ۔۔۔ وہ زندہ دلاں کے صف میں جیسے خضر جیا

ہو

عاشق ہوا اگر ہی شوق دل شاد رہیا ۔۔۔ سب فکر سوں نیک و بد کے آزاد رہیا
ہر دل کہ منہ چو آرسی ز مہرش روشن ۔۔۔ بو نقش و نگار تا جہی یاد رہی

ہو

کوئی بن میں دشت کے جس کا گذر ہوا
پیئے جیئے شراب عشق ز خود بیخبر ہوا
پیرِ مغاں کے مہر سوں صاحب ہنر ہوا
جو دل کہ خستۂ ادا جیئے کا رنگ تر ہوا

بیخود ہوا او محو ہوا نام ور ہوا

فرہاد وار عاشق شیریں ہو ہر دیار
کرسی نا کشتش سوں ملے تجہ سودہ نگار
راحت کا لکات تیشہ مژگاں سوں کوہسار
جس کے بچن کے آگے مثمنہ ہی تھی شہرشکر

ہے قند آب و تلخ نبات و شکر ہوا

مجنوں ہو عشق کے بچن انسنک نام آ بہ
دیوانہ سب کہیں عشق کے یاتاں مدام آ کہ
اطفال کا سنگ کہا کہا محبت کے کام بکہ
دشتِ جنوں میں ہیک نہ کہا جس نے کلہ سیکہ

رسوا ہوا ہلاک ہوا در بدر ہوا

منصور ہو جو کوئی لب دی کا دار کوں
آ جام عشق بیئے کہنہ لاوے خمار کوں
یا وی کا بیخودی سوں انس دل میں یار کوں
جس نے کہ دیکھا ساقئے دل زندہ دار کوں

سرخوش ہوا او مست ہوا بیخبر ہوا

آشفتہ ہو کہ زلف کا دل پر پڑا جال
جا اوں کدہر کہ دل ہے گرفتار خط و خال
خوش پیچ و تاب کہا کے پریشان ہو ہر حال
مشکل ہے بات کہا تیں معشوق کا خیال

مونس ہوا رفیق ہوا راہبر ہوا

تجہ سوں سنا اوں کس کہو بت شوخ و شنگ کا
ہمکہ پر جو چہوڑا سلسلہ زلف بجہنگ کا
دکہلاؤ تا ہی صلح میں اطوار جنگ کا
ہم پال دل کے دستے کوں ہر رنگ رنگ کا

ماتہے اوپر ٹیکا خورشید یا ستارا
سونے کے دہکدہکی پر جھمکی جڑاو سارا
جکنے ہیں جھلملاتے قدرت کا کوشوارا
موتن کے نولری ہیں گھمائے ہی نیارا

عاشق ہو لٹک رہا ہے موتی کے نال خوش ہے

چندر ہے یا چندر ہار کل سوں لگا پڑا ہے
در یلاق جو کے در سمن کا ہو گہرا ہے
خالِ انیت دل سوں کیا بخت کرا ہے
سونے کا ہار سنکار لعل و گہر جڑا ہے

مشتاق وجوہر ہے قربان خالِ خوش ہے

موتی جڑ کرے بہول جھمکوں کے نال لٹکیں
عشاق کے نظر میں وہ مرغ ڈوری اٹکیں
بالے کے نقش سادے انکھیاں میں کیوں نہ کھٹکیں
جگ کے سنار سارے زیور دہ کہن کوں بھٹکیں

کنگن کوں خونِ دل سوں دیویں اجال خوش ہے

جڑیا ہوا ہے عاشق نگ دیکھ نوکری کا
پہنچی کے جوت ایکے کیا جوت مشتری کا
ہے بازوبند میں گہر خورشید انوری کا
تعویز پر فدا ہے دل نقد جوہری کا

چنپا کلی کے نگ کا وصف کمال خوش ہے

سنکار کوں پہن کے کرتا ہے جب اکہارے
عاشق زیک نظارہ ہوتے ہیں موسارے
کیوں نہ بیخبر ہووے مشتاق وجام بہارے
مجلس ہے دلبر کے اندر کہرا بچارے

ہے رقص کا تماشا ابرو ہلال خوش ہے

باجی ہے ڈھول یارو ہیں عشق کے جھکوری
ہوتے ہیں نقش دل پر مردنگ کے ٹکوری
بجتے ہیں خوش بکھاوج غم کیوں نہ سر کوں توری
مہ طلعتاں اکہاڑے میں سب پہن سرخ جوری

ناچی ہر آج موہن لکتا ہی تال خوش ہے

سر منڈلا کی سہد سوں پر سہد ہو رہی یار و
مہنہ چنگ بولتی ہی کہچہ راہ حق سنوارو
کہتا ہے بین کا سر جبر و قرار وارد
ہی ئی نواز واقف ای عاشقاں پکارو

سارنگی محبت در ہر خیال خوش ہے

نوبسا ز سوں تنبورا مطرب دل خوش بنایا
دل کوں ستار نے خوش اسرار حق سنایا
ہر تار سوں حسینی نغمہ بجی بجایا
آرام عاشقاں کا در ہر طرح لبھایا

مطرب کے یاد کاری ہر ماہ و سال خوش ہے

مکہ پر نقاب بالا جب رقص بیچ آوے
کر کر کرشمہ مستی ہر غمزہ سوں جو آوے
سو طرح دلبری کا ہر نا زنین دکہاوے
کہو نکہت الّتہ نکہ سوں جن ہنسکی ملاوے

خوش ہو ہو دیویں عاشق سب جان و مال خوش ہے

آوی جو رو برو سوں غمزوں سین قتل کرتا
مشتاق دل بچہاکے انکہیاں سوں پک پکرتا
جہک جہک کے کنکہاں پر ہنس ہنس قدم کوں دہرتا
انکہیوں میں بانور ہکر رہکہ وہ بیکتر جہکرتا

پامال کرتے دل کوں ظالم کے چال خوش ہے

جوں بیچ و تاب کہا کہا زلفاں بکہ ناکہہ چہوڑے
عاشق او پر قیامت ہووی جو مکہ کوں موڑے
دل عاشقاں کا ڈس ڈس جاں وجگر مروڑے
کیا اس کمر کے اوپر لکتے لچک کے زور سے

ای زلف مو کمر ہر نازک سہ بہال خوش ہے

بیٹہی جو کل دکہانے گلزار کی سخن سین
داماں و آستیں پر موتی جہرین دہن سین

شاباش و آفرین ہر اک از مرد و زن سین　　دستار کا بنا کا رونق لیا چمن سین

موہن کے ہاتھ دیکھو پھولن کے ڈال خوش ہے

کبو نکہت میں ناز و غمزہ جس دم کری اشارت　　دل تازہ عاشقاں کا ہووے زخوش بشارت

شہ نے تغافلی نے دی ناز کون وزارت　　کیتک کری نہ دلہا وہ چشم شوخ غارت

عشوہ زتیغ ابرو ہی بر قتال خوش ہے

مرد و کون دلبری میں صاحب کمال بولو　　مہکہ کعبہ عاشقاں کا تل کون بلال بولو

محراب عشق بازاں ابرو ہلال بولو　　از خط و خال روشن مصحف جمال بولو

درس کے طالبان کے ہی نیک فال خوش ہے

صابر مجھی تماشا رنگین خیال کا ہے　　خوش نقش دل کے اوپر مصحف جمال کا ہے

چندر کے پاس تارا مشتاق خال کا ہے　　دل کون خوش خبر مژدہ اس فرد حال کا ہے

یعنے کہ ہر طرح میں شوق وصال خوش ہے

ایضاً مخمس

اج منکل ہمن کیوں زندہ کانی یا نصیب　　مہکہ چھپا وی ہم کہو نکہت میں یار جانی یا نصیب

رات ترہیت روز ہجر لاک بہانی یا نصیب　　ہر سحر ہی کام دل کا خود فشانی یا نصیب

کس کہے اکے جا کہوں درد نہانی یا نصیب

دام مدت سون گرفتار خم زلف رسا　　گاہ آشفتہ پریشان ہوں کبھی مست

چشم و دل کون شوق تجہ حسن کا ہر ای دلربا　　حال میرا بوجھنی یار آیا دل کون بینا

تجہ بنا جاتی ہی عمر رایگانی یا نصیب

عاشق بیمار کون آرام عشرت سون چہ حظ — تشنۂ دیدار کون مصری و شربت سون چہ حظ

طالب دلدار کون اموال و دولت سون چہ حظ — چشم کو ہر بار کون خواب فراغت سون چہ حظ

زہر ہی بی دوست عیش جاودانی یا نصیب

آپڑا ہی کام مجہ کون دلبر طناز سون — ار پری ہی آ کے جس کے عاشق دمساز سون

طرح تو سیکہا ہی شوخی سون ادا سون ناز سون — کر کہون دل کے حقیقت مونس و ہمراز سون

سن کے کہو شوخ و سرکش ہی فلانی یا نصیب

جان فشان اوپر کری ہی ہر گہری ناز و عتاب — پاکبازان سون چہپا ہی ہر چند مہ کر در نقاب

شادمان اغیار کن تر ہکتا ہی ہنس ہنس در جواب — کیون نہ ہووین چشم مشتاقان ز خون دل پر آب

ہی رقیبان پر میان سون مہربانی یا نصیب

عمر کت بہ عشق مین کل و کی دیکہ سہکہ کر قبول — تا رہی رونق فزا در چشم و دل وہ تازہ پہول

سن بچن اغیار کے ناحق ہوا مجہ سون ملول — خار و خس سون مل گیا قول و قسم خاطر سون بہول

شد بہاری زندہ کے میری خزانی یا نصیب

ہی پرا جس کے کلون مین کاکل مشکین کا جال — ہر طرف جاوی پریشانی ہر آنکہ سے دل کی نال

[illegible] وقت دی روز وصال — چاہتا ہون درد ہجران کا کہون یا شرح حال

کان دہر سنتا نہین میری کہانی یا نصیب

عشق کے گلزار مین کر گل پن صبا بر رنگ رنگ — خار سون ہر بلبلان زار کون ہر روز جنگ

[illegible]

عاشقاں کوں عیش کے لذت سیں موہن کیے سنگ
شمع رو کے عشق میں انکار ہو و جیوں پتنگ

قدر وصل کر یا جس نے نجانی یا نصیب

واسوخت

یاد کر یاد مہ من کہ کبھی یاری تھی
چشم امید مجھے تجھ سوں زدلداری تھی

زلف میں تیری میرے دل کے گرفتاری تھی
جو گذری تھی زحد وعدہ وفاداری تھی

کیے دو تے کبھی وعدہ فراموش کیا
پینہ شوخی کا تغافل کا نئے سرسوں لیا

توں گلستان ملاحت کا گل خوبی ہے
تجہ اوپر نام خدا ختم یو محبوبی ہے

تیری تجہ قامت رعنا کے قد طوبی ہے
یوسف از شوق تیری عشق کا یعقوبی ہے

آئینہ باغ تھی تجہ چہرۂ گلناری کا
خوشہ چین بلبل و گل تھی تیری گلزاری کا

یاد کر یاد کہ تجہ حسن کا گلزار نہ تھا
عندلیباں کا ہجوم از در و دیوار نہ تھا

کرم تجہ گل نے رخسار کا بازار نہ تھا
مجہ بنا کوئے تیری گل کا خریدار نہ تھا

نقد دل دی کے تیرا عشق لیا یا قسمت
عشق کے پنتھ میں بیدل ہو جیا یا قسمت

عشق بازاں کوں ستانا مہ من خوب نہیں
مہکہ کوں کہ نکہت میں چھپانا مہ من خوب نہیں

وقت دوروں کے پہلانا مہ من خوب نہیں
وعدہ کر کر کے نہ آنا مہ من خوب نہیں

انتظاری میں گذرتا ہی شب و روز مجھی
کبھی آ تو مجھے کہ ہجران کا کہن سو جھی

اگر کری میری طرف آپ کے گذر رکہ ہووے
دان درس کا بلا دیوی اگر کیا ہووے
لیوی گر اپنے گدایان کی خبر کیا ہووے
گر کہو نکہت گہول کی دکہلادی چند سیاہ ہووی

کل سو تجہ درس بنا انکہیو میں اندہیاری ہی
کس کہن احوال کہو دل کا کہ افکاری ہی

دنیا ہی ہجرِ حسن کی از مظہر نور
دیدہ بدی تیری جلوہ رخسار سو دور
تیری کہو نکہت کی تصدق پر قربان ہوں
گر چند رمہ کا دکہادی زخورشید نور ظہور

دل چو آئینہ ہو دی تیری درس علی روشن
آرزو ہی کہ دکہو تیرا مبارک درس

ای خوش لذر روز کہ ہمیں کی اتباع میں ہو
عشق یاران سو نہ کری دم من اپنی ہمت
دیدہ پر نور کری چاند سی مکہ سو جہت
طوق ہی جس کی گلو میں تیری زلفوں کی لت

گاہ آشفتہ رہی ہر گہڑی خوش کر دگیہ
جمع خاطر رکہی گاہ پریشان دادہ

اخفتہ قصہ کہ صبا کو نہ کہرایا مت کر
ہم سی وہ رخ پر نور دکہایا مت کر
سرخ بدلی میں چندر مکہ کو نہ چہپایا مت کر
دل مشتاق تو تو زلف سو جہپایا مت کر

یا کہ یاران کی آتی یاد کہ ہم دل میں خفہ

دیدہ برسوں رہی حق کے لباد مین خور گندا

ترجیع بند

عاشقان من ہرن یکے ہوئی رہے — عشق کا تخم دل مین بوئی رہے

خون جگر ایسے ہی غم سو رتی رہے — اشک کلگوں سین چہرہ دہوئی رہے

مس کہو نکہت سکے بکہاری ہوئی رہے — درس دیکھن سکے جست و جوئی رہے

زلف کے بو سون ہوش کہوئی رہے — دل پریشان مشک بوئی رہے

جان نثاران اسیر موئی رہے — جان فشانی سکے گفت و گوئی رہے

وہ سر بجن بہانہ جوئی رہے — دیدہ مشتاق ماہ روئی رہے

مکھ کے اوپر کہو نکہت ایسے سوئی رہی

عشق بازان سکے نیند کہوئی رہی

کیا سجن رات سکے جگاتے تھی — مست و سرشار رنگ لاتے تھی

سرخ پوشاک مین سہاتے تھی — عاشقان سکے نظر مین بہاتے تھی

چاند مکھ سین کہو نکہت اٹھاتے تھی — عشق بازان کا دل لبھاتے تھی

عاشقان وار وار جاتے تھی — اپنے من سکے مراد پاتے تھی

جن گذرتے تھی رات آتے تھی — سیج پھولوں سکے خوش بچھاتے تھی

جنکی میٹھی بجن سناتے تھی — ہنو سوتے تھی ہم جگاتے تھی

مکھ کے اوپر کہو نکہت ایسے سوئی رہی

عشق بازاں کے نینڈ کہوئی رہے

| | |
|---|---|
| غیر سوں دل لگانا کون طرح | عاشقاں کون بہانا کون طرح |
| جہوٹ سنیا یاں سنانا کون طرح | وعدہ کر کہ نہ آنا کون طرح |
| غم کی آتش لگانا کون طرح | دل ہمیں جلانا کون طرح |
| عشق میں اپنے لانا کون طرح | پہر تغافل دکہانا کون طرح |
| عاشقاں کوں ستانا کون طرح | چاند سا مکہ چہپانا کون طرح |
| رات دن کا بہانا کون طرح | سوونا اور جگانا کون طرح |

مہک کے او پر کہو نکہت ہے ہوئی رہے
عشق بازاں کے نیند کہوئی رہے

| | |
|---|---|
| روز گذرا خوشی سوں آئی رات | پاکباز ان کے دل کی ہوئی بات |
| لعل شیریں کی حق دلا و زکات | جس کا میتہا بچن ہی قند و نبات |
| وعدہ وصل پر لکہا و برات | عاشقاں کی نہ پوچہہ ذات و صفات |
| صدق بازاں کا حق ملا ور سنکات | درس دیکہن کی شوق رین دن جات |
| باد لے میں کہو نکہت کے چاند چہپات | قتل کر عاشقاں کوں پاؤ حیات |
| سونے کا بہانہ کر مسکات | کر کہوں دن بر کہو رات ہر رات |

مہک کے او پر کہو نکہت ہے ہوئی رہے
عشق بازاں کے نیند کہوئی رہے

دل

دل لیا موہن کے ناز سیتی — مین کیا جان فدا نیاز سیتی

شمع کہتی ہے سوز و ساز سیتی — سیکھ پروانہ جان گداز سیتی

صدق مین دہر قدم مجاز سیتی — بوجھ محمود کے ایاز سیتی

کام حق ذات دل نواز سیتی — مجھ پرا کام ترک تاز سیتی

غمزہ لیتا ہے باج باز سیتی — غمزہ کرتا ہی قتل ناز سیتی

ناز و انداز سب نیاز سیتی — حال سن کر کے عشق باز سیتی

مکھ کے اوپر کھو نکہت لیے سوئی رہے

عشق بازاں کے نیند کھوئی رہے

آج کہو نکہت مین دیکھ مہ رخسار — دیدہ روشن ہوا ہی درپن وار

جلوہ دیکھا ہی حسن نے از دیدار — بخت اس کا ہی رہ شو دین بیدار

میرا ہی گلعذار زیب بہار — ہی نظر اس کے عشق سوں گلزار

نرگس شوخ چشم لیل و نہار — چشم شہلا کی عشق سیج بیدار

ہتن کیا کنج حسن سوں اتی پیار — بوسہ دی زلف و دل خوش دار

جاگ کے بنسی سن دیکھ یو گفتار — سو رہی چھوڑ چھوڑ کر تکرار

مکھ کے اوپر کھو نکہت لیے سوئی رہے

عشق بازاں کے نیند کھوئی رہے

سوتی کا کب تلک سجن کہی ولی — جا رس مکھ دکھا کے کھو نکہت سوں گرانی

مے سہاتوں ہے کو تیرا ان مول — عشق تیرے کا باجتا ہے ڈھول

عاشقاں پر پڑے ہیں گم کے جھول — تن کہیں اور دل ہے تیری کول

اوبنے دو کان حسن کا کہہ مول — ناز سے شیر سنے کون پورا نول

پان کھا دل لبہا کے بیہ تنبول — ہو کے سرشار مست کے کھند کھول

آکے صابر کے ساتھ ہنس ہنس بول — فتنہ بیہ بیہ کے عاشقاں کے کول

مہک کے اوبر کھو نکہت یار سوں رے
عشق باز آں کے نیند کھوی رے

ساقی نامہ

بیا ساقیا کہ ہوں درس کا مشتاق — نظر تجھ راہ پر ہے رات و دن طاق

مغاں کے عشق سوں دے جام گلرنگ — کہ مینوشاں اوپر تیرا اشفاق

مغنی نے لیا ہے ہوش دل چھین — سنا کے نغمۂ ہو ہو بعشاق

کہاں جیبو تے ہمن سوں نشۂ عشق — کہ دل مست ہیں از روز میثاق

مستی کیوں نہووے جو بلبل — کہ ہیں پھولوں کے پرِ از نشہ اوراق

بعشق مہ رخے رکھ دل کوں سرمست — کہ مثل او نہیں در ارض و آفاق

بیا ساقی کہ ہوں درس کا مشتاق
نظر تجھ راہ پر ہے رات و دن طاق

مغنی نے بجا کے شوق سوں چنگ — سنا نے تان تو دی میں بسا رنگ

بخیر

عجب نت سوں ہنا ہی کام میرا — کہ کاہی صلح میں ہر گاہ و جنگ

شبھ نے میں سنے جو عشق کے راگ — نہ ہووے نیک و بد کے فکر سوں تنگ

مزہ ہی عشق کے دیوانہ ان کوں — کہ ہیں ناموس سیں آزاد و از ننگ

خدا دیوے کہ ہووے فصل گل میں — میسر نشۂ و دلدار کا سنگ

بھری ہیں عاشقاں سے میکدہ میں — کہ ہنس ہنس کے پیالا وی بجام گلرنگ

بیا ساقی کہ ہوں درس کا مشتاق
نظر تجہ راہ پر ہی رات و دن طاق

خماری ہوں خماری ہوں خمار سے — طواف میکدہ کا انتظار ہے

مئے وحدت کے خم لبریز سوں — فزوں ہوتی ہی مستی بیشمار ہے

خوشا آں رنداں کہ ساقی کے مے سوں — کبھی ہیں مست و کاہی ہوشیار ہے

چو پارہ عشق میں آئینہ رو ہے — عجب لذت ہمیں رہنا بیقرار ہے

ملی در زہد اس کوں نشۂ عشق — ہووے جی زاہد مغاں کا گر یکبار ہے

اپس مکے میکدن کوں جز خوشی — مغاں سے عشق سوں دل دی یادگار ہے

بیا ساقی کہ ہوں درس کا مشتاق
نظر تجہ راہ پر ہی رات و دن طاق

زکبر نجم میں تہ کر نیک نامی — جو ہووے مے پرستاں کا سدائی

خبر جا دیوے کوئی محتسب کوں — کہ میں ساقی کوں دی خط غلامی

غزل میری سوں کیوں ستے بیخودی — مناسب خوان قوال کا ہوا نزدی

نہ ہووی مست کیوں کر اہل معنی — کہ یہ بیخودی سب جب جامی

لو ستی چشم ساقی دیدہ لبریز — ہوئے سرشار مشتاقاں دی می

طبیباں سوں سنا ہوں درد کا یک — دوا ہی بادہ یاقوت فامی

بیاس تی کہ ہوں درشن کا مشتاق
نظر تجہ راہ پر ہی رات دن طاق

لیے دن جیوں کہ دل رہتا ہی غمناک — کہاں ساقی کہ دیوے می فرحناک

شراب عشق کی لذت عجب ہے — کہ ہی مستی ہیں جس کی تن نہ پاک

مگر مت سلتی اور مشتاق قرباں — بغیر از دل ہووی کرا اور ادراک

ہواہی وہ چند رمکہ جب سوں اوجل — زخوناب جگر ہی دیدہ نمناک

جو ہیں رندو خراباتی انہوں کوں — ز رسوائی و بدنامی کیا باک

بجز پیر مغاں کی او وہ سب — نہ دیکھا کوئی جم زیر افلاک

بیاس تی کہ ہوں درشن کا مشتاق
نظر تجہ راہ پر ہی رات دن طاق

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مغنی پر فدا ہی جیو میرا  حسینی ساز میں نغمہ سنایا
تا ہوں گدا ہمیں گشاں کا  در او پر میکدہ کے سر نوایا

بیا ساقی کہ ہوں درس کا مشتاق
نظر تجھ راہ پر ہی رات دن طاق

ے آنکہ طالب ہیں درس کے  ہی ان کوں عشق میں مستی کی حس کے
شوق آنکہ میخانوں کے در پر  پڑی ہیں عاشق و سرشار رس کے
شوق آنکہ مے[illegible] سلطان وحدت  انہیں سرمست کہتی ہیں اپس کے
شوق آنکہ خوباں کے چمن میں  چمو گل کہیری میں ہیں ہر خار و خس کے
شوق آنکہ طعنے کھینچتے ہیں  مغلاں کے بندے کیں بوالہوس کے
شوق آنکہ دیتے ہیں میاں سوں  پیالہ ہمہ کے مستاں کے نفس کے

بیا ساقی کہ ہوں درس کا مشتاق
نظر تجھ راہ پر ہی رات دن طاق

مبارک مجھ پر مستاں کے گدا نے  کہ مہ خورشید ہوں زجام پر پایے
[illegible]ی ہمکوں کر درس مغاں کا  گری مستی سوں غیبوں بار عنایہ
وہی بیگانہ از رنداں مست  نہیں جس کوں مغاں سیں آشنایہ
سنا سر اب نوائے عاشقاں کوں  کہ ساقی کے محباں کے ہیں آئے
اجے زر در مستاں کے درسوں  سو میخانہ اس پتے رخ نہ پائے

سوں

# ضمیمہ

## میر محمود صابر کے فارسی میں منظوم کردہ تاریخی قطعے

سندھ کے حکمران میاں نور محمد کلہوڑہ عباسی ۱۴ صفر ۱۱۶۷ھ کو فوت ہوئے، اور ان کو شہر مورو، ضلع نواب شاہ سے ۸ میل مشرق کی طرف اس بستی میں دفن کیا گیا کہ جس کو وہ اپنا پایہ تخت بنانے والے تھے اور 'محمّد آباد' کا نام دیا تھا۔ ان کے فرزند میاں غلام شاہ نے اپنے والد کا مقبرہ تعمیر کروایا اور میر محمود صابر نے مندرجہ ذیل دو تاریخی قطعے منظوم کیے:

(الف) مقبرہ کے دروازے کے دائیں طرف نصب شدہ کتبہ:

ہمیشہ زندہ بود ہر کہ نام نیک گذاشت
کہ روشنست مزارش ز رحمتِ یزداں
چو در ہزار و صد و شصت و ہفت در ہجری
وفات یافتہ والیِ سند گشت رواں
برو بروضہ و آہستہ تر خرام صبا
شگوفہ ریز مبادا شود گل ریحاں
ز فرقتش دلِ اربابِ دیں کہ خوں گردید
چکید از مژہ ہا ں اشک شد جگر بریاں

(ب) مقبرہ کے احاطہ کے بیرونی دروازے پر جو کتبہ اس کو دو حصوں میں تقسیم کر کے دروازے کے دائیں اور بائیں طرف نصب کیا گیا ہے۔ ہر ایک شعر کے دو مصرعے ایک دوسرے کے نیچے، جُدا جُدا پتھر کی تختیوں پر کندہ شدہ ہیں، لیکن ان تختیوں کو صحیح ترتیب سے ایک دوسرے کے نیچے دیواروں میں نصب نہیں کیا گیا۔ یہاں پر اس قطعہ کے متن کو ہم اس طرح ضبط کر رہے ہیں کہ جس صورت میں غالباً صناع نے اس کو منظوم کیا تھا [1]

خوش آں کسی کہ چو مردانِ دیں ز ملکِ جہاں
سفر کند سوئی دارِ بقا بشوقِ جناں
بخواب رفت خدا یار خاں عباسی
دریں مقام و دریں روضۂ بہشت نشاں
ولیِ عہد وی و جانشینِ دولت گشت
غلام شاہ کہ شاہ ست و دلبرِ ایشاں

[1] اصل نصب شدہ صورت میں کتبہ کے دو حصے اس طرح ہیں:

| دائیں طرف | بائیں طرف |
|---|---|
| بشد تمام ز تعمیر روضۂ اقدس | ولی عہد وی و جانشین دولت گشت |
| ز کار داری باقر محب خاص شہاں | غلام شاہ کہ شاہ ست و دل بر ایشاں |
| ز سال فوت چو تاریخ خواستم دل گفت | امیر و پیر میاں صاحب کرم خصلت |
| حبیب و نور محمد ولی خلد مکاں | سدو شکار و نظر کردۂ شہ مرداں |
| بخواب رفت خدا یار خاں عباسی | چو سرفراز شدہ از عطای مصطفوی |
| دریں مقام و دریں روضۂ بہشت نشاں | نمود روضہ ز تعمیر روضۂ رضواں |
| بنا مصرع تاریخ تازہ شد صابر | چو روضہ منزل و آرامگاہ اہل بہشت |
| چو ز خلد و زیدہ بطاف مقدآں | کہ پر ز نور و تجلاست ظاہر و پنہاں |
| خوش آں کسی کہ چو مردانِ دیں ز ملکِ جہاں | ز پرتوش دل اہل نظارہ روشن شد |
| سفر کند سوئی دار بقا بشوق جناں | چو دید از در و دیوار و بام نور افشاں |

امیر و پیر میاں صاحبِ کرم خصلت

عدو شکار و نظر کردۂ شہِ مرداں

چو سرفراز شدہ از عطای مصطفوی

نمود روضہ ز تعمیر روضہ رضواں

چہ روضہ منزل و آرامگاہِ اہلِ بہشت

کہ پر ز نور و تجلاست ظاہر و پنہاں

ز پرتوش دلِ اہلِ نظارہ روشن شد

چو دید از در و دیوار و بام نور افشاں

بشد تمام ز تعمیر روضۂ اقدس

ز کارداریِ باقر محبِّ خاص شہاں

بناز مصرعِ تاریخ تازہ شد صابر

ہوا ز خلد و زیدہ بطرف مرقد آں

ز سال فوت چو تاریخ خواستم دل گفت

حبیب و نور محمد ولیِ خلد مکاں

---

۷ ۶ ۵ ۱ ۱

(ج) ۱۱۷۳ھ میں والیِ سندھ میاں غلام شاہ نے سیوہن شریف میں حضرت مخدوم عثمان عرف قلندر شہباز کی درگاہ کے احاطے کا شاہی دروازہ تعمیر کروایا اور میر محمود صابر نے مندرجہ ذیل قطعۂ تاریخ منظوم کیا، جو بیرونِ دروازہ دہلیز کے ساتھ ساتھ کتبہ کی صورت میں موجود ہے ؎

چہ خوش جناب مبارک کہ نور حقانی

ز روضہ است عیاں ظاہری و پنہانی

قلندر و سخی و کام بخش اہلِ یقیں

ولی و سید عثمان پیر نورانی

بخاص و عام کہ مشہور لعل شہباز است
بپادشاه گدا باز داد سلطانی
باین جناب ہر آن کس ارادتی دارد
بکام می رسد از دولت فراوانی
غلام شاه میان صاحب سعادتمند
نشان حضرت عباس کان احسانی
سخی و غازی و فیاض معدن الطاف
چو سرفراز شد از لطف وجود ربانی
زخاص نیت خود کرد تازه خوش تعمیر
کہ فرش و صحن و در روضہ شد گلستانی
قبول حضرت مخدوم شد نشانی کو
ز رحمت نبوی و علی و عمرانی
ہر آنکہ دید و بیند ز شوق نور ظہور
شود دو چشم و دلش روشن و درخشانی
ہزار یک صد ہفتاد و سہ ز ہجری بود
ز کارداری باقر نشان شد ارزانی
قبولیت کہ ز تعمیر جستم از ہاتف
ندا بگوش من آمد ز لطف سبحانی
زین مصرع تاریخ خوش بگو صابر
"قبول باد نشان در جناب شاہانی"

۱ ۱ ۵ ۷ ۳